یا رسول اللہ

یا اللہ جل جلالہ

123
ن

الدر الثمین

فی

توضیح الاربعین

حصہ اول

خطیب ملت حضرت علامہ ابو المقبول جناب
غلام رسول صاحب گل قادری رضوی
شبندی مجددی نائب صدر مرکزی انجمن محبان اولیاء
پاکستان (المعروف سمندری والے)۔

مکتبہ مجددیہ الاثانیہ
غلام محمد آباد فیصل آباد

Marfat.com

3103

۷۸۶
۹۲

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں
کوئی صاحب بلا اجازت مصنف طبع نہ کرائیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ
اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور (صادقین) سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

الحمد للہ کہ یہ رسالہ لادینیت کو کافور قلب مومن کا سرور چشم مومن کا نور دیوبندیت وقاسمیت کیلئے تیغ براں ہدایت کا نشاں اہلسنت کا ترجماں

بنام

الدر الثمین فی توضیح الاربعین

حصہ اول ● مرتبہ

فقیر قادری ابو المقبول غلام رسول گل نقشبندی مجددی رضوی غفرلہ
(المعروف سمندری والے)
شہری صدر جماعت اہلسنت پاکستان) مالک مکتبہ مجددیہ لاثانیہ غلام محمد آباد ستی فیصل آباد

باہتمام } صاحبزادہ مولوی مقبول احمد و صاحبزادہ مولوی محمود احمد صاحبان سلمہ الرحمٰن (صاحبزادگان مصنف کتاب ہذا)

کتابت :- غلام سرور قادری رضوی نزد فریدی مسجد غلام محمد آباد لائلپور

Marfat.com

86223

اِنتساب

ڈرتے ڈرتے لیکن نہایت ادب کے ساتھ میں اپنے اس ناچیز گلدستۂ عقیدت جس میں درحقیقت اشارۃ النص یا دلالۃ النص سے شان انبیاء و اولیاء ہی کا بیان ہے اور یہ ان مقبولانِ بارگاہِ الٰہیہ کے تصرفات پر مثبت تذکرہ ہے اس حسین تذکرے کو اپنے آقا و مولیٰ ملجا و ماویٰ مُرشدِ حقانی ۔قطب ربانی غواص بحرِ عرفانی ۔شہبازِ لامکانی ۔نقشِ لاثانی ۔راہبرِ کاملاں ہادی گمگشتگاں ۔

حضور قبلۂ دو عالم سیّدی وسندی یومی وغدی حضرت قبلہ پیر سیّد **علی حسین شاہ صاحب** دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانۂ عالیہ علی پور سیّداں شریف ضلع سیالکوٹ کے نامِ نامی اسمِ گرامی سے منسوب کرتا ہوں جن کی توجۂ خاص اور نگاہِ پاک کے فیض نے مجھے اس قابل بنا دیا ۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

(یہ ان کا کرم ہے کہ رخ ان کا ادھر ہے)

سگِ دربار لاثانیہ نقشبندیہ مجددیہ قادریہ علی پور سیّداں شریف ضلع سیالکوٹ

فقیر قادری نقشبندی غفرلہ بشیر النوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد

Marfat.com

3103

بندۂ پروردگارم[1] اُمتِ احمد نبی[2]

دوستدارِ چہار یارم[3] تابعِ اولادِ علی[4]

مذہبِ حنفیہ دارم مِلتِ حضرت خلیل[5]

خاکپائے غوثِ اعظم[6] زیر سایہ ہر ولی

۱۔ جل جلالہ۔

۲۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۳۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

۴۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۵۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۶۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

Marfat.com

خدا کو جس نے بھی پایا نبی کی معرفت پایا
خدا اس پر ہے خود شاہد یہی قرآں میں ہے آیا

لیا جب نامی تو ملائک نے لئے بوسے
ترے صدقے سے ہونٹوں نے میرے یہ مرتبہ پایا

اذاں میں کیا اقامت میں عبادت اور ریاضت میں
میرے اللہ نے آقا تجھے شامل ہے فرمایا

نہیں قابل یہ بخشش کے ملک بولے سرِ محشر
تیرے صدقے سے مولا نے مجھے ہے معاف فرمایا

میرے آقائے نعمت حضرتِ سردار احمدؓ نے
نکالا ظلمتوں سے اور نورِ حق ہے دکھلایا

غلامانِ رسالت کی غلامی مل گئی مجھ کو
غلامانِ رسالت کا رہے مجھ پر سدا سایہ

ؓ :- رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِہَا بَعَثَہُ اللّٰہُ فَقِیْہًا وَّکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَافِعًا وَّشَہِیْدًا۔ (مشکوٰۃ)

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص چالیس حدیثیں جمع کر کے میری امت کو پیش کرے وہ بروز قیامت فقیہ اٹھایا جائیگا دیگر یہ کہ میں اسکے لئے بروز قیامت شفاعت کرنے اور شہادت دینے والا ہوں گا چنانچہ فرمایا حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ رب کریم جسکے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرما کر فقیہ بنا دیتے ہیں۔

آجتک علمائے اُمّت میں سے کسی نے صرف ایک مسئلہ اور کسی نے مختلف مسائل پر چالیس احادیث جمع فرما کر وقتاً فوقتاً شائع فرمائیں اور اس کا نام اربعین تجویز کیا۔

رب کریم بحرمت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی اس سعی جمیل کو شرفِ قبولیت عطا فرماتے ہوئے ان کو اجرِ عظیم سے نوازے۔

چند دن ہوئے ہمارے لائلپور کے محلہ غلام محمد آباد کالونی اے بلاک کے مکتبہ قاسمیہ نامی سے کسی ضیاء القاسمی نامی شخص نے بھی اربعین نام سے چالیس حدیثیں شائع کیں۔ جہانتک نفسِ مضامینِ احادیث کا تعلق ہے وہ بالکل صحیح تحریر کئے گئے ہیں مگر ان کے ترجمہ و تشریح میں تفسیر بالرائے کا دخل

Marfat.com

موجود ہے کہ جس سے پرویزی و مودودی جیسے گمراہ بھی الاماں والحفیظ پکاریں۔

یہ رسالہ مجھے میرے عزیز محترم جناب فاروق صاحب بی۔ اے نے توضیح اربعین نامی اپنی تازہ تصنیف کے ساتھ عطا فرمایا۔

اربعین میں کیا ہے۔ اس میں مفسدانہ طرز تحریر یعنی منشائے حدیث کے خلاف مخصوص طبقہ کی ترجمانی اور مسلمانوں کے معمولاتِ حسنہ پر کفر و شرک کے فتوؤں سے طبع آزمائی کی گئی ہے۔

جیسا کہ قاسمی صاحب اپنی تقریر میں اکابر علمائے اہلسنت اور مشائخینِ عظام اور ان کے معمولات حسنہ پر اپنی جہالت کے تبرے گالم گلوچ و سوقیانہ حملے کرتے رہتے ہیں وہی رنگ اس رسالہ میں بصورت کیپسول بھرا ہوا ہے احادیث طیبات پر مختلف عنوان قائم کر کے پھر اس میں تفسیر بالرائے کو بڑی شد و مد سے پیش کیا گیا ہے۔ وہ عنوانات کیا ہیں مثلاً وَّھُوَ ہٰذَا۔

توحید باری تعالیٰ۔ مذمتِ شرک۔ حرمت سجدہ تعظیمی۔ مسئلہ بشریتِ نبی۔ تردیدِ علم غیب وغیرہ وغیرہ چاہیئے تو یہ تھا کہ پہلے مفہوم توحید قرآن و حدیث اقوال ائمہ و بزرگانِ سلف و خلف سے پیش کیا جاتا اور توحید کی ضِد شرک کو بھی اسی طرح دلائل سے پیش کر کے مسئلہ توحید اور ردِ شرک پر دلائل قائم ہوتے اور اسی طرح دیگر عنوانات پر پہلے اپنا عقیدہ اور اس پر قرآن و حدیث سے دلائل پیش کئے جاتے۔ مگر یہ تو تب تھا کہ جب منشا حصولِ اتحاد یا تبلیغِ اسلام پیشِ نظر ہوتی وہاں تو صرف اور صرف بقول قلندر لاہوری

(دینِ ملّاں فی سبیل اللہ فساد)

Marfat.com

ہی کا پروگرام ہے۔

فقیر نے چونکہ دربارِ رسالت کے ٹکڑے کھائے اور کھا رہا ہے اور اسی نام پاک کے صدقے سب کچھ ملا اور مل رہا ہے اور فقیر کا ایمان بھی یہی ہے کہ

سب کچھ خدا سے مانگ لیا تجھ کو مانگ کر
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد

سگِ دربارِ نبوی ؑ ہونے کی حیثیت سے فقیر پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ فقیر اس اربعین نامی رسلیا میں جو غلط استدلال پیش کر کے انتشار و افتراق پیدا کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے دیگر غلط استدلال سے پہلے کی طرح اپنے پیر و مرشد شیخ نجد کی اتباع میں توحید کی آڑ لے کر عظمتِ انبیاء کا انکار کیا گیا ہے اسکا پردہ چاک کر کے رسولِ پاک صاحبِ لولاک علیہ السلام کی منشا کے مطابق صحیح مفہوم جو کہ قرآن پاک و حدیثِ پاک نے بیان کیا ہے پیش کرے۔

چنانچہ فقیر اس رسالہ میں پہلے مسئلہ توحید اور اسکی ضد شرک پر بحث کر کے اور پھر اسکے خلاصے و حاصل مقصد کے بعد اربعین میں پیش کی گئی احادیث کا صحیح مفہوم قارئین پر پیش کریگا۔

علمائے کرام ذی احترام سے گذارش ہے کہ چونکہ حدیثِ نبوی علیہ السلام رموز و معانی کا ایک بحرِ ذخارِ ناپید اکنار ہے اور فقیر اس بحرِ ذخار کا شناور یا غوطہ زن ہونے کا مدعی بھی نہیں بلکہ صرف اور صرف اس لئے قلم اٹھایا ہے کہ بروز قیامت محدثین و مفسرین احادیثِ نبوی کی گرد نعلین کے صدقے مغفرت کا کوئی بہانہ

ؑ: علیہ السلام۔

Marfat.com

میسر آجائے لہذا اگر کہیں کسی قسم کی کوئی غلطی پائیں تو اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ النِّسْیَانِ وَالْخَطَاءِ پر محمول فرماتے ہوئے مجھے آگاہ فرما کر شکریہ کا موقع دیں اور اس فقیر کے لئے علم و عمل عرفان میں برکت اور حُسنِ خاتمہ جیسی نیک دعاؤں سے نواز کر مشکور و ممنون فرمائیں دیگر جو قارئین اس رسالہ سے مستفید ہوں وہ فاتحہ پڑھ کر میرے آقائے نعمت فیض درجت شیخ وقت قطبِ زمانہ فردِ یگانہ سلطان المحدثین۔ استاذ المدرسین والمقررین جنیدِ دوراں غوثِ زماں حضرت قبلہ علامہ الحاج الشاہ ابوالفضل مولانا مولوی مفتی حاجی پیر محمد سردار احمد صاحب قادری چشتی رضوی رضی اللہ تعالٰی عنہ بانی مدرسہ مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام شیخ الحدیث روڈ لائلپور کے لئے ایصالِ ثواب کریں چونکہ انہی کی نگاہِ کرم کے صدقے سے فقیر آج یہ چند سطور آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے قابل ہوا ہے۔

رب کریم اس آستانے کو اور اسکے تمام متعلقین و متوسلین جملہ افراد خانہ و تمام صاحبزادگان کو عمرِ خضری بختِ سکندری سے نوازتے ہوئے مسلک حقہ مذہبِ مہذب اہلسنت و جماعت پر استقامت عطا فرمائے اور مظہر محدثِ اعظم پاکستان رضی اللہ تعالٰی عنہ بنائے۔

ایں دعا کر داز من و جملہ جہاں آمین باد

الراقم: فقیر قادری ابوالمقبول غلام رسول نقشبندی مجددی غفرلہ
(دسمندری والے)
خطیب مجددی جامع مسجد و مہتمم جامعہ مجددیہ لاثانیہ غلام محمد آباد لائلپور

Marfat.com

مسئلہ توحید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا طَیِّبًا کَثِیْرًا ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ نُوْرٌ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرٍ لَکَ النُّوْرُ وَبِکَ النُّوْرُ ۝ وَمِنْکَ النُّوْرُ ۝ وَنُوْرٌ النُّوْرِ ۝ وَنُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ۝ وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ اللَّعِیْنِ الْمَرْدُوْدِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ فرمادیں آپ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ

وہ اللہ ایک ہے

اس آیۂ مبارکہ میں حضور شافعِ یوم النشور محبوبِ ربِ غفور چشم حزیں کے نور سرورِ قلبِ مہجور نور بلکہ نورٌ علیٰ نور سے یہ اعلان ذیشان کرایا گیا کہ آپ فرما دیجئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ اللہ ایک ہے۔

یہ سورۃ اخلاص کا پہلا جملہ ہے اور اس جملے میں توحید باری تعالیٰ کا نہایت جامع و مانع بیان ہے۔ اصطلاح میں توحید کے معنی ہیں خداوند قدوس کو معبودِ برحق وحدہٗ لاشریک ماننا یہی اساس و بنیادِ اسلام یعنی کلمہ طیبہ کے جزوِ اوّل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا مقصد حقیقی ہے۔

Marfat.com

لَا اِلٰہ میں لا نفی جنس کا ہے جو ہر فردِ اِلٰہ کی نفی پر نص ہے اور اللہ کی نسبت فرمایا گیا ہے کہ لا کی خبر ہے اور حق یہ ہے کہ خبر محذوف ہے اور حسن تقدیر یہ ہے کہ ہستی میں کوئی اِلٰہ معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے چونکہ اسمِ پاک اللہ ذات وصفات وکمال کا مستجمع ہے اور معبود حقیقی کا علم ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر کلمۂ پاک میں اسکے بدلے اسم الرحمٰن لایا جائے تو توحید مطلق اس سے صحیح اور کامل نہ ہوگی۔ پھر فرمایا کہ توحید کسی شے کی وحدانیت کا حکم کرنا اور اسکو جاننا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی ذات کو اسکی وحدانیت کے ساتھ مشابہ سے منفرد ثابت کرنا۔ اعتقاداً پھر قولاً وعملاً۔ پھر یقیناً، مشاہدۃً وعیاناً اور پھر دواماً اسے توحید کہتے ہیں۔

(ماخوذ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ از علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ)

یہاں جو کلمہ جلالت اللہ ذکر کیا گیا جو کہ علم ذات ہے یہ اسلیے ہے تاکہ سمجھ لیا جائے کہ حقیقی معبود وہ ہے جو اللہ ہے۔ اور کلمہ جلالت اللہ علم ہے اس ذات کا جو کہ واجب الوجود ہے اور پھر ایسا کہ واجب الوجود ہو اور تمام صفات کمالیہ کا جامع ہو اور پھر اس میں کمال صفات یہ ہے کہ وہ بھی قدیم ہوں۔ کسی کی عطا سے نہ ہوں اور حادث بھی نہ ہوں۔ اب اس بیان سے ظاہر ہے کہ ایسی صفات کا متحمل ایک ہی ہو سکتا ہے اور عقلاً ہونا بھی ایک ہی چاہیئے۔ اسے کہتے ہیں توحید وجوب وصفات۔

امید ہے کہ قارئین ان چند سطور کو قلب کی گہرائیوں میں نقش فرما چکے ہونگے اور اسطرح اساس وبنیادِ اسلام یعنی کلمہ طیبہ کے جزوِ اوّل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے

Marfat.com

معنی سے صحیح طور پہ مکمل آشنا ہو چکے ہونگے اور تصورِ توحید باری تعالےٰ کا نقش اپنے ذہنوں میں بٹھا چکے ہونگے۔

مختصراً سمجھ لیجیئے کہ کلمۂ توحید کے معنی اپنے مطبوق و مفہوم کے لحاظ سے یہ ہوئے کہ معبود وہی ایک ذاتِ پاک ہے جو کہ واجب الوجود ہے اور توحید یہ ہے کہ خداوند تعالےٰ جلّ وعلیٰ ہی واجب الوجود جامع صفات کمالیہ ہے اور ہر عیب ونقص سے مبرّا و منزہ ہے اور اس کی جملہ تمام صفات ذاتی غیر عطائی قدیم ہیں یعنی ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہیں اور وہ جو کہ واجب الوجود ہے جس کی تمام صفات قدیم اور غیر عطائیہ ہیں بس وہی معبود برحق وحدہٗ لاشریک ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے۔

جب یہ معلوم ہو گیا کہ مستحق عبادت وہی ذات ہے جو کہ واجب الوجود ہے تو پھر وہ مشرکین جو کہ مادہ پرست۔ آتش پرست۔ ستارہ پرست اور بُت پرست ہیں ان کی سراسر یہ جہالت ہی تو ہے کہ وہ اپنے ان ذہنی معبودوں کو ممکن الوجود مان کر معبود اور مستحق عبادت بھی تصور کرتے ہیں۔

فقیر یہ چاہتا ہے کہ یہاں عبادت کی بھی کچھ تشریح ہو جائے عبادت غایتِ تعظیم اور انتہائے تذلّل کو کہتے ہیں۔ گویا کہ عابد جس کی کہ وہ عبادت کر رہا ہے اسکو معبودِ برحق اور اس کی صفات کو صفاتِ مستقلہ قدیمہ جانتا اور مانتا ہے کہ جس میں کسی کی قدرت و مشیت کا کسی طرح اور کسی قسم کا کوئی بھی دخل نہ ہو۔

لہٰذا ایسے یقین اور اعتقاد کے ساتھ کسی سے محبت یا اس کی اتباع و اطاعت یا ایسے یقین سے کسی کے لئے کوئی عمل کرنا اس کی عبادت ہے۔ الحمدللہ ہم اہلسنت

Marfat.com

وجماعت انبیائے کرام علیہم السلام اور دیگر اولیائے عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی کسی ایک صفت کو ذاتی مستقل واجب تسلیم نہیں کرتے بلکہ ان کی تمام صفات کو صفاتِ عطائیہ ممکنہ وحادث جانتے اور مانتے ہیں جس طرح غیر خدا میں کسی ایک صفت یا اس کی صفات کو واجب مستقل جان کر اس سے محبت اس کی اطاعت۔ عبادت شرک ہے اسی طرح اولیائے کاملین کی اس عطائی اور حادث وممکن طاقت کا انکار اور ان کو بتوں کی طرح مجبور محض جاننا اور ماننا ان سے عداوت ہے جو کہ جہالت وکفر ہے۔

Marfat.com

شرک

شرک، توحید کی ضد ہے یعنی اللہ کے سوا کسی اور کو معبود واجب الوجود صفاتِ مستقلہ قدیمیہ کا جامع جاننا اور ماننا یہ شرک ہے اور اس کی تشریح شرح عقاید میں اسطرح موجود ہے۔

اَلْاِشْرَاكُ هُوَاِثْبَاتُ الشَّرِيْكِ فِي الْاُلُوْهِيَّةِ يَعْنِيْ وَجُوْبَ الْوُجُوْدِ كَمَا لِلْمَجُوْسِ ط (شرح عقائد کذا فی الشرح الفقہ اکبر صفحہ ۱۵۹)

دیگر تفسیر خازن میں اسکو یوں بیان فرماتے ہیں۔

مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ يَعْنِيْ يَجْعَلُ مِنْهُ شَرِيْكًا غَيْرَهٗ۔

(خازن مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۲۵)

اللہ کے ساتھ شریک کرنے کا یہ مطلب ہے اس کے ساتھ اس کے غیر کو شریک ٹھہرایا جائے۔

اب اگر کوئی شخص اختراعِ دماغی کی بنا پر یوں کہے کہ میں حجر و شجر یا برگ و ثمر یا خشک و تر شمس و قمر سے محبت کرتا یا اسکے نام کی تسبیح پڑھتا یا اسکے آگے سجدہ ریز ہوتا ہوں تو میں اسکو معبود سمجھ کر نہیں بلکہ صرف واجب الوجود سمجھ کر محبت کرتا تسبیح پڑھتا اور سجدہ ریز ہوتا ہوں لہٰذا یہ شرک نہیں تو اسکا یہ اعتقاد شرک ہے اس لئے کہ جو واجب الوجود ہے وہی معبود ہے۔

Marfat.com

اسی طرح اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں شمس وقمر یا برگ وثمر یا خشک وتر یا حجر وشجر میں سے کسی کو واجب الوجود تو نہیں صرف معبود سمجھ کر اسکی عبادت کرتا ہوں تو یہ بھی مشرک ہے اسلیئے کہ جو معبود ہے وہی واجب الوجود ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں غیر خدا کو نہ واجب الوجود جانتا ہوں نہ معبود مانتا ہوں بلکہ اس کی جملہ صفات یا کسی ایک صفت کو صفتِ قدیم مستقل واجب تصور کرتے ہوئے اسے پکارتا ہوں تب بھی مشرک ہے اس لئے کہ صفتِ واجب ومستقل وقدیم یہ بھی اس وحدہٗ لاشریک کے لئے خاص ہے۔

نکتہ } پھر کسی کو واجب الوجود جان کر یا صرف معبود مان کر یا اس کی تمام صفات یا ایک صفت کو واجب ومستقل جان کر غرضیکہ عقائد ثلاثہ میں سے کسی ایک عقیدہ پر ایمان رکھتے ہوئے خواہ دور سے پکارے خواہ نزدیک سے ہر طرح شرک اور پکارنے والا مشرک ہے۔

نہ کہ اسطرح جس طرح مضافات لائلپور یا شہر لائلپور کے دبزعمِ خود مفسر ومحدث ومناظر ومقرر اور نہ جانے کیا کیا بننے والے کانگرسی واحراری وہابی قاسمی ملاؤں نے سمجھ رکھا ہے،

مثلاً یہ کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔ پنجاب پاکستان یا دنیا کے کسی گوشے میں مدینہ منورہ مسجد نبوی میں روضۂ اطہر کے علاوہ کسی اور جگہ پڑھنا شرک ہے لیکن یہی شرک ان کے نزدیک مدینہ منورہ میں حاضر ہوکر روضۂ اطہر کے سامنے اگر کیا جائے تو عین توحید ہے۔ ان جاہلوں سے کوئی پوچھے کہ کیا شرک مدینے شریف جاکر توحید بن جاتا ہے۔ غرضیکہ شرک شرک ہی ہے خواہ وہ دنیا

Marfat.com

کے کسی خطہ میں ہو۔

حاصلِ بحثِ توحید

الغرض اللہ تعالٰے جل جلالہ کو واجب الوجود معبود برحق تصور کرتے ہوئے اس کی تمام صفات کمالیہ کو قدیم ماننا اور اسے ہر نقص و عیب سے منزہ جاننا یہ ہے سورۃ اخلاص کے جزوِ اول کا مطلب اور کلمۂ طیبہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے جزوِ اوّل میں اسی طرف اشارہ ہے چونکہ علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ

لَا حرفِ نفی ہے اور اِلٰہَ منفی اِلَّا استثنا اللہ مثبت لَا سے جس کی نفی کی گئی اِلَّا سے اسی کا اس کے لئے ثبوت کیا گیا۔ الٰہ معبود کے معنی میں ہوا۔ لہذا غیر کے معبود ہونے کی نفی کی گئی اور اللہ جل شانہٗ کے لئے معبود واجب الوجود ہونے کا اثبات کیا گیا۔

دیگر لَا و اِلَّا قاعدہ کے مطابق مفید حصر ہیں یہ حصر توحید ہے جس کے سیدھے سادھے معنی یہ ہوئے معبود واجب الوجود اور صفاتِ قدیمہ کا جامع صرف اللہ ہے۔

حاصلِ بحثِ شرک

چونکہ اللہ تعالٰی ہی واجب الوجود صفات مستقلہ قدیمیہ واجبہ کا متحمل اور معبود برحق ہے لہذا کسی بھی غیر خدا میں اللہ کی صفات کا ماننا یا کسی غیر خد

Marfat.com

کو واجب یا معبود برحق جاننا یہ شرک ہے۔ یہ جاننا یا ماننا قولاً ہو یا فعلاً سمعاً ہو یا بصراً ہر طرح شرک ہے اور اسکا عامل یا قائل مشرک نجس ظالم اور ناقابل بخشش ہے

خُلاصہ

الحمد للہ ہم اہلسنت وجماعت کسی نبی (علیہ السلام) یا ولی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کسی غوث وقطب کسی ابدال واوتاد (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کو واجب الوجود یا معبود یا ان مقبولانِ بارگاہِ الٰہیہ کی جملہ صفات یا کسی ایک صفت کو مستقل واجب قدیم نہیں جانتے بلکہ ہمارے نزدیک اگر خدانخواستہ کسی کا ایسا عقیدہ ہے تو وہ مشرک ہے۔ ظالم ونجس اور ناقابل بخشش ہے۔ البتہ ہم اتنا ضرور عرض کرتے ہیں کہ جسطرح عبادت کا معنی ومفہوم غایت تذلل ہے اور مخلوق میں سے کسی فرد اصغر یا اکبر کو واجب الوجود سمجھ کر اسکی صفات کو صفاتِ مستقلہ جان کر اسکو پکارنا اسکے آگے جھکنا اس کے نام کی تسبیح پڑھنا۔ نذر ونیاز دینا یہ اسکی عبادت ہے جو کہ شرک ہے۔

اسی طرح انبیائے کرام اولیائے عظام مقبولانِ بارگاہ لم یزل مخزن حلم وحیا اور منبع جود وسخا ہستیوں کی قوتِ عطائیہ کہ دور ونزدیک سے سننا بیک وقت مختلف مقامات پہ موجود ہونا اپنے متعلقین ومتوسلین کی باذن اللہ تعالیٰ امداد فرمانا اسکا انکار یہ ان کی اہانت ہے جو کہ سراسر جہالت ہے اور اللہ کی طرف سے انکو عطا فرمودہ اس عزت وعظمت بزرگی وجلالت کا منکر جاہل ہی نہیں اجہل اور منکر قرآن وحدیث وکافر ہے۔

Marfat.com

مسئلہ توحید اور توحید کی ضد شرک کو سمجھ لینے کے بعد اب آپ قرآن کریم و کتب احادیث میں جہاں جہاں بھی ان مسائل مذکورہ کی آیات و احادیث ملاحظہ فرماویں گے تو مسئلہ توحید و شرک فوراً آپ کی سمجھ میں آجائے گا

اب فقیر قاسمی صاحب کی رسلیا اربعین میں سے وہ احادیث کہ جن کے ترجمے میں تفسیر بالرائے سے غلط استدلال دے کر اہلسنت وجماعت کو بدنام کرنے کی سعی لاحاصل کی گئی ہے پیش کر کے قرآن وحدیث سے ان کا صحیح مفہوم پیش کرتا ہے۔ انشاء اللہ تعالٰے۔

(وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَالصَّوَاب)

Marfat.com

الدرِّ ثمین

فی توضیحِ الاربعین

اثباتِ توحید

قاسمی صاحب کی طرف سے پیش کردہ حدیث شریف نمبرا کہ جس سے انہوں نے اشارتاً مسلمانانِ اہلسنت کے تقرب الی اللہ کے لئے وسیلہ اختیار کرنے کے عقیدہ پر تنقید کی ہے کا قرآن وحدیث سے صحیح جواب

حدیث شریف نمبرا :- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ اللّٰہَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ

(ترجمان السنۃ)

Marfat.com

(ترجمہ قاسمیہ) عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے راوی ہیں کہ آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا اے اللہ میں درخواست پیش کرتا ہوں کہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تو ہی ہے تیرے سوا کوئی الٰہ (معبود برحق واجب الوجود صفات مستقلہ قدیمیہ کا مالک) نہیں۔ یکتا ہے۔ بے نیاز ہے۔ نہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا ہے نہ اسکا کوئی ہمسر۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے خداوند تعالےٰ کا وہ[2] نام لے کر پکارا ہے جب اس کے اس نام کے ساتھ سوال کیا جائے تو ضرور دیتا ہے اور جب اسکو پکارا جائے تو ضرور جواب دیتا ہے۔

اسکا ثبوت کہ واقعی جسطرح رب کریم کے اسماء باعثِ اجابت دعا ہیں اسی طرح محبوبانِ خدا یعنی انبیاء و اولیاء بھی باعثِ اجابتِ دعا ہیں

(قاسمی صاحب) اسی حدیثِ پاک میں وسیلہ کا ثبوت موجود ہے حضور کا یہ فرمان کہ لَقَدْ سَأَلْتَ اللهَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی بیشک اے دعا کرنے والے تو نے اللہ کریم کا وہ نام لے کر پکارا ہے کہ جب اسکو اس نام کے ساتھ پکارا جائے یعنی اس کے اس نام سے سوال کیا جائے تو وہ ضرور دیتا ہے۔

---

[1] (رضیٰ یا صلعم وغیرہ الفاظ جو کہ صحابی یا سرکار کے لئے لوگ لکھدیتے ہیں اسکو علماء نے حرام فرمایا ہے ہم لکھتے ہیں رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

[2] (اکثر عارفانِ حق نے اسم اللہ کو جو کہ اس شخص نے اپنی دعا میں خصوصیت سے لیا اسم اعظم فرمایا ہے چنانچہ اس شخص کے اس نام سے دعا کرنے پر اسے دربار نبوت سے مژدہ اجابت ملا۔

Marfat.com

اسی حدیثِ پاک سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جہاں دیگر اسمائے الٰہیہ مختلف تاثرات کے حامل ہیں وہاں یہ اسمِ پاک یعنی اسم اللہ جسکو عارفانِ الٰہیہ نے اسمِ اعظم بھی کہا ہے۔ اس میں یہ خصوصی تاثیر ہے کہ آدمی جب یہ نام لے کر سوال کرے تو اسکے وسیلے سے اسکا سوال فوراً پورا کیا جاتا ہے۔ رد نہیں ہوتا یہی منشا ہے شارع علیہ السلام کا کہ جسکو آپ نے لَقَدْ سَأَلْتَ اللّٰهَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ میں بیان فرمایا۔

جسطرح بعض اسمائے الٰہیہ میں رب کریم تبارک وتعالےٰ نے یہ قوت رکھی ہے کہ ان کے وسیلہ جلیلہ سے دعا فوراً قبول ہوتی ہے حالانکہ بقایا ہزار ہا اور بھی اس کے اسماء قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔ لیکن شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس اسم کو دلیلِ اجابت فرمایا وہ ہے اسمِ اللہ۔ اسی طرح گو مخلوق وعباد ہونے میں سب آدمی یکساں ہیں لیکن ان میں انبیاء علیہم السلام کی جماعت بھی ہے جن کی شان میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

اور وہ اولیائے کاملین کہ جن کے لئے فرمایا کہ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؕ

لہذا یہ انبیاء واولیاء۔ اللہ کے خاص بندے اور عبدِ ماذون ہیں جو مُردے کو زندہ اور نابینوں کو بینا، برص والوں کو برص سے شفائے کاملہ عطا فرماتے اور غیب

لہ ۔ علمائے کرام نے عباد کی کئی اقسام بیان فرمائی ہیں جن میں سے یہ اقسامِ ثلثہ مشہور ہیں۔ عبدِ رقیق۔ عبدِ آبق۔ عبدِ ماذون۔ فقیر قادری ابوالمقبول غفرلہٗ۔

Marfat.com

کی خبریں دیتے ہزاروں میل سے یہ تصرف فرماتے کہ کئی سومن وزنی تخت اٹھا کر لے آتے بیک وقت جہاں سے لاتے وہاں بھی اور یہاں لاتے وہاں بھی حاضر وموجود رہتے ہیں اور انکے یہ مذکورہ تصرفاتِ بالا تمام کے تمام قرآنِ کریم واحادیثِ نبویہ سے ثابت ہیں جو کہ اپنے موقع پر بیان ہونگے بلکہ قرآنِ کریم نے تو یہانتک بیان فرمایا ہے کہ ان محبوبانِ بارگاہِ الٰہیہ کی جائے اقامت بھی مرکزِ اجابت ہوتی ہے اور یہاں مانگی ہوئی دعا فوراً مستجاب ہوتی ہے۔

نقد ملے جو مدعا وعدے پہ جی لگائے کیوں

بزرگوں سے منسوب جگہ مرکزِ اجابتِ دعا ہے

چنانچہ یہ دیکھیے قرآن کریم۔ سیدہ مریم والدہ مخدومہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیام فرما ہیں اور ان کے پاس بے موسمے پھل کثرت کے ساتھ موجود ہیں چنانچہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت زکریا علیہ السلام تشریف لاتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس یہ بے موسمے پھل اور وہ بھی ہر قسم کے موجود ہیں چنانچہ آپ نے سوچا کہ ان کے پاس یہ بے موسمے پھل کہاں سے آئے اور کیسے آئے آپکو یہ تجسس پیدا ہوا جو کہ ہونا بھی چاہیئے تھا تو آپ نے فرمایا قَالَ یَا مَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا اے مریم یہ بے موسمے پھل کہاں سے آئے آپ نے فرمایا قَالَتْ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ۔ فرمانے لگیں وہ میرے اللہ کی طرف سے ہیں جس کی یہ شان ہے کہ اِنَّمَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ط

Marfat.com

کہ جب وہ کسی شئے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے موسم وغیرہ کے ملاحظہ فرمانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ جب چاہیں فرماتے ہیں کہ ہو تو بس وہ چاہی ہوئی شئے ہو جاتی ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے جب اس مقبولہ بارگاہ صمدیہ کے پاس بے موسمے پھل ملاحظہ فرمائے اور اسکے عطا کرنے والے کی یہ شان سُنی تو قرآن مجید فرماتا ہے هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ۔ یہاں پکارا زکریا نے اپنے رب کو رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔ بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد۔ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝ بیشک تو ہی ہے دعا سننے والا۔ اسوقت آپ کی عمر ایک سَو بیس ۱۲۰ سال کی اور آپ کی زوجہ کی عمر اٹھانوے ۹۸ سال تھی اور اولادِ نرینہ نہ تھی۔ جب وہاں پکارا یعنی اس ولیہ کے دروازے پر پھر آپ ہی خیال فرمائیں کہ پکارنے والا بھی اللہ کا دوست ہو اور جہاں پکارے وہ اللہ کی پاک ولیہ کی جائے اقامت ہو تو پھر دعا کیوں نہ مستجاب ہو۔ فوراً دعا مستجاب ہو کر ندا آتی ہے فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ تو فرشتوں نے اُسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا کہ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ۔ بیشک اللہ آپکو مژدہ دیتا ہے یحیٰ علیہ السلام کا۔ دیکھا قاسمی صاحب ولیہ کے آستانے پر کتنی جلدی دعا مستجاب ہوئی۔ اللہ تعالےٰ سنتا تو ہر جگہ سے ہے مگر شرطِ استجاب کسی مقبول کا آستانہ ہے۔

بلکہ یہی نہیں بعض ایسے خاص مقبول و محبوب ہیں کہ ... اگر ان کا نام نامی

68723 86223

Marfat.com

اسمِ گرامی ہی دعا میں اسکے آگے لے دیا جائے تو فوراً دعا قبول فرما لیتا ہے۔

سیّدنا آدم علیہ السلام بھی وسیلہ کے قائل تھے

دیکھئے سیدنا آدم علیہ السلام جب جنت سے اس زمین پر تشریف لائے تو تین سو سال گریہ کناں محوِ دعا رہے حتیٰ کہ روتے روتے آپ کی چشمانِ مبارکہ کے نیچے رخساروں پر آنسوؤں نے لکیریں پیدا کر دیں۔ اسی اثناء میں ایک روز آپ نے یوں دعا مانگی یَارَبِّ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ اے پروردگار عالم میں تجھ سے مانگتا ہوں نامِ محمد کے وسیلے سے آپ بابِ مغفرت وا فرمائیں۔

فَقَالَ اللّٰہُ یَا اٰدَمُ کَیْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ اَخْلُقْہُ

پروردگار عالم نے فرمایا کہ اے آدم علیہ السلام آپ نے جنابِ محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی معرفت کیونکر حاصل کی حالانکہ میں اب تک ان کے جوہرِ روحانی نورِ ربانی کو صدفِ جسمانیت میں بھی نہ لایا قَالَ اِنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ بِیَدِکَ وَنَفَخْتَ فِیَّ مِنْ رُّوْحِکَ رَفَعْتُ رَأْسِیْ۔ عرض کیا اے پروردگارِ عالم جب آپ نے مجھے دستِ قدرت سے تخلیق فرمایا اور روحِ علوی جسم بشری میں داخل فرمائی تو میں نے پستی سے بلندی کی طرف سر اٹھایا فَرَاَیْتُ عَلٰی قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تحریر پایا فَعَرَفْتُ اَنَّکَ لَمْ تُضِفْ اِلٰی اِسْمِکَ اِلَّا اِسْمَ اَحَبِّ الْخَلْقِ اِلَیْکَ پس میں نے تحقیقاً جان لیا کہ میرے رب نے جس کے نامِ نامی اسمِ گرامی کو اپنے اسمِ مبارک

Marfat.com

ساتھ ملانے کا شرف بخشا ہے وہ اسکے نزدیک اسکی تمام مخلوق میں سے محبوب ترین ہوگا۔

فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى صَدَقْتَ يَا اٰدَمُ اِنَّهٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَيَّ نَغْفَرْتُ لَكَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ پروردگار عالم نے فرمایا کہ اے آدم علیہ السلام آپ نے صحیح فرمایا وہ واقعی میرے نزدیک تمام مخلوق سے افضل ہے (جب آپ نے ایسے محبوب کا وسیلہ دیا ہے) جاؤ ہم نے تمہاری خطا سے درگذر فرمایا اور اے آدم یہ بھی جان لو کہ اگر میں نے اس محبوب کریم کو ہستی میں نہ لانا ہوتا تو آپ کو بھی معرضِ وجود میں نہ لاتا (رواہ البیہقی لعمر بن الخطاب)

(روح البیان شریف جلد ۵ صفحہ ۴۳۹)

(شفا شریف لقاضی عیاض علیہ الرحمۃ)

(مدارج النبوۃ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ القوی)

اگر نامِ محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

(حضرت جامی علیہ الرحمۃ)

پروردگارِ عالم نے جیسے اپنے اسماء میں اثرِ اجابت رکھا ہے اسی طرح اپنے محبوبِ پاک کے نام میں بھی اثر اجابت رکھا ہے۔

محبوبانِ بارگاہِ الٰہیہ کے اسمائے مبارکہ میں تاثیرِ اجابت ہونے پر حوالہ نمبر ۲

معلوم ہوا کہ جس رب تبارک وتعالٰی کے نام میں اثرِ اجابت ہے اس

Marfat.com

نے اپنے حبیب پاک کے نامِ نامی اسمِ گرامی میں بھی اثرِ اجابت رکھا ہے۔

حوالہ ۲ :۔ وَعَنْ عُثْمَانِ بْنِ حُنَيْفٍ اِنَّ اَعْمٰى قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّكْشِفَ لِيْ عَنْ بَصَرِيْ۔

حضرت عثمان بن حنیف راوی ہیں ایک نابینے نے عرض کیا اے اللہ کے رسول پروردگارِ عالم کے دربار میں میرے حق میں دعا کیجئے کہ میری آنکھوں کی روشنی کھولدے قَالَ اِنْطَلِقْ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تو فرمایا سرورِ کائنات علیہ السلام نے وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھو ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر یوں کہہ کہ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور متوجہ ہوتا ہوں طرف تیری تیرے نبی علیہ السلام محمد جو نبی رحمت ہیں کا وسیلہ پکڑ کر۔ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ اَنْ يَّكْشِفَ لِيْ عَنْ بَصَرِيْ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کا وسیلہ پکڑ کر آپ کے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری آنکھوں کا نور واپس پھیر دے۔ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ۔ اے اللہ تو نبی کریم کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

قَالَ فَرَجَعَ وَقَدْ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْ بَصَرِهٖ۔ عثمان بن حنیف فرماتے ہیں وہ نابینا اس حالت میں لوٹا کہ اس کی آنکھیں روشن ہوگئیں۔

(ابن ماجہ۔ حاکم۔ بیہقی۔ شفا شریف ملا علی قاری صفحہ ۶۵۳)

حدیثِ مذکورہ بالا میں رسولِ پاک صاحبِ لولاک نے خود نابینے کو اجابتِ دعا کے لئے اپنا نامِ نامی اسمِ گرامی تعلیم فرمایا۔ معلوم ہوا کہ جس طرح

Marfat.com

نامِ خدا میں شرطِ قبولیت موجود ہے اسی طرح نامِ مصطفیٰ میں باذنہ تعالےٰ شرطِ قبولیت موجود ہے اور جسطرح دربار خداوندی میں اسکے اسمائے مبارکہ کا وسیلہ پیش کر سکتے ہیں اسی طرح دربار خداوندی میں محبوبانِ بارگاہ الٰہیہ کا وسیلہ جلیلہ بھی پیش کر سکتے ہیں۔ الحمدللہ ملّاں قاسمی جی کی حدیث نمبر ا ہی نے مسئلہ توسل اولیاء اللہ روزِ روشن کی طرح واضح کر دیا۔

قاسمی جی کی طرف سے حدیث شریف نمبر ۲ سے عام مسلمانوں کو غلط تاثر دینے کا جواب لاجواب

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ النَّاسِ عَلَی اللّٰهِ وَمَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَی النَّاسِ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلَی النَّاسِ اَنْ یَّعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰالِکَ فَحَقٌّ عَلَیْهِ اَلَّا یُعَذِّبَهُمْ

(رواہ احمد)

(ترجمہ قاسمیہ) ابوہریرہ[۱] سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم علیہ السلام نے اے ابوہریرہ جانتے ہو لوگوں کا خدا پر اور خدا کا لوگوں پر کیا حق ہے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول ہی جانے فرمایا خدا کا حق لوگوں پر یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور جب وہ ایسا

[۱]:۔ صحابی یا حضور کے آگے رضؓ یا صلعم تحریر کرنا علماء نے حرام لکھا ہے ہم لکھتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

کریں تو رب تبارک و تعالیٰ پر حق ہے کہ پھر ان کو عذاب نہ دے۔

یہ حدیثِ مبارک بھی اپنے مفہوم اور معنی کے لحاظ سے بالکل بیّن و ظاہر ہے اور الحمد للہ چونکہ ہم اہلسنت و جماعت ہیں اور عشقِ انبیاء و اولیاء ہمارے سینے میں موجزن ہے ہم ان محبوبانِ بارگاہِ الٰہیہ کو حاجت روا اور مشکل کشا و دیگر دور و نزدیک سے سننے والے باذن اللہ تعالیٰ جانتے ہیں (جیسا کہ آگے چل کر جہاں قاسمی جی نے اپنے زعمِ باطل و غلط استدلال سے یہ ثابت کیا ہے کہ کوئی حاضر و ناظر یا مشکل کشا و مختار کل نہیں بیان کرینگے)، ہم ان محبوبانِ بارگاہِ الٰہیہ کو محبوب جانتے ہیں نہ کہ معبود مانتے ہیں۔ دنیائے دیوبندیت و نجدیت کا کوئی صغیر و کبیر ملاں ہمارے اکابر یا اصاغر کی کسی تصنیف سے یہ ثابت کرے کہ ہم نے کسی ایک جگہ انبیاء و اولیاء کو معبود مانا ہو اور ان کی عبادت کی ہو یا ان کی عبادت کرنے کا حکم دیا ہو۔ لیکن برعکس اسکے قاسمی صاحب کے گروپ کے حکیم الامت صاحب اور ان کے مرید کا واقعہ ملاحظہ ہو جو کہ سراسر غلو اور اندھی تقلید کا مظہر ہے۔ سچ ہے ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

حقوق اللہ کو ایسے غصب کیا کہ کلمہ ہی نیا بنا لیا

چنانچہ یہ دیکھئے تمہارے حکیم الامت جی صاحب آنجہانی کا رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ منقولہ از سیف علی کا صفحہ ۳۵ مولوی اشرفعلی صاحب کا ایک مرید

Marfat.com

لکھتا ہے کہ حضرت میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ پڑھتا ہوں۔ لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ آپکا نام اشرفعلی، نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی۔ کلمہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہیئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ کے اشرفعلی نکلتا ہے۔ اسکا جواب اشرفعلی نے یوں دیا کہ، جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

کیوں قاسمی صاحب آجتک ہم پر طعنہ زنی ہوتی رہی ہے کہ یہ بڑے پیر پرست ہیں اور محبت پیر میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ یہ پیروں کو حد سے بڑھا کر حقوق اللہ کو غصب کر کے عذاب الٰہی کا سبب بنتے ہیں۔

لیکن اب جواب دو کہ ہم اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اختیارات و تصرفات اولیاء اللہ کا اقرار کریں تو غالی و کافر۔ مشرک و بدعتی اور نہ جانے کیا سے کیا ہو جائیں اور تم اپنے پیر کی محبت میں اتنے منہمک کہ تمہارے تھانوی جی کا مرید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کلمہ میں حضور علیہ السلام کی جگہ اشرفعلی رسول اللہ کہے تو نہ مشرک و بدعتی نہ کافر و غالی بلکہ مرید کے صادق الیقین اور پیر جی کے متبع سنت ہونے کے پردے میں اسکے اس خواب کی دل کھول کر داد دی جائے۔ حالانکہ کلمہ ہی اساس و بنیادِ اسلام ہے۔ لیکن وہاں چونکہ تھانوی صاحب کی عقیدت درکار ہے لہذا کوئی بات نہیں مرید نے اگر خواب میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کی جگہ اشرفعلی رسول اللہ پڑھ لیا تو کیا ہو گیا یہ خواب

Marfat.com

کوئی کفر یا شرک تو نہیں ہو گیا بھلا جناب یہ بتلائیے کہ

خواب ہو اشرفعلی کے مرید کا اور غلط

خواب ہو صادق الیقین کا اور غلط

خواب ہو دیوبند کے سپوت کا اور غلط

خواب ہو توحید کے ٹھیکیداروں کا اور غلط

خواب ہو سنت کے علمبرداروں کا اور غلط

بھئی یہ خواب کوئی کسی بریلوی کا نہیں جو کہ شرک و بدعت ہو گا بلکہ یہ تو ہمارے حکیم الامت صاحب کے پکے اور سچے مرید کا ہے لہذا مرید صادق الیقین ہے اور پیر متبع سنت ہے۔ رب رلائی جوڑی اک انّھا تے اِک کوہڑی۔ سبحان اللہ خواب بھی کیا ہے گویا مرزا جی قادیانی اور اس کی ذریت کے رویائے کاذبہ میں سے ایک کذب ہے۔ فرمائیے قاسمی جی کیا فرماتے ہیں آپ اس بالکل پکے اور سچے صادق الیقین مرید اور متبع سنت پیر کے بارے میں کہ جنہوں نے اتنا غلو کیا کہ کلمہ بھی نیا بنا ڈالا۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے

نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

دشمن اسلام گاندھی کے ساتھ مل کر بندے ماترم کے نعرے لگا کر ہمیں یانبی اور یا علی کے نعروں سے شرک کی آڑ لے کر روکنے والو شرم کرو ہمیں نبی[1] و علی اور اولیائے کاملین کو باذنہ تعالٰے حاجت روا کہنے پر کفر و شرک کا غل و غوغا

---

[1] صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالٰے عنہ۔

Marfat.com

کرنے والو حیا کرو۔ کانگرس سے مل کر اور ان کی دھوتی وچوٹی کو چوم کر پاکستان و بانیٔ پاکستان سے دشمنی کرنے والو اب اس ملک کے باسیوں۔ نبی کے فدائیوں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے شیدائیوں۔ غوث پاک کے پروانوں۔ اولیاء اللہ کے دیوانوں پر کفر و شرک کی بمبارمنٹ اور فرقہ وارانہ تقاریر و تصانیف سے مناظرانہ فضا پیدا کر کے ملک کو کمزور بنانے کی سعی لاحاصل سے باز رہو۔ انگریز و کانگرس جن کے پس خوردہ سے تمہارے ضمیر نے نشوونما پایا تھا وہ اب رخصت ہو چکے۔ اب اس ملک میں کسی امریکہ کے ایجنٹ کانگرس کے پٹھو یا تم جیسے ملک وملت و تحریکِ پاکستان کے دشمن کو دندناتے پھرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

الحمد للہ چونکہ ہم اہلسنت وجماعت اللہ کریم کو خالق انبیاء و اولیاء کو مخلوق اللہ کو مالک ان کو مملوک انبیاء و اولیاء کو عابد اور اللہ کو معبود اور اسکے حق کو جو ہم پر ثابت ہے کہ اسکی عبادت کریں اور کسی کو اسکا شریک نہ ٹھہرائیں صحیح طور پر ادا کرتے اور شرک سے بچتے اور کسی نبی علیہ السلام یا کسی ولی اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو پکارتے ہیں تو اسکا بندہ سمجھ کر اور اگر ان سے مدد چاہتے ہیں تو ان کے تصرفات کی بناء پر جو کہ خالقِ کائنات نے انہیں بوجہ اپنے خاص مقرب و محبوب ہونے کے عطا فرمائے ہوئے ہیں پکارتے ہیں نہ کہ یہ سمجھ کر کہ یہ ہمارے معبود اور خدا کے شریک ہیں معاذ اللہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

لہذا حدیثِ مبارکہ مذکورہ بالا کے تحت ہمیں ذاتِ خداوندِ تبارک و تعالیٰ سے امید واثق اور یقین کامل ہے کہ وہ جسطرح یہاں دنیا میں بوجہ اپنے محبوبِ پاک

Marfat.com

کے ہم ہیں حاضر و ناظر رکھنے کے ہمیں عذاب سے محفوظ و مامون رکھ رہا ہے بروز حشر بھی ہمکو عذاب سے محفوظ و مامون ہی رکھے گا۔

اور اسکے برعکس جو اس کی توحید کی آڑ لے کر عظمتِ انبیاء و اولیاء کے منکر اور ان کے ان تصرفات سے کہ جو خالقِ کائنات نے انکو بوجہ اپنے محبوب و مقرب ہونے کے عطا فرمائے ہیں اور جن تصرفات پر کہ قرآن و حدیث میں اظہر المن الشمس دلائل و براہین موجود ہیں کا انکار کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کر رہے ہیں وہ لوگ یقیناً قیامت والے روز کفِ افسوس ملتے ہوئے جہنم رسید ہونگے۔ اور انکو اس عذاب الٰہی سے کوئی بھی نہ چھڑا سکے گا۔ الحمد للہ حدیثِ مذکورہ بالا نے بھی عظمتِ نبوت و ولایت دیگر صداقتِ اہلسنت پر مہر تصدیق ثبت فرما دی ہے۔

قاسمی جی کی طرف سے تحریر کردہ حدیث شریف نمبر ۲ کہ جس سے قاسمی جی کی جہالت اور اہلسنّت کی صداقت صاف صاف نظر آ رہی ہے چونکہ نبیؐ کریم نے رب کریم کے اور رب کریم نے قرآن کریم میں نبیؐ کریم کے حاضر و ناظر ہونے کا صاف صاف اعلان فرمایا ہے لیکن

دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

Marfat.com

(حدیث شریف نمبر۳) عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَ الْاِيْمَانِ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَكَ حَيْثُمَا كُنْتَ۔ (رواہ الطبرانی)

(ترجمہ قاسمیہ) عبادہ بن صامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل ایمان یہ ہے کہ تو یقین رکھے کہ بلا شبہ ذاتِ تبارک وتعالےٰ تیرے ساتھ ہے تو جہاں بھی ہو۔

سوال یہ ہے کہ یہ خطاب صرف ان نورانی نفوسِ قدسیہ کو جنہیں اسلام نے اپنی اصطلاح میں صحابہ کرام کے مقدس نام سے یاد فرمایا ہے ان سے مختص ہے یا کہ اس سے تا قیامت ہر امتی کے ساتھ جو قربِ الٰہیہ موجود ہے وہ مراد ہے۔ تو یقیناً قاسمی صاحب بھی یہی فرمائیں گے کہ اس سے تاقیامت سرکار دوعالم نور مجسم علیہ السلام کا ہر امتی مراد ہے تو پھر جب کہ اس خطاب میں سرکار کا ہر امتی شامل ہے اور یقیناً شامل ہے تو کہنا پڑے گا کہ حضور پرنور کو اپنے ہر امتی کی اس قربتِ الٰہیہ کا علم ہے خواہ آپ کا وہ امتی مشرق ومغرب جنوب وشمال تحت وفوق کسی شہر وقصبہ یا کسی قریہ میں کیوں نہ ہو آپ نے اپنی تمام امت کی قربت الٰہیہ کو بیان فرما دیا کہ تم جہاں بھی ہو اللہ تمہارے ساتھ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ حضور آپ کو یہ کیسے علم ہے کہ ہم جس زمانے یا جس ملک میں بھی ہوں اللہ ہمارے ساتھ ہے حالانکہ آپ تو بظاہر زندگی کی ٹرلیسٹھ بہاریں ملاحظہ فرما کر جسماً ہمارے پاس سے تشریف لے گئے۔

Marfat.com

توقرآن کریم اس سوال کا یہ جواب عطا فرماتا ہے کہ کہیں یہ مت سمجھ لینا کہ جسماً چلے جانے سے میرے نبی کا تم سے تعلق ٹوٹ گیا بلکہ فرمایا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور یہ جان لو تم کہ تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں۔ سبحان اللہ کیا شانِ خدا و مصطفٰے ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند کریم تمہارے ساتھ ہیں اور اللہ کریم نے فرمایا کہ نبی کریم تم میں موجود ہیں اس لئے ہمارا یہ ایمان ہے کہ جب یہ دو سرکاریں ہمارے ساتھ اور ہم میں موجود ہیں تو پھر ہمیں کسی بھی مشکل و مصیبت میں گھبراہٹ کیوں ہو اور اسی لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ

یا خدا یا مصطفٰے مشکل میں دونوں نام لو
حاجتیں بر آئیں گی تاثیر ہے دونوں کی ایک
اس نے پیدا دل، تو اس نے دولتِ ایمان دی
وہ خدا ہے یہ نبی تدبیر ہے دونوں کی ایک
قولِ حق قرآن ہے قولِ پیغمبر ہے حدیث
اہلِ دل کے سامنے تقریر ہے دونوں کی ایک

قاسمی صاحب کی پیش کردہ حدیث نمبر ۳ نے بھی اشارۃ النص و دلالۃ النص سے بالوضاحت شانِ مصطفٰے ہی بیان فرمائی جسے قاسمی صاحب جیسا کورچشم متعصب و باغیِ رسالت و ولایت انسان سمجھنے سے قاصر ہے۔

عاقل نوں اِک نکتہ کافی لوڑ نئیں دفتر دی
بے عقلاں نوں اثر نہ کردی پند نبی سرور دی

Marfat.com

قاسمی جی کی طرف سے حدیث شریف نمبر ۴ پر تحریر کردہ عنوان کہ بندے کو ہر چیز خدا سے مانگنی چاہیئے لیکن مُلّاں جی قومی اسمبلی کے لئے ووٹوں کی اور مدرسہ کے لئے نوٹوں کی بھیک ہمیشہ ہمیشہ عوام ہی سے مانگتے ہیں

حدیث شریف نمبر ۴: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ حَتّٰی یَسْاَلُ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ ۔ رواہ الترمذی ۔

(ترجمہ قاسمیہ) حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمکو چاہیئے کہ اپنی سب حاجتیں اللہ تعالیٰ ہی سے مانگا کرو یہانتک کہ اگر چپل کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی خدا تعالیٰ سے مانگو۔

یہاں قاسمی صاحب پر غالباً جنون استدلال کا دورہ نہیں پڑا لیکن شوخیٔ تحریر بتلا رہی ہے کہ انبیاء و اولیاء سے استمداد چاہنے والو دیکھو یہ حدیث بھی تمہارے خلاف ہے جیسا کہ کچھ صفحات بعد قاسمی صاحب نے تحریر کیا ہے۔

حالانکہ پیغمبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ نورانی حدیث پاک سرکار ابد قرار مولائے غمگسار شفیعِ روزِ شمار کے کمال تواضع وانکساری پر مبنی ہے آپ فرماتے ہیں کہ باوجود اسکے کہ میری شان کے لئے قرآن کریم میں رب کریم کا صاف

صاف ارشاد موجود ہے کہ

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ اور وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ - تحقیق ہم نے آپ کو عطا کیا کوثر یا خیر کثیر اور ہم نے آپ کو رحمۃ اللعالمین (یعنی سراپا خزانہ رحمت بنایا)

وَمَا نَقَمُوْٓا إِلَّآ أَنْ أَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ - لیکن باوجود اسکے کہ میں خیر کثیر کا مالک ہوں اور میں ہی سراپائے رحمت اور مالک خزانہ رحمت ہوں اور میں ہی خزانۂ الٰہی کا تقسیم کرنے والا ہوں مجھ کو اللہ نے غنی فرمانے والا بھی بنایا ہے میں نے ابوبکر کو صدیق عمر کو فاروق عثمان کو غنی علی کو مرتضےٰ فاطمہ کو زہرا حسن کو مجتبےٰ حسین کو سید الشہداء بنایا جو نبیٔ مکرم اور رسول محتشم ہو جو فخر آدم و بنی آدم ہو جو کاشف اسرار لوح و قلم ہو - جو ہادیٔ اعظم و ملجائے معظم ہو جسکے ابروئے چشم پر مجرموں کی رہائی جس کی نگاہِ کرم سے قلوب کی صفائی ہو جو بقولِ اعلیحضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ -

خالق کا بندہ خلق کا مولا ہو

اور جس کے حضور قلندر لاہوری یوں نذرانۂ عقیدت پیش فرمائیں کہ

نگاہِ عشق و مستی میں توئی اول توئی آخر
توئی قرآں توئی فرقاں توئی یٰسین توئی طٰہٰ

یہ اُن کا انتہائے کمال ہے کہ مالکِ کل ہو کر فرما رہے ہیں کہ تسمہ نعلین بھی خداوند کریم سے طلب کرو - اس لئے کہ کہیں میرے اختیار کو ذاتی نہ قرار دے دینا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ

Marfat.com

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ۔ کہ عطا فرمانے والا خدا ہے تقسیم فرمانے والا میں ہوں۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم ⁂ رزق اسکا ہے کھلاتے یہ ہیں
اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ ⁂ ساری کثرت پاتے یہ ہیں
رب کی خدائی میں انکی شاہی ⁂ جانتے یہ ہیں آتے یہ ہیں
جب ماں اکلوتے کو بھولے ⁂ آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
اُسکی بخشش ان کا صدقہ ⁂ دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

(اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ)

کیا خیال ہے مُلّاں جی کا اس بارے میں کہ خود صحابہ کہ جنہوں نے یہ حدیث شریف حضور علیہ السلام سے سُنی وہ خود حضور سے استعانت طلب کرتے رہے

بایں وجہ جنگل بیابان میں گم گشتہ راہ بیاباں ہو کر حضرت سفینہ نے آں کو پکارا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی چشم مبارک شہید ہوئی انہوں نے ان سے استعانت طلب کی۔ ربیعہ بن کعب نے آپ سے مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ عرض کرکے رفاقت جنت طلب فرمائی۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین جو کہ پروردۂ نگاہ رحمت اللعالمین تھے ان کا بھی یہ ایمان تھا کہ۔ رب کی بخشش ان کا صدقہ ⁂ دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

Marfat.com

دفرمایا کہ اس کی عطا میری رضا پر موقوف ہے وہ مجھے دے گا اور میں بانٹوں گا، گو منافق جل کر خاک ہی کیوں نہ ہو جائیں۔

جیسا کہ اس نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ وَمَا نَقَمُوْا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ۔ منافقوں کو یہی برا لگا کہ مسلمانوں کو خدا اور اسکے رسول نے غنی کر دیا۔

قاسمی جی دوڑو کہ محمود الحسن دیوبندی و شبیر احمد عثمانی نے اولیاء اللہ کی امداد کو خدا کی امداد قرار دیدیا

الحمدللہ حدیث مذکورہ کا ترجمہ قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ نکلا جب خدا سے مانگو اسے واجب الوجود معبود صفات قدیمہ کا متحمل سمجھتے ہوئے مانگو لیکن جہانتک استمداد انبیاء و اولیاء کا سوال ہے انہیں محبوبانِ الٰہی اور مظہرِ عونِ الٰہی تصور کرتے ہوئے مدد مانگنا یا پکارنا عین ایمان ہے نہ کہ شرک۔ بلکہ ان کی امداد اصل میں خدا ہی کی امداد ہے چونکہ یہ مستعان حقیقی کے مجاز یعنی پروردگار عالم کی طرف سے ہمارے مستعانِ مجازی ہیں ان سے طلب۔ اللہ سے طلب ہے۔ ان کی رضا اللہ کی رضا ہے۔ ان کی امداد در اصل اللہ ہی کی امداد ہے چونکہ یہ اس کی عطا کے سبب ہیں۔

(ترجمۂ قرآن مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی برحاشیہ جناب شبیر احمد عثمانی زیر آیت اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ)

Marfat.com

معبود وہ جس کی عبادت کی جائے مگر مُلّاں جی نے حدیث شریف ۵ میں فقط دھڑے بندی کے لئے معبود کا معنی مشکل کُشا کیا ہے

(حدیث شریف نمبر ۵) عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من مَّاتَ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ (رواہ مسلم بحوالہ مشکوٰۃ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ جانتے ہوئے فوت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (یعنی مشکل کشا) نہیں وہ جنتی ہے۔

قاسمی جی اگر اللہ کو جاننا بغیر ماننے کے علامتِ دخولِ جنت ہے تو پھر قاسمی صاحب قرآن کریم نے جن کفار کے سلسلہ میں فرمایا ہے کہ محبوب آپ ان سے جب کبھی دریافت فرماؤ گے کہ زمین و آسمان کا خالق کون ہے تو کہیں گے کہ سَیَقُوْلُوْنَ اللّٰہُ۔ کہ اللہ۔ اگر اقرار باللسان سے جنت کا داخلہ میسر آسکتا ہے تو پھر کفار بھی جنتی ہوئے حالانکہ ایسا نہیں ہے معلوم ہوا کہ انکا اقرار باللسان کام نہیں آئے گا چونکہ اس کے ساتھ وَ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ۔ یعنی تصدیق قلب کی شمولیت نہیں ہے یہاں یَعْلَمُ یُسَلِّمُ کے معنی میں ہے۔ کہ جب وہ اقرار باللسان کے ساتھ تصدیق بالقلب کر کے پھر فوت ہو تو

Marfat.com

جنتی ہے۔ پھر قاسمی صاحب نے معبود کا دوسرا معنی مشکل کشاء کیا ہے جو کہ سراسر ایمان و دیانت کے خلاف ہے۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جو بھی مشکل کشا ہو وہ معبود بھی ہو۔ گویا جس نے خداوند کریم کے علاوہ کسی کو مشکل کشا تسلیم کر لیا اس نے اسکو معبود بھی تسلیم کر لیا تو

بقول قاسمی اشرفعلی تھانوی نے حضرت علی کو معبود مان لیا

پھر قاسمی جی ٹھہریئے ذرا اور یہ دیکھیے آپ کے حکیم الامت اور آپ کی ملت کے مجدد جنکو آپ نے قطب الاقطاب فرد الافراد تک قرار دیا ہے وہ اپنے اُس شجرہ میں جو کہ بعد نماز فجر ہر روز پڑھنے کی تلقین کرتے رہتے تھے اس میں یہ تحریر کیا ہے کہ

دور کر دل سے حجابِ جہل و غفلت میرے اب ؛ کھول دے دل میں درِ علم حقیقت میرے اب
ہادیٔ عالم علی مشکل کشا کے واسطے

قاسمی صاحب اگر یقیناً آپ اپنی ہی والدہ کا دودھ شیر جان کرتے رہے ہیں تو آپ نے جو حدیث نمبر ۵ کے ترجمہ میں معبود بمعنی مشکل کشا تحریر کیا ہے یعنی جو اللہ کو مشکل کشاء جان کر مرا جنتی ہے اور جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور کو مشکل کشا مانا وہ جہنمی ہے۔ یہ ترجمہ کسی محدث سے ثابت کیجئے ورنہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھ کر اپنے پر پھونک لیجئے۔ آپ نے تو یہ تصور کیا ہو گا کہ فقط اہلسنت و جماعت ہی مسئلہ مذکور میں محبوبانِ الٰہی کو مشکلکشا باذن اللہ سمجھتے ہونگے لیکن اب تو آپ کے گھر کی شہادت حاضر ہے اگر آپ کے فتاوی ٹھیک ہیں

Marfat.com

تو بیک قلم لکھدو کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی مشرک اور جہنمی ہیں اور اگر وہ مولیٰ علی المرتضیٰ شیر خدا کو مشکل کشا تسلیم کر کے مومن متقی۔ ولی وقطب مجدد۔ عالم و عامل غرضیکہ سب کچھ ہیں تو پھر آپ کا فتویٰ بم اہلسنت پر ہی کیوں بمبارمنٹ کر رہا ہے یا تو آپ کا فتویٰ صحیح اور یہ عقیدہ غلط یا یہ عقیدہ صحیح اور آپ کا فتویٰ غلط بہر حال اب یہ فیصلہ امتِ دیوبندیہ ہی کے ذمہ ہے۔ فقیر قاسمی صاحب کی طرف سے اس گورکھ دھندے کے حل کا منتظر رہے گا کہ وہ اپنے فتویٰ سے اشرف علی کو کافر بناتے ہیں یا اسکو مومن سمجھ کر اپنا کفر اپنے اوپر لوٹاتے ہیں۔

الجھا ہے پاؤں قاسمی کا زلفِ دراز میں
لو خود ہی اپنے دام میں ظالم یہ آگیا

قاسمی صاحب نے سوچا تھا کہ چلو معبود بمعنی مشکل کشا کر کے تمام اہلسنت وجماعت کو جو کہ انبیاء و اولیاء میں یہ قدرت عطائیہ حادثہ تسلیم کرتے ہیں مشرک قرار دے کر انتشار و افتراق کی راہ پیدا کر کے مسلمانوں میں سر پھٹول کرانے کا موقع ہاتھ آجائے گا لیکن قاسمی جی شاید یہ بھول گئے کہ ابھی شمعِ رسالت کے پروانے موجود ہیں ابھی مملکتِ خداداد کے رکھوالے موجود ہیں اور یہ اپنے اتحاد کو کسی قیمت پر بھی پارہ پارہ نہیں ہونے دیں گے انشاء اللہ۔

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡمُنٰفِقِیۡنَ۔

Marfat.com

ردِّ شرک

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ
تحقیق شرک ظلمِ عظیم ہے

قاسمی جی کے قلم نے حدیث شریف ۶ سے سنیوں حنفی بریلویوں کے اِس عقیدہ کی مکمل تائید کر دی کہ واقعی شرک ظلمِ عظیم ہے

حدیث نمبر ۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ۔ ثُمَّ قَالَ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْیَةَ اَنْ یَّاْكُلَ مَعَكَ ثُمَّ قَالَ اَنْ تَزَانِیَ حَلِیْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ تَصْدِیْقَ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

(بخاری)

(ترجمہ قاسمیہ) عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے بڑا گناہ کونسا ہے فرمایا تو اس خدا کا شریک ٹھہرائے جس نے تجھ کو تنہا بلا شرکت پیدا کیا۔ پوچھا اس کے بعد فرمایا کہ تو اپنے

Marfat.com

جگر گوشے کو اس خوف سے مار ڈالے کہ کہیں وہ تیرے ساتھ تیرے کھانے میں نہ شریک ہو جائے۔ اس نے کہا پھر اسکے بعد فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ آپ کے اس کلام کی تصدیق میں آیت ذیل بھی نازل ہو گئی وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ۔ اس حدیثِ مبارکہ سے شرک جو بلاشک و شبہ سب سے بڑا گناہ ہے جس میں شرک اللہ کے علاوہ کسی مخلوق (خواہ وہ اپنی نوع میں کتنی ہی بڑی اور درجے کے لحاظ سے کتنی ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو) کو شریک کرنا یعنی اس میں خداوند کریم جیسی صفات ماننا یا اسکی ذات کو واجب الوجود جاننا اور اسے معبود ماننا ہے بوجہ اپنے اس شرک کے بہت بڑا ظالم ناپاک اور اسکا یہ فعل یعنی شرک ناقابل بخشش جرم ہے جیساکہ خالق باری تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ

تحقیق اللہ تعالےٰ نہیں بخشے گا مشرک کو اور اسکے علاوہ جسے چاہے گا بخش دے گا معلوم ہوا کہ شرک سب سے بڑا اور ناقابلِ بخشش جرم ہے اسلئے ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ

بیشک بیشک اشہد فعلی رسول اللہ پڑھنے والے دیوبندی قاسمی مشرک کی بخشش ہرگز ہرگز نہ ہوگی

(حدیث ۷) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ اَنْ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِنْ قُطِعْتَ وَحُرِّقْتَ۔ (رواہ ابن ماجہ)

Marfat.com

(ترجمہ قاسمیہ) ابو درداؓ سے روایت ہے کہ میرے سب سے بزرگ محبوب نے یہ وصیت فرمائی ہے کہ کسی کو اللہ تعالٰے کا شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمہاری بوٹی بوٹی کردی جائے اور تمکو جلا کر خاک بھی کر دیا جائے۔

شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادِ گرامی کا منشا اظہر من الشمس ہے کہ وہ شخص جوکہ اللہ تعالٰے کے علاوہ اسکی صفات کسی غیر اللہ میں جاننے قولاً فعلاً یا عملاً پیدا کرے ایسے شخص کے خلاف جہاد کیا جائے اور یہ جہاد تازیست جاری رہے حتی کہ اس جہاد میں تمکو شہادت ہی کیوں نہ نصیب ہو جائے اور وہ شہادت خواہ بصورت آگ میں خاکستر کر دینے کے ہی کیوں نہ واقع ہو۔

قاسمی جی کی طرف سے حدیث شریف نمبر ۵ جس سے کہ یہ ثابت ہوا کہ خود اشرفعلی اور انکے اشرفعلی رسول اللہ پڑھنے والے مرید اللہ کی بخشش سے محروم ہیں

حدیث شریف یہ ہے:

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَلْاَشْعَرِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا مُشْرِکٌ اَوْ مُشَاحِنٍ رواہ ابن ماجہ

ابو موسٰی اشعری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپنے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نصف شعبان کی شب میں اپنے بندوں کی طرف خاص طور پہ توجہ فرماتا ہے اور سب کی مغفرت عطا کر دیتا ہے علاوہ مشرک اور کینہ پرور کے۔ جیسا کہ فقیر نے پہلے بھی حدیث ۲ کی شرح میں عرض کیا تھا کہ جو شخص بھی اللہ تبارک وتعالٰی کی ذات یا اس کی صفات میں کسی غیر مخلوق کو خواہ وہ مخلوق اپنی نوع کے لحاظ سے کیسی ہی اعلیٰ اور رتبے کے لحاظ سے کتنی بھی بالا و والا کیوں نہ ہو شریک ٹھہرائے وہ اہلسنت وجماعت سے خارج ہے اسکی بخشش کبھی نہ ہوگی۔ دیگر اسی طرح اگر کوئی شخص خواہ وہ اپنے آپ غزالیٔ زماں۔ رازیٔ دوراں۔ محدث ومفسر ادیب شہیر۔ فاضل بے نظیر اور مقرر دلپذیر ہونیکا دعویدار کیوں نہ ہو اگر توحید کی آڑ لیکر اپنے پیر ومرشد شیخ نجد کیطرح محبوبانِ الٰہی جوکہ اللہ تعالٰے کے مقرب اور صاحب تصرفات

Marfat.com

انبیاء ہے جو کہ یقیناً بخشش سے محروم ہی رہے گا۔

چونکہ حدیث مذکورہ کے آخر میں کینہ پرور کو بھی محروم دخولِ جنت فرمایا گیا ہے تو جو شخص انبیائے کرام اولیائے عظام کی عظمت وعزت سے کینے رکھے گا وہ کیسے جنت میں داخل ہوگا۔ فی زمانِنا یہ قاسمی دیوبندی وغیرہ بھی شب برات کی برکتوں سے محروم ہیں اسلئے کہ مریدوں سے اشرف علی رسول اللہ پڑھاتے بلکہ اشرف علی رسول اللہ پڑھنے والونکو صادق الیقین قرار دیتے ہیں حالانکہ ایسا شخص مشرک ہے۔

قاسمی جی کیطرف سے حدیث شریف ۹ نے خود قاسمی جی کے اس عقیدے کی دھجیاں اڑادیں کہ حضور مختار نہیں ہے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی اٰتٍ من عند ربی فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنۃ وبین الشفاعۃ فاختدت الشفاعۃ وھی لمن مات لا یشرک باللہ شیئا (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

عوف بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پروردگار کیطرف سے ایک فرشتہ آیا اور اُسنے مجھے اختیار دیا کہ اگر میں چاہوں تو میری نصف امت جنت میں داخل ہوجائے اور چاہوں تو امت کیلئے شفاعت اختیار کروں۔ میں نے شفاعت کو پسند کر لیا ہے اور یہ ہر اس شخص کیلئے ہوکر رہیگی جو اس حالت پر مرجائے کہ کسی کو اللہ تعالےٰ کا شریک نہ ٹھہرائے۔

الحمد للہ ہم خداوند قدوس کیطرف سے اس اختیار عطا فرمانے کی طرح دیگر اختیاراتِ عالیہ جو کہ قدرت کیطرف سے حضور علیہ السلام کو تفویض ہوئے ان پر بھی ایمان رکھتے ہیں دیگر اس پر بھی کہ جسطرح مذکورہ حدیث میں فرشتے کی زبانی یہ پیغام کہ جو تم چاہو وہی کرینگے کہ ارشاد پر بقولِ اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دوعالم ⁂ خدا چاہتا ہے رضائے محمد

ایمان رکھتے اور حضور کی شفاعت باذن اللہ پر یقین محکم رکھتے ہیں اور ہمیں یقین کامل ہے کہ ہم گناہگاروں کی آپ یقیناً شفاعت فرمائینگے اور اسکے برخلاف وہ دیوبندی قاسمی رشیدی انبیٹھوی جو اس

Marfat.com

اختیارِ مصطفٰی کے منکر اور اشرفعلی رسول اللہ پڑھ کر شرک فی الرسالت کے مرتکب ہو رہے ہیں یقیناً جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

چونکہ ہم اہلسنت شرک سے ہمہ اوقات بیزار اور توحید ربانی کے علمبردار ہیں اس لیے ہمیں یقین کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ بحرمت حبیب الاعلیٰ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اسی عقیدہ پر رکھتے ہوئے ہمارا خاتمہ بالخیر فرما کر ہمیں ضرور بضرور شفاعت سید الابرار عطا فرمائیں گے۔

لیکن قاسمی جی اور ان کے ہمنوا جو کہ توحید کی آڑ میں شفاعت انبیاء و اولیاء باذن اللہ کے منکر دیگر اختیاراتِ انبیاء و اولیاء کہ جس کا ثبوت آگے آرہا ہے اسکے منکر انبیائے کرام کو محض ایک بشر بتوں کی طرح مجبور محض اور یہ کہہ کر کہ وہ ہماری پکار نہیں سنتے ان کے بے مثل کانوں میں عیب پیدا کرنے والے اور پیر یہ کہ اگر ان کا کوئی مرید کلمہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ اشرفعلی رسول اللہ پڑھے تو بلا چون وچرا خوابِ شیطانی کو خوابِ رحمانی قرار دے کر مرید کو صادق الیقین اور پیر کو متبع سنت قرار دینے والے قیامت والے روز شفاعتِ نبوی سے محروم ہی رہیں گے اس دن ان کا پچھتانا کسی کام نہ آئے گا سچ کہا ہے کسی پنجابی شاعر نے کہ

جدوں کھیتی دا کچھ نہ رہیا نہ سُکا نہ ہریا
کس کم دُھپ سُکاون والی کیہڑے کم مینہ ورہیا

اوس دن قاسما سب ٹُٹ جاسی آکڑ تے مغروری تیری
جس دن آکھن احمد سرور نئیں تو امت میری

Marfat.com

قاسمی جی توبہ کا دروازہ ابھی کھلا ہوا ہے اب بھی باز آجاؤ توحید کی آڑ میں عظمتِ انبیاء و اولیاء باذن اللہ تعالےٰ کا انکار کر کے عداوتِ انبیاء و اولیاء سے غیرتِ الٰہیہ کو جوش میں مت لاؤ گیا تم نے اس حدیثِ نبوی کو جو کہ صحیح بخاری کے جزو اول میں موجود ہے طاقِ نسیاں بنا دیا کہ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ ط جو میرے ولی سے دشمنی یعنی اس کی عزت و عظمت کا انکار اور میرے عطا کئے ہوئے تصرفات سے فرار اختیار کرتا ہے اور انہیں بتوں کی طرح ایک مجبور و عاجز شئے جانتا ہے وہ میری صدہا آیات اور میرے محبوب کے صدہا ارشادات طیبات سے منہ موڑتا ہے میں رب جبار و قہار ایسے ملاں مولوی ایسے خطیب و ادیب سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ قاسمی صاحب آپ تکبر و نخوت سے منہ موڑ کر ان مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کے نیاز مند بن کر قیامت والے دن شفاعتِ رسولِ پاک کے مستحق بن جائیے ورنہ اسدن شرمسار ہونا پڑے گا جس دن کو یوم قیامت کہتے ہیں پھر اس دن آپ کی شرمساری کسی کام نہ آئے گی۔

قاسمی جی کی طرف سے حدیث شریف بذا پر قائم شدہ عنوان وضاحت کر رہا ہے کہ اہلسنت و جماعت کا ہر فرد جنتی ہے کیونکہ اسکی موت شرک پر نہیں بلکہ توحید پر ہے

(حدیث نمبر ۱) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْ

Marfat.com

رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

(ترجمہ قاسمیہ) حضرت ابن ایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے خود سنا ہے کہ جو شخص شرک سے پاک وصاف مر جائیگا وہ ضرور جنتی ہوگا۔

حدیث شریف کا مفہوم ظاہر ہے۔ الحمد للہ ہم اہلسنت وجماعت کسی مخلوق کو خدا کا شریک نہ جانتے اور نہ مانتے ہیں اس لئے ہم یقیناً انشاء اللہ تعالےٰ ضرور جنت میں داخل ہونگے۔

سجدہ و تعظیم میں افتراق کا شرعی ثبوت

اور اُس کی علیحدہ علیحدہ جزا و سزا کا مفصل بیان

حدیث شریف ۱۱ کی شرح کہ جس سے قاسمی جی نے تعظیم مقبولانِ بارگاہِ الٰہیہ سے روکنے کی سعی لاحاصل کی ہے

(حدیث شریف نمبر ۱۱) عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَاَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَھُمْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَاَیْتُھُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ

Marfat.com

لَهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِاَنْ يَّسْجُدَ لَكُمْ فَقَالَ لِيْ اَرَاَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ اَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ يَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ۔ (ابوداؤد۔ احمد)

(ترجمہ قاسمیہ) قیس بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں مقام حیرہ میں پہنچا تو میں نے وہاں کے باشندوں کو دیکھا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کہ میں مقام حیرہ میں گیا تھا میں نے ان لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ آپ تو ان سب سے زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ بتاؤ اگر تم میری قبر سے گذرتے تو کیا اسکو سجدہ کرتے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا اب بھی مت کرو۔

اگر میں کسی کو یہ حکم کرتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو یقیناً عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کیا کریں کیونکہ شوہروں کا اپنی بیویوں پر بڑا حق ہے۔

یہاں بھی قاسمی صاحب نے اس مقولہ کے مصداق کہ وہی رفتار بے ڈھنگی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے یہ عنوان قائم کرکے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا حرام ہے گو مضمون حدیث بمعہ ترجمہ کے نقل کر دیا ہے لیکن شرائط سجدہ یا اقسام سجدہ جو کہ علمائے سلف و خلف نے باالصراحت کتب فقہ میں بیان فرمائی ہیں بیان تک نہیں کیں بلکہ آگے حسب عادت احادیث طیبات تحریر کرکے ان میں اپنی رائے کو داخل کرکے مجتہد عصر بننے کی کوشش ناکام کی ہے۔

Marfat.com

حقیقت میں صحیح بات تو یہ ہے کہ قاسمی بیچارہ میدان تصنیف و تالیف سے ناآشنا ہے۔ اس بیچارے کو چند ٹوٹے پھوٹے اردو یا پنجابی کے اشعار یا چند رٹے رٹائے جملے۔ اکابر علمائے اہلسنت کہ جن کی تمام حیاتِ طیبہ خدمتِ دینِ متین میں گذری ان پر سوقیانہ حملے۔ میراثیانہ پھبتیوں سے معجونِ مرکب چند وعظ یاد ہیں۔ یہی اسکا کل سرمایہ علم و تعلّم ہے اسکا ثبوت اسکے ایک جلسے کے سیمپل کی صورت میں ملاحظہ کیجئے۔

قاسمی صاحب کے ایک جلسے کا سیمپل

یہ دیکھئے کتنا وسیع میدان ہے۔ بجلی کی ٹیوبیں قطار در قطار چراغاں کے لئے موجود ہیں۔ سبیلِ حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حرام قرار دینے والوں نے ٹھنڈے پانی کا بھی بند و بست کیا ہوا ہے اور وہ لوگ جو کہ محفلِ میلاد میں بجلی کے چند قمقموں کو دیکھ کر چیں بچیں ہو جایا کرتے ہیں انہوں نے سٹیج پر رنگ برنگے قمقمے دو میکروفون دیگر لاوڈ سپیکر کے کئی ہارن بھی لگا رکھے ہیں نہ معلوم آج ان کے حکیم الامت اور رشیدِ ملت کے تمام فتاوے کہاں طاقِ نسیاں ہو گئے ہیں۔ شاید نہرو شاستری کی ارتھی کے ایندھن میں بطور نذرانہ عقیدت نذرِ آتش نہ ہو گئے ہوں۔

آئیے پوچھیئے تو سہی کہ جناب اگر آپ کہیں محفلِ میلاد میں بجلی کی چند ٹیوبیں یا چند قمقمے دیکھ لیں تو آپ کی شرک و بدعت کی کڑھائی میں فوراً ابال آجاتا ہے اور پھر پنڈی و لائلپور سے لے کر کراچی تک کے کل اہلِ توحید کہلانے

والوں کا پارہ شرک وبدعت جلال میں آکر ملک میں مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت کہ جس کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ کل اولیاء اللہ اس جماعت میں اور اسی مسلک کے ہوئے اُن پر کفر و شرک کے فتووں کی بارش ہونے لگتی ہے آج وہ کونسا فتویٰ ہے جس کی رو سے یہ جلسہ اور اسکا کل اہتمام دیگر چراغاں کے لئے ایک دو نہیں بلکہ کئی بجلی کی ٹیوبیں قمقمے دو دو مائک لاوڈ سپیکر کے آٹھ آٹھ ہارن جائز اور اصراف و تبذیر سے مستثنیٰ ہیں آیئے یہ قریب ہی ایک ماڈرن قسم کے مولوی صاحب جو کہ انتظامیہ کے ممبر ہیں ان سے دریافت کریں کہ حضرت آج آپ کے تمام فتاوے کہاں گئے جن کی رو سے یہ سب کچھ ناجائز واسراف و تبذیر ہے۔ دریافت کیا تو کہنے لگے جناب یہ کوئی کھنیا کے جنم دن جیسی مشرکانہ محفلِ میلاد نہیں بلکہ یہ تو خالص اور خالص توحیدیوں کا جلسہ ہے۔ اس لئے یہاں جو بھی ہے ٹھیک ہے میں نے کہا جناب یہ کہاں کا اصول ہے کسی فعل کے فاعل دو اور فعل ایک ہی ہو تو وہی فعل ایک کے لئے جائز اور دوسرے کے لئے ناجائز ایک کے لئے عینِ توحید اور فاعل مواحد دوسرے کے لئے شرک اور فاعل مشرک ایک کے لئے سنت اور دوسرے کے لئے بدعت اور گناہ۔ صحیح تو یہ ہے کہ

تم جو بھی کرو ٹھیک ہے جائز و روا ہے
وہی گر سُنی کرے بدعت ہے ناجائز و گناہ ہے

کہنے لگے چھوڑو مولانا وہ دیکھو ہمارے مواحدِ اعظم ملاں ضیاء القاسمی صاحب سٹیج پر آ گئے ہیں ملاں جی کی آمد پر جن کے ہاں نعرے ناجائز تھے انہوں نے خوب

Marfat.com

نعرے بازی کی۔ اب آیئے ذرا سنیئے تو بیان کیا ہوتا ہے۔
سٹیج سیکرٹری صاحب ایک ٹیڈی وضع قطع کے نوجوان ہیں جو کہ ان مولوی صاحب کے اکثر ہم رکاب ہوتے ہیں وہ تشریف لے آئے ہیں۔ اعلان سنیئے حضرات حضرت قاسمی صاحب تشریف لے آئے ہیں میں ان سے گذارش کروں گا کہ آپ سیرت نبوی پر بیان شروع فرمائیں۔
قاسمی صاحب نے عربی کے چند جملوں کے بعد سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیان شروع کر دیا بیان کیا ہے لیجئے آپ بھی سنیئے اور سر دھنیئے کہنے لگے کہ جناب یہ دیکھئے کہ۔

آگئی حلوے کی تھالی ؏ مل جل کے ان سب نے کھالی
آؤ اب کریں قوالی ؏ صلوات اللہ علیک

(نہ معلوم کہ یہ سیرت النبی پر تبصرہ ہے یا کسی باورچی خانہ کی نقشہ کشی ہے)
ٹھٹھے ۔تالیاں ۔قہقہے۔ واہ واہ کمال کر دیا۔ کمال ہو گیا۔ وعظ کیا ہے بس سیرت کے تمام پہلوؤں پہ سیر حاصل تبصرہ ہے۔ نہ معلوم کہ بالآخر حلوے ہیں ناجائز چیز انہیں کیا نظر آتی ہے حالانکہ صحابہ سے ابن ماجہ شریف میں سرکار کا یہ ارشاد موجود ہے کہ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔ مجھے حلوا اور شہد سے محبت ہے۔
(ابن ماجہ شریف ص ۲۴۶)
چلو سیرت کے تمام پہلوؤں میں سے ایک پہلو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرغوب غذائیں لیکن پھر اگر یہ حدیث پاک یا اس کی شرح بیان کرتے پھر بھی بات بن جاتی لیکن بُرا ہو حسد و بغض کا کہ جس نے ان کی مرغوب غذا سے منہ مڑوا کر

Marfat.com

کوّے حلال کرائے۔ اس لئے کوّے خور مولویوں کی پارٹی میں مسلمانوں میں اتحاد اتفاق نہیں بلکہ انتشار کے پروگرام بنتے اور پروان چڑھتے ہیں۔ بھلا ان بھلے مانسوں سے پوچھو کہ اے کوّے خور مولویو بتلاؤ کہ تم جو کوّے پر لڑتے جھگڑتے ہو بھلا یہ تو بتلاؤ کہ حلوا کوّے سے بھی بُرا ہے یہ کہہ کر کہ

آگئی حلوے کی تھالی ❊ مِل جُل کر سب نے کھالی
آداب کریں قوالی ❊ صَلوٰۃُ اللّٰہ عَلَیک

اہلسنت کا تمسخر اڑانے والو تمہارا اپنا تو یہ حال ہے کہ

ہاتھ میں جب کوّا آیا ❊ لڑ جھگڑ کے تم نے کھایا
بعد میں نغمہ یہ گایا ❊ اِندرا جی سَلام عَلَیک
گاندھی جی سَلام عَلَیک ❊ نہرو جی سَلام عَلَیک
لعنت اللّٰہِ عَلَیک

قارئین یاد رکھیئے کہ

شرک ٹھہرے جسمیں تعظیم حبیب ❊ اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں ❊ ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے
جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا ❊ ذکر ان کا اپنی عادت کیجئے

(امامِ احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ)

قارئین کرام آپ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اجلاس کی کاروائی سماع فرمائی چونکہ خوراک سے عقل وجسم نشوونما پاتا ہے۔ اس لئے شارع علیہ السلام نے فرمایا کہ کوّا فاسق ہے لیکن جس کا ایسی بُری چیز ہے کہ اگر یہ

Marfat.com

پڑ جائے تو جاتا نہیں۔ قاسمی صاحب کو کچھ ایسا چسکا پڑا ہے کہ کوّے کھانے اور ٹیں ٹیں کرتے جاتے ہیں پھر کوّا بڑا ڈھیٹ جانور ہے۔ پاک ناپاک کچھ نہیں دیکھتا۔ ٹیں ٹیں کرتا ہے۔ لوگ لاکھ سمجھائیں۔ چاہے کچھ بھی کریں اسکو ٹیں ٹیں سے غرض ہے چنانچہ کوّے کی طرح قاسمی صاحب نے مسئلہ مذکورہ میں کسی اصول کو بھی پیش نظر نہیں رکھا بلکہ ہر اصول کو چھوڑ کر صرف اپنی ہی رٹ رٹے جا رہے ہیں کہ غیر اللہ کو سجدہ حرام ہے۔ نہ سجدہ کا معنیٰ نہ شرائط نہ اقسامِ سجدہ۔ غرضیکہ تمام ضروری اصولوں کو بالکل ہی طاقِ نسیاں بنا دیا۔ قاسمی جی آپ کی حسب التحریر اگر صرف یہی مراد لیا جائے کہ ہر مرتکب سجدہ مشرک ہے تو کیا فرماتے ہیں ان ملائکہ کے متعلق جنہوں نے بحکم الٰہی سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔

دیگر کیا ارشاد ہے جناب کا سیدنا یعقوب علیہ السلام اور ان کے کُل فرزندوں کے متعلق جنہوں نے یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ آپ کے عنوانِ بالا سے تو معاذ اللہ ملائکہ اور انبیاء بھی دامن نہ بچا سکے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

قاسمی جی آپ اپنے مکتبۂ فکر میں واعظ جیسے بھی ہیں ہیں لیکن جہانتک علمی باتوں کا تعلق ہے یہ آپ کے بس کا روگ نہیں یہ کوئی اُردو یا پنجابی کے اشعار نہیں کہ جن کو توڑ مروڑ کر آگے پیچھے کر کے الٹا سیدھا مطلب نکال لو گے بلکہ یہ تو قرآن و حدیث کا معاملہ ہے جن کی تفسیر و تشریح ساڑھے تیرہ سو سال سے لے کر آجتک علماء حقہ کرتے آئے۔ کر رہے ہیں اور تا قیامت

Marfat.com

انشاء اللہ کرتے ہی رہیں گے۔ قاسمی صاحب اگر آپکو ایسا ہی تصنیف و تالیف کا شوق چرایا تھا تو آپ اپنے ان تمام عقائدِ باطلہ سے جو کہ آپ کو انگریز کا پس خوردہ کھانے والوں سے گٹے میں ملے ہیں ان سے توبہ کرتے پھر کسی عاشقِ رسول عالم و عامل مرشدِ کامل کے سامنے زانوئے ادب طے کرتے تو آپ کو پتہ چلتا کہ قرآن میں صاحبِ قرآن کی کیا شان ہے اور احادیث سے صاحبِ احادیث علیہ السلام کی کیا منشا ہے۔ کیا آپ نے مولانا روم علیہ الرحمۃ کا یہ ارشاد نہیں پڑھا کہ

ہیچ چیزے خود بخود چیزے نہ شد
ہیچ آہن خود بخود تیغے نہ شد
مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلامے شمس تبریزے نہ شد
نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

اب آپ علمائے سلف خلف مفسرین و محدثین خیر القرون کے مکاتیب و تصانیف سے سجدہ اور اسکے اقسام و شرائط اور شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء مبارکہ کو ملاحظہ کیجئے۔

سجدہ صرف زمین پر پیشانی رکھنے کو کہتے ہیں

تعریف سجدہ:۔ زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں۔ بلحاظ لغت

Marfat.com

عاجزی و فرمانبرداری کے معنی میں آیا ہے۔

اقسام سجدہ:۔ سجدہ اوپر دو قسم کے ہے۔ سجدہ تعبدی و سجدہ تعظیمی۔

سجدہ تعبدی یہ ہے کہ کسی کو اپنا خالق مان کر اس کے لئے جھکے۔ سجدہ تعبدی خدا کے علاوہ کسی اور کو کرنا شرک ہے۔ بلکہ تمام ادیان میں کبھی بھی جائز نہ ہوا۔

سجدہ تعظیمی سابقہ امم میں جائز تھا جیسا کہ تفسیر خازن شریف میں اس کی صراحت موجود ہے۔

وَكَانَ سُجُوْدُ تَحِيَّةٍ وَتَعْظِيْمٍ لَا سُجُوْدَ عِبَادَةٍ كَسُجُوْدِ اِخْوَةِ يُوْسُف

یعنی سیدنا آدم علیٰ نبینا علیہ السلام کے لئے ملائکہ کا سجدہ سجدہ تعظیم تھا۔ سجدۂ عبادت نہ تھا۔ (تفسیر خازن جلد اول صفحہ ۸۷ مطبوعہ مصر)

تفسیر شریف میں فرماتے ہیں کہ سیدنا آدم علیہ السلام و سیدنا یوسف علیہ السلام کو جو سجدہ تھا وہ تعظیم تخلیق تھی نہ کہ عبادت چونکہ ملائکہ کو اللہ کریم نے حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں لہذا یہ امر الہٰی ہیں اگر غیر خدا کے لئے ہر قسم کا سجدہ مطلق کفر ہوتا تو خداوند کریم اسکا حکم نہ فرماتا اس لئے کہ کفر ہرگز مامور بہ نہیں ہوتا۔

لِاَنَّ سُجُوْدُ الْعِبَادَةِ لِغَيْرِ اللهِ كُفْرٌ وَالْاَمْرُ لَا يَرِدُ بِالْكُفْرِ

یعنی سجدہ عبادت غیر اللہ کے لئے کفر ہے اور کفر ہرگز مامور بہ نہیں ہوتا۔

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۴۲۶)

تو اب یہ سوال ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام کو کونسا سجدہ ہوا۔ فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

اِنَّ السَّجْدَةَ كَانَتْ لِاٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَعْظِيْمًا لَهٗ وَتَحِيَّةً لَهٗ كَالسَّلَامِ مِنْهُمْ عَلَيْهِ وَقَدْ كَانَتِ الْاُمَمُ السَّابِقَةِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ كَمَا يُحَيِّ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِالسَّلَامِ۔

یہ سجدہ جو کہ آدم علیہ السلام کو ہوا یہ تعظیمی تھا جیسا کہ ہماری شریعت میں دستور تعظیمی سلام ہے۔ (تفسیر کبیر)

کیوں جناب قاسمی صاحب امام رازی رحمۃ اللہ علیہ جیسا مفسر قرآن تو اس موضوع پر کچھ لکھے تو اقسامِ سجدہ بالتفصیل و باصراحت لکھے اور آج آپ لکھیں تو صرف یہ عنوان کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ غیر اللہ کو سجدہ نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ نہ تعریف سجدہ تحریر کی اور نہ اقسامِ سجدہ۔ بس فتویٰ بازی شروع کر دی۔

جہاں تک ارشادِ نبوی علیہ السلام کا تعلق ہے وہ گل کے گل گنجینۂ سدا بہار ہیں لیکن اگر کسی نے اپنا یہ وطیرہ ہی بنا لیا ہو کہ اپنے خاص عقائد کے ساتھ بظاہر جو احادیث ملتی نظر آئیں ان کو تسلیم اور اسکے ساتھ ہی اگر دوسری احادیث حدیثِ سابق کی شرح میں وارد ہوں اور دیگر علمائے خیر القرون نے بھی ایک حدیث کی دوسری حدیث سے مطابقت کی ہو تو صرف اپنے خاص مقصد و مخصوص عقائد کے لئے ان دونوں تطبیق شدہ حدیثوں میں سے ایک حدیث لے کر تفریق اور انتشار پیدا کرنا گویا مَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ کے مصداق ہے۔

اور گویا یہ منکرانِ حدیثِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سند دینا ہے۔

Marfat.com

چونکہ وہ بھی تمہاری طرح صرف ان حدیثوں کو جوانکو اُنکے مخصوص نظریات کو حامل نظر آتی ہیں تسلیم کرتے اور باقی کے منکر ہیں۔

بحث سجدہ لغیر اللہ

قارئین کرام پر یہ امر بخوبی اظہر من الشمس ہوگیا ہوگا اگر سجدہ کو مطلق کفر و شرک قرار دیدیا جائے تو کیا گل کھلیں گے۔ لہذا علماء نے بالتصریح یہ فیصلہ فرمادیا کہ سجدہ دو قسم پر ہے۔ سجدہ تعبدی اور یہ سجدہ ہر زمانہ میں غیر اللہ کے لئے مطلق شرک رہا۔ شرک ہے اور شرک رہے گا۔ لیکن ایک ہے سجدہ تعظیمی جو کہ سیدنا آدم علیہ السلام کو ہوا اور اسی طرح حضرت یوسف علی نبینا علیہ السلام کو ہوا۔ بلکہ امام رازی نے تو یہ فیصلہ فرمادیا تعظیم کہ جس طرح ہمارے ہاں السلام علیکم تعظیم و توقیر کے لئے رائج ہے بعینہٖ اسی طرح ان کے سجدہ کی صورت میں تھی۔ میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میرے صحابہ سجدہ تعظیمی غیر اللہ کو خواہ کوئی کسی نوع میں سے اور کتنا ہی الوالعزم کیوں نہ ہو بالکل ناجائز ہے مجھ سے قبل گو سجدہ تعظیمی جائز تھا۔ مگر اب وہ تعظیم السلام علیکم جیسی مبارک دعا کی صورت میں موجود ہے۔ لہذا ہماری شریعت میں ہر دو طرح کا سجدہ ناجائز ہے۔ حدیث مذکور کی شرح میں حکیم الامت[ف] مولانا مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی ایسے جاہل پیروں کو جو اپنے آپ کو سجدہ کراتے ہیں مخاطب فرماتے ہوئے مرقوم فرماتے ہیں کہ

ف: اب کہیئے رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ چونکہ حضرت قبلہ مفتی صاحب پچھلے سال وصال فرما چکے ہیں

Marfat.com

اس حدیث سے وہ جاہل پیر عبرت پکڑیں جو اپنے مریدین سے اپنے کو سجدہ کراتے ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ حرام ہوا تو کسی کو کیسے جائز ہو گا۔

(مرأت شرح مشکوۃ صفحہ ۱۰۳ جلد پنجم)

معلوم ہوا کہ اکابر علمائے اہلسنت وجماعت کسی زندہ یا وصال شدہ پیر یا پیر کی قبر کو سجدہ بالکل حرام قرار دیتے ہیں بلکہ اگر قاسمی صاحب نابینا نہیں اور ان کی آنکھیں صحیح وسالم ہیں تو مع اپنے چشمۂ مبارک کے سیدی وسندی یومی وغدی محدثِ اعظم پاکستان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے آستانۂ عالیہ یعنی جھنگ بازار آکر مع اپنی ذریت کے ملاحظہ کرلیں کہ گنبد شریف کے باہر ہی زیبِ سجادہ فاضل جلیل شیخ طریقت بدر شریعت جگر گوشۂ محدّثِ اعظم پاکستان حضرت قبلہ صاحبزادہ پیر ابو الفیض محمد فضل رسول صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے یہ تحریر شدہ کتبہ لگا ہوا ہے کہ قبر پر سجدہ یا قبر کا طواف ہمارے اکابر علمائے اہلسنت وجماعت کی تحقیق کے مطابق ناجائز ہے بلکہ جو شخص بھی فاتحہ کے لئے آئے وہ قبر سے چار پانچ ہاتھ کے فاصلے پر ہٹ کر کھڑا ہو (یہ مفہوم ہے) اور مستورات کے لئے شدید قسم کی پابندی ہے۔ خادم دربار خان صاحب جو کہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی حیات مبارک ظاہرہ سے خادم چلے آرہے ہیں اور پرانے دوستوں میں سے ہیں بڑی شد و مد سے ہر خلافِ شرع حرکت سے ہر صغیر و کبیر برناؤ پیر کو روکتے اور منع فرماتے ہیں۔

مگر دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

انھے نوں سیر کرایا سارا بازار پھرایا ٭ شام نوں جدا وہ گھر نوں آیا کہند اکگھ نہ ڈٹھا

الحمدللہ فقیر نے قرآن وحدیث سے سجدہ مع اسکے اقسام اور پھر اس کی وضاحت خازن شریف وتفسیر کبیر جیسی معتبر کتب تفاسیر سے واضح کر دی اور یہ بھی معلوم ہوا ہمارے علماء کی طرف سے کسی زندہ یا وصال فرمودہ پیر کے لئے سجدے کا کوئی فتویٰ جو کہ سجدہ کے جواز پر مبنی ہو آجتک نہیں دیا گیا ہمارے مسلک میں ہر دو طرح کا سجدہ قطعاً ناجائز ہے البتہ دست بوسی شرعاً جائز ہے۔ چنانچہ اسکے لئے احادیث طیبات میں کافی جواز موجود ہونے کے علاوہ مخالفین کے گھر کے حوالے بھی فقیر پیش کرتا ہے۔

حدیث شریف: عن صفوان ابنِ عَسَّالٍ قال قال یهودی لصاحبه اذهب بنا الی هذا النبیّ۔ فقال له صاحبه لا تقل نبیٌّ انه لو سمعك لکان له اربع اعینٍ فاتیا رسول الله صلی الله علیه وسلم نسئلهُ عن اٰیاتٍ بیّناتٍ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تشرکوا بالله شیئًا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللهُ الا بالحق ولا تمشوا ببریٍ الی ذی سُلطان لیقتله ولا تسحروا ولا تاکلوا الرّبٰا وتقذفوا محصنةً ولا تولوا للفرار یوم الزحف وعلیکم خاصة الیهود الا تعتدوا فی السبت قال فقبلا یدیه ورجلیه وقالا نشهد انّك نبیٌّ قال فما یمنعکم ان تتبعونی قال انّ داوٗد علیه السلام دعا ربّهٗ ان لا یزال من ذریته نبیٌّ وان نخافُ ان تبعناك ان یقتلنا الیهودُ۔ (رواہ الترمذی وابوداود والنسائی)

روایت ہے حضرت صفوان بن عسال سے فرماتے ہیں کہ ایک یہودی اپنے

Marfat.com

ساتھی سے بولا مجھے ان نبی علیہ السلام کے پاس لے چلو ساتھی بولا کہ انہیں نبی نہ کہو۔ (سبحان اللہ معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کے دل بھی صداقتِ مصطفیٰ کی گواہی دیتے تھے مگر بُرا ہو حسد و عداوت و ضد و تعصب کا کہ یہ سر تسلیم خم کرنے میں سدِ راہ بنے رہے) اگر وہ سُن لیں گے (معلوم ہوا کہ زمانہ نبوی کے یہودی تک اس بات کے قائل تھے کہ حضور دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں مگر آج قاسمی صاحب جیسے کئی فارغ دیوبند کلمہ شریف بھی پڑھتے جاتے ہیں اور سماعت نبوی کا انکار بھی کرتے جاتے ہیں) تو ان کی آنکھیں چار ہو جائیں گی پھر وہ دونوں حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کھلی نشانیوں کے بارے میں پوچھا، نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی شئے کو اللہ تعالے کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ نہ چوری کرو نہ زنا کرو۔ نہ ناحق کسی جان کو قتل کرو نہ کسی بے قصور کو حاکم کے پاس لے جاؤ تاکہ وہ اسے قتل کر دے اور نہ جادو کرو۔ نہ سود کھاؤ نہ پاکدامن پر زنا کا بہتان لگاؤ نہ جہاد کے دن بھاگنے کے لئے پیٹھ پھیرو۔ اے یہودیو تم پر خصوصاً یہ بھی لازم ہے کہ ہفتہ کے بارے میں حد سے نہ بڑھو۔ راوی فرماتے ہیں کہ تب ان دونوں نے تو حضور علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں چومے اور بولے ہم گواہ ہیں کہ آپ سچے نبی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر تمہیں میری پیروی سے کونسی چیز روکتی ہے وہ بولے کہ داؤد علیہ السلام نے رب سے دعا کی تھی کہ ان کی اولاد میں نبوت رہے۔ ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم آپ کی پیروی کریں تو ہم کو یہودی مار

Marfat.com

ڈالیں گے۔ ابوداود و نسائی۔

حدیث مذکورہ میں یہ لفظ کہ فَقَبَّلَا یَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ سے ثابت ہوا کہ بزرگوں کے دست کرم یا قدمانِ مبارکہ پر بوسہ دینا سجدہ میں شمار نہیں۔ ورنہ وہ آقا جو کہ فرمارہے ہیں کہ غیر خدا کو اگر سجدہ جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ خاوند کو سجدہ کرے لہذا اگر یہ دست بوسی و پابوسی بھی سجدہ میں شمار ہوتی تو حضور ان یہودیوں کو جو کہ ابھی اسلام بھی نہ لائے تھے اور کئی طرح کے کفر و شرک میں مبتلا تھے ان کو ضرور منع فرماتے مگر سرکار نے منع نہیں فرمایا۔ جس سے معلوم ہوا کہ دست بوسی و پابوسی منع نہیں بلکہ جائز ہے۔ لہذا قرآن کریم سنگِ اسود بزرگوں۔ یا والدین کے ہاتھ پاؤں چومنا باعثِ برکت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر حضور کے منبر شریف کو چوما کرتے تھے۔ معلوم یہ ہوا کہ بوسہ اور ہے سجدہ اور ہے۔ سجدہ مطلق حرام ہے اور بوسہ شرعاً جائز ہے۔ اور پھر بوسہ حضور علیہ السلام سے میت کے لئے بھی ثابت ہے۔

وھوھذا:۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ فَهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ۔ (رواہ الترمذی)

روایت ہے ام المومنین صدیقہ بنت صدیق عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کی کی میت کو چوما اور آپ رو رہے تھے۔ حتّٰی کہ آپ کے آنسو عثمان کے چہرے پر پڑنے لگے۔ ثابت ہوا کہ علاوہ مرد کے کہ فوت شدہ بیوی یا بیوی کے

Marfat.com

کہ فوت شدہ مرد کو نہیں چوم سکتے۔ میّت کو تعظیماً شفقتاً چومنا جائز ہے بلکہ ابن ابی شیبہ میں ہے کہ ابن عمر اپنا منہ آپ کی پیشانی پر رکھ کر رونے لگے۔ چومتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ آپ وہ ہیں جو زندگی میں بھی اچھے تھے اور بعد وفات بھی اچھے ہیں جسے نبی اللہ سے لگاؤ یا جس سے نبی اللہ کو لگاؤ ہو وہ دنیا اور آخرت میں اچھا کیوں نہ ہو۔

یاد رہے کہ یہ عثمان ابن مظعون بڑی شان والے ہیں صاحبِ ہجرتین و مہاجر صحابہ میں سے پہلے مہاجر صحابی ہیں جو مدینہ منورہ میں فوت ہو کر جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ید اللہ والے مبارک ہاتھوں سے ان کی قبر کے سرہانے پتھر گاڑھا دیگر آپ کو حضور علیہ السلام کے رضاعی بھائی ہونے کا بھی شرف حاصل ہے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَوْتَنَا فِيْ بَلَدِ حَبِيْبِكَ ط آمین ثم آمین۔

اسکے علاوہ دست بوسی پر ادب المفرد میں یہ حوالہ موجود ہے۔

عَنْ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ فَقَبَّلْنَا يَدَهٗ۔

فرماتے ہیں کہ ہم نے سرکارِ دو عالم علیہ السلام کے نورانی دستِ کرم کو بوسہ دیا۔ (ادب المفرد للبخاری ص ۱۴۴)

دیگر صفحہ مذکورہ پہ حدیث نمبر ۲ بایں الفاظ صراحت کناں ہے۔

عن عبد الرحمٰن بن رزین قَالَ مَرَرْنَا الذبذہ فَقِيْلَ لَهَا هٰهُنَا سلمة بن الاكوع فاتيتهٗ فسلمنا عليه فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ فَقَالَ

Marfat.com

بالیعتِ بہا لکن نبی اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرج کفالہٗ ضخمۃ کانہا کفا بعیر فقمنا الیہا فقبلنا لہا۔ (ادب المفرد للبخاری صفحہ ۱۴۴)

حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن ذرین سے روایت ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم ایک جماعت کے قریب سے گذرے تو ان سے کہا گیا کہ یہاں سلمہ بن اکوع ہیں تو ان کے قریب آیا اور انہیں السلام علیکم کہا۔ تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ نکالے اور کہا مکہ میں میں نے ان دونوں ہاتھوں سے سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے۔ تو اسکے لئے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی اس نے کھولی۔ گویا کہ وہ اونٹ کی ہتھیلی ہے تو ہم نے ان کے لئے قیام کیا اور ہم نے اسکو بوسہ دیا۔

حدیث مذکورہ بالا سے بزرگان دین حامیانِ دینِ متین و عاملانِ قرآنِ مبین کے ہاتھ پر بوسہ دینا صحیح ثابت ہوا۔

دیگر غواصِ بحرِ عرفانی۔ غوثِ صمدانی، قطبِ ربانی محبوبِ سبحانی شہبازِ لامکانی، قیومِ زمانی حضور قبلہ پیرانِ پیرِ دستگیر روشن ضمیر الشیخ سید عبدالقادر جیلانی گیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے دستِ کرم سے تحریر فرما گئے ہیں کہ

وان تعانقا وقبل احدھما رأس الاحد وبین لا وجہ البلاد والتدین جاذوا ما یقبل الغم فمکروہ۔ (فصل) یستحب القیامُ لامام العادل والدین واھل الدین والورع واکرم النّاس واصل ذٰلک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسل الی سعدٍ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

فی شان اھل قریظۃ فجاءَ الی حمارٍ اقبل فقال رسول اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ۔

(فصل) اور مستحب ہے کھڑے ہونا واسطے امام عادل ووالدین ودیگر دیندار صالحین لوگوں کے اور جو لوگوں میں سے بڑا ہو اسکے واسطے اور اصل اس کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو حضرت سعد کی طرف بھیجا۔ اہلِ قریظہ کے کام میں تو حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سفید گدھے پر سوار ہو کر تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ آگے فرماتے ہیں۔

وَقَدْ وَرَدَتْ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا انھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخَلَ علیٰ فاطمۃَ عنھا قالت الیہ فاخذ ت بیدہٖ وَقَبَّلَتْہٗ واَجلسۃٗ فِی مَجْلِسِھَا وَاِذَا دَخَلَتْ علی النبیّ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ ایھا واخذ بیدھا وقَبَّلَھَا وَاَجْلَسَھَا فی مجلِسِہٖ وَقَدْ رُوِیَ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قال اذا جاءَکم کریم اقَوْمٍ فَاَکْرِموْہ۔ (بحوالہ ادب المفرد للبخاری ص۱۹۴) (غنیۃ الطالبین ص۳۲)

اور تحقیق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بنتِ صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت سیدہ طیبہ عابدہ زاہدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے ہاں تشریف لاتے تو سیدہ فاطمہ آپ کی طرف قیام فرماتی تھیں اور آپ کے دستِ کرم

Marfat.com

کو پکڑتیں اور اسکو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں اور جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالٰے عنہا حضور علیہ السلام کے پاس تشریف لاتیں تو آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیئے قیام فرماتے اور ان کے ہاتھ کو پکڑ کر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے اور نبی کریم علیہ السلام کی طرف سے روایت کیا گیا ہے کہ جب قوم کا بزرگ آئے تو اسکا ادب کرو۔

(ماخوذ از مقیاس حضرت علّامہ محمد عمر صاحب اچھروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

مسئلہ: فَتَقْبِیْلُ یَدِ غَیْرِہٖ مَاحُکْمُہٗ۔ کیا حکم ہے اپنے غیر کے ہاتھ کو بوسہ دینے کا۔

الجواب: یستحب تقبیل ایدی الصالحین وفضلاء العلماءِ مستحب ہے صالحین وفضلاء و علماء کے ہاتھ کو بوسہ دینا۔

(فتوٰی امام نووی صفحہ ۳۶)

بلکہ ادب المفرد میں امام ہمام مرکز الخواص والعوام نے ایک بڑی پیاری روایت نقل فرمائی ہے۔

عَنْ صُھَیْبٍ قَالَ رَاَیْتُ عَلِیًّا یُقَبِّلُ یَدَ الْعَبَّاسِ وَرِجْلَیْہِ۔

(ادب المفرد للبخاری ص۱۹۴)

حضرت صہیب رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے شیرِ خدا اسد اللہ حضرت جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالٰے عنہ کو دیکھا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ کے دستِ مبارک اور پیر مبارک کو بوسہ دیتے ہوئے۔

Marfat.com

قال ثابتؒ لانسٍ امسست النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بیدک
قال نعم فقبلھا۔ (ادب المفرد للبخاری ص ۱۹۴)

حضرت ثابت رضی اللّٰہ تعالٰے عنہ نے حضرت انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے عرض کیا کہ آپ نے رسولِ پاک علیہ السلام کے دست کرم کو چھوا ہے۔ حضرت انس رضی اللّٰہ تعالٰے عنہ نے فرمایا کہ ہاں تو حضرت ثابت رضی اللّٰہ تعالٰے عنہ نے انس رضی اللّٰہ تعالٰے عنہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ سبحان اللّٰہ دیکھو کتنا پیارا عقیدہ ہے چلو جب کہ تم نے ان کے ہاتھوں کو چھوا ہے تو ہم تمہارے ہاتھ کو بوسہ دیتے ہیں۔ کیا نورانی ماحول تھا۔ کتنے پاکیزہ تخیلات تھے۔ (شاید اس لئے کہ اس وقت قاسمی اور غلام خاں جیسے ملّاں نہیں تھے)

اسکے علاوہ بھی علمائے امت اور فقہائے ملّت نے بہت کچھ تحریر فرمایا ہے لیکن کتاب کی ضخامت کے پیشِ نظر فقیر اسی پر اکتفا کرتا ہے امید ہے کہ قاسمی جی کے ذہن میں سجدہ واقسام سجدہ اچھی طرح نقش ہو چکا ہوگا۔

اور پھر سجدے میں سات شرطیں ہیں۔ دونوں ہاتھ۔ دونوں پیر۔ دونوں گھٹنے۔ پیشانی بمع ناک بمع ارادہ کے کسی کے سامنے رکھ دینا یہ ہے سجدہ اسلئے علماء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز کے پورے ارکان صحیح ادا نہ کرے تو ارشاد نبوی کے مطابق کہ جسطرح حضور نے ایسے جلد باز نمازی کو نماز لوٹانے کا ارشاد فرمایا اسی طرح نماز لوٹائی جائے گی۔ کیوں اس لئے کہ

Marfat.com

اس نے ارکان نماز کو ان کی پوری شرائط کے ساتھ پورا نہیں کیا پھر ارکان سجدہ پوری طرح ادا نہ ہونے پر آپ سجدے کا حکم کیسے لگا سکتے ہیں۔ عام علمائے امت بمع صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین بلکہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سیدہ فاطمہ اور سیدہ فاطمہ کی طرف سے شارع علیہ السلام کے لئے قیام و دستِ کرم پر بوسہ کا ثبوت مفسرین و محدثین علماء فقہا نے ثابت فرما کر جائز قرار دیا۔ تو آپ کسی مقبولِ بارگاہ الٰہی کے دستِ کرم یا ان کے قدم مبارک پر بوسہ دینے پر سجدہ کا حکم کیسے لگا دیں گے جب کہ یہ بوسہ و بلفظ دیگر یہ تعظیم و تکریم کہ خود شارع علیہ السلام صحابہ کرام تابعین تبع تابعین و اولیائے کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ثابت ہے کسی مقبول بارگاہ لم یزل کی تعظیم و تکریم کی خاطر دستِ کرم یا قدم مبارک پر بوسہ دینے پر شرک و بدعت کے گولے برسانے والے قاسمی جی صاحب بہادر۔

یوں نہ نکلیں آپ برچھی تان کر
اپناؤ بیگانہ ذرا پہچان کر

ملاں جی ذرا اپنے گھر کی تو خبر لیجئے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے یہ دیکھئے کتاب کراماتِ امدادیہ مطبوعہ کتب خانہ ہادی دیوبند۔

اس میں لکھتے ہیں کہ نفاع بدوی کا قصہ بیان فرمایا کہ اسکو مجھ سے عقیدت و محبت تھی جب مدینہ منورہ کو قافلہ جاتا تھا اول وہ میرے احباب کو لیتا تھا بعد میں وہ دوسرے مسافروں کا متلاشی ہوتا تھا اور صاحبِ در

ونیک تھا۔ ایک مرتبہ مجھ کو مدینہ طیبہ لئے جاتا تھا اس نے حُدی شروع کی جس سے مجھ کو حقیقت حُدی کی معلوم ہوئی اور مجھ کو خوب مست کر دیا اور خود بھی مست ہو گیا اتفاق سے باہم بدویوں میں ایک لڑائی ہوئی اسکے پاؤں میں گولی لگ کر اندر رہ گئی باوجود دوا و علاج کے اچھا نہ ہوا میرے پاس دعا کو کہلا بھیجا تھوڑے دن بعد وہ آیا اور میرا بہت عزو اکرام کرنے لگا کبھی دست بوسی کرتا تھا کبھی پابوسی میں نے اس شخص سے اس کی بیماری کا حال پوچھا جواب دیا کہ مجھ کو حالتِ یاس ہوئی آپ کی طرف ملتجی ہوا کہ آپ نے میرا پیر پکڑ کر دبایا اور گولی کو باہر پھینک دیا۔ صبح کو گولی خود بخود نکل گئی۔

(کراماتِ امدادیہ مطبوعہ ہادی کتبخانہ دیوبند یو پی ص ۳۱، ۳۲)

کیوں جی قاسمی صاحب کیا فتویٰ ہے جناب راولپنڈی والے ملاں جی کا اور کیا تصدیق ہے اس پر آپ جیسے بے نظیر مصنف و مقرر کی ادب وانصاف کا تقاضا کیا فرماتا ہے اگر دست بوسی و پابوسی بھی سجدہ میں شمار ہے تو پھر معاذ اللہ تم معاذ اللہ تم سب کے شیخ طریقت بدر شریعت الحاج قبلہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ورضی اللہ تعالےٰ عنہ پر آپ کا کیا فتویٰ ہے جنہوں نے بڑی خاموشی سے ہاتھ پیر چُموائے اور بدوی نے چومے۔ جواہر القرآن کے فتوے سے تو نکاح باطل بدوی مشرک اگر آپ میں ایمان و دیانت موجود ہے تو فقیر آپ کی طرف سے مذکورہ بالا حوالہ کے جواب میں آپ کے فتویٰ کا انتظار کرے گا آئیے ایک حوالہ اور ملاحظہ کیجئے۔

Marfat.com

مرویات حکیم مقبول احمد صاحب مقیم تھانہ بھون

عرصہ تخمیناً پچیس ۲۵ سال کا ہوا ہوگا کہ جناب بھائی حافظ مقصود احمد صاحب خلف الصدق جناب حاجی احمد حسین صاحب مرحوم تھانوی نبیرۂ قبلہ حاجی صاحب واسطے حصولِ زیارتِ حرم شریف اور قدم بوسی حضرت قبلہ ممدوح کے تشریف لے گئے تھے۔ جسوقت مکہ پہنچے شوق زیارت جناب قبلہ دام فیضہ کی وجہ سے قافلہ سے علیحدہ ہوکر اس ارادے سے چلے کہ سب سے پہلے حصولِ قدمبوسی کریں۔ چونکہ مکہ معظمہ دام شرفہا بہت بڑا شہر ہے اور زبان عربی وہاں پر بولی جاتی ہے۔ تقدیر سے محمد مقصود صاحب اثنائے راہ میں راہ دولتخانہ اعلیحضرت بھول گئے۔ اور جن جن صاحبوں سے راستہ دریافت فرمایا انہوں نے ہندی نہ سمجھی اور یہ عربی نہ سمجھ سکے بہت حیران و پریشان ہوکر مجبوراً اِک محلے میں کسی پرانی مسجد میں جا بیٹھے وہاں ایک روز بے آب ودانہ آبدیدہ رہے دوسرے روز یا تیسرے روز مسماۃ رحیمن سقن نے جس نے پہلے بھی دو تین حج کئے تھے اور حضرت قبلہ سے بیعت تھی اور اب کی دفعہ محض زیارتِ حضرت قبلہ کے واسطے مکہ معظمہ گئی تھی۔ عرض کیا صاحبزادہ مقصود صاحب واسطے حصولِ قدمبوسی حاضر ہوا تھا یومِ حاضری سے اسوقت تک اس کو نہیں دیکھا اس کی طبیعت تو اچھی ہے حضرت قبلہ نے فرمایا محمد مقصود کب آیا ہے عرض کیا یا حضرت ہمراہ قافلے کے آیا ہے۔ اشتیاق میں سب سے علیحدہ ہوگیا تھا کہ سب سے پہلے اپنے دادا صاحب قبلہ کی زیارت کروں گا۔ کیا

Marfat.com

اب تک حضور لامع النور کی زیارت سے مشرف نہیں ہوا حضرت نے سن کر صاحبانِ قافلہ سے اس امر کو دریافت فرما کر اسی وقت وضو فرمایا اور دو رکعت ادا فرما کر سر بسجود ہو کر نہایت زاری فرمائی جسوقت سر مبارک اٹھایا تو کسی خادم سے ارشاد فرمایا کہ فلاں محلہ کی فلاں مسجد میں جانب قطب کے اندر مسجد کے ایک لڑکا ایسی شکل کا چادر کھیس اوڑھے رو رہا ہے اس کے قریب پہنچ کر سلام کر کے کہدے تمہارے دادا نے تمہیں بلایا ہے۔ فوراً خادم وہاں پہنچا اور حضرت کا پیغام پہنچایا فوراً ہی محمد مقصود سجدے میں گرے اور سجدہ شکر ادا کر کے اٹھ کر ہمراہ اسی مقام کے ہو لئے۔

(کرامات امدادیہ صفحہ ۱۶ ناشر بادی کتب خانہ دیوبند یوپی)

کیوں جی قاسمی صاحب آپ تو تقریروں میں فرمایا کرتے ہیں کہ ان بریلویوں کے کئی قبیلے اور کئی مدینے ہیں۔ گولڑہ شریف ان کا مدینہ کوٹ مٹھن ان کا مدینہ چورہ شریف۔ علی پور سیداں شریف یہ سب ان کے مدینے ہیں۔ جناب ہم تو مظہر جمالِ نبوی سمجھ کر اولیاء۔ اور مظہر کمال روضۂ رسول سمجھ کر ان کے مزارات پر حاضر ہوتے ہیں لیکن یہ دیکھئے کہ آپ کے دیوبندی مکہ شریف جا رہے ہیں اور نیت صرف پیر صاحب کی ہے نہ کہ مکہ مکرمہ کی بلکہ یہ سفر صرف اور صرف پیر کی قدمبوسی کے لئے ہو رہا ہے۔ زیارتِ مدینہ و گنبدِ خضریٰ کی حاضری بعد میں ہوتی رہے گی پہلے پیر کی زیارت کر کے شرفِ قدمبوسی تو حاصل کریں قاسمی صاحب اب کہو کہ مدینہ سے پیر کا آستانہ ہم نے مقدم جانا یا دیوبندیوں نے پھر اگر یہ ناجائز اور شرک و بدعت فعل تھا تو حاجی صاحب

Marfat.com

علیہ الرحمتہ نے ایک بدعتی ومشرک کی تلاش کے لئے دو رکعت نفل کیوں ادا کئے اور پھر ایک خادم کو بدعتی اور مشرک کی تلاش کے لئے کیوں بھیجا کہ جاؤ اسکو بلا لاؤ کیا اس لئے نہیں کہ اُس نے قدمبوسی کی نیت کی ہوئی ہے لہذا آجائے اور میری قدمبوسی کرے۔ قاسمی صاحب لگائیے فتویٰ حاجی صاحب پر اب صرف دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا اپنے فتویٰ کے الفاظ جہنم رسید کیجئے یا پھر ان قدمبوسی کرنے کرانے والوں پر بھی فتویٰ کفر و شرک لگا دیجئے کیا فرماتے ہیں قاسمی جی صاحب بہادر۔

یوں نہ نکلیں آپ برچھی تان کر

اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

اور ہاں ٹھہریئے نئی نویلی دلہنوں کی طرح منہ چھپا کر کدھر چلے ذرا دل سنبھالو کہ میری واری آئی کے مصداق) یہ دیکھو آپ کا مرثیہ جو کہ آپکے شیخ الہند نے مولوی رشید احمد گنگوہی کے فوت ہو جانے پر پڑھا۔ ہم پر یہ طعنہ زنی کرنے والو کہ انہوں نے جگہ جگہ کعبہ و مدینہ بنایا ہوا ہے ہم نے اس کی وضاحت کر دی کہ ہم اولیاء کو مظہر جمالِ مصطفےٰ علیہ السلام اور ان کے آستانوں کو مظہر جمالِ گنبد خضریٰ سمجھ کر حاضری دیتے ہیں اور محبوبانِ بارگاہ الٰہیہ کے آستانوں پر طواف یا سجدہ کو ہمارے تمام علماء نے شرک کہا ہے لیکن ہمکو جگہ جگہ کعبہ و مدینہ کے طعنے دینے والو تم اپنی چھاتی میں بھی منہ ڈال کر دیکھو تمہارے شیخ الاسلام شیخ الہند وغیرہ کیا گوہر افشانی فرما رہے ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ

Marfat.com

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ

جو رکھتے تھے اپنے سینے میں ذوق وشوق عرفانی

(شجرہ صد ۹ مطبوعہ کتبخانہ اعزازیہ دیوبند مصنفہ محمود الحسن)

ہم مہجور مدینہ سے دور اہل اللہ کے آستانوں پر حاضر ہوکر ان کو یعنی اولیاء اللہ کو مظہر جمال مصطفیٰ علیہ السلام تصوّر کر کے دعا کے خواہاں ہوتے ہیں کہ حضرت دعا فرمایئے کہ

ہو سامنے روضے کی جالی وہ دن وہ مہینہ آجائے

یا قلب مدینے جا پہنچے یا دل میں مدینہ آجائے

لیکن آپ کے مولوی آپ کے مقتدی جیسا کہ پیچھے ثابت کیا گیا ہے کہ وہاں جا کر طوافِ کعبہ سے بھی قبل تلاشِ مرشد برائے قدمبوسی کے لئے سرگرداں رہتے ہیں اور گنگوہی صاحب جنہوں نے فتاویٰ رشیدیہ میں توحیدِ شیطانی کے جوش میں میلاد کو شرک وبدعت کی محفل قرار دیا ہے ان کے مریدوں نے تو کمال ہی کر دیا کہ جن کو بیت اللہ شریف میں حاضر ہو کر بھی حظِ ایمانی حاصل نہیں ہوتا جو کہ وہاں جا کر بھی حجرِ اسود کے نہیں بلکہ رشید احمد کی چوکھٹ کے متلاشی ہوتے ہیں جن کی نگاہیں جمالِ بیت اللہ سے سیر نہیں ہوتیں بلکہ گنگوہ کی بوسیدہ کوٹھڑیوں کی تلاش میں رہتی ہیں جن کو صفا ؤ مروہ کی دوڑ و سنتِ ہاجرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے گنگوہ کی دوڑ میں زیادہ لطف وعرفان نظر آتا ہے وہ کعبۃ اللہ کی گلیوں میں بھی گنگوہ کا رستہ تلاش کرتے پھرتے ہیں۔

Marfat.com

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ !
جو رکھتے تھے اپنے سینے میں ذوق وشوق عرفانی

کعبۃ اللہ میں گنگوہ کا راستہ تلاش کرنے والو بتاؤ کیا یہی توحید باری اور عظمتِ کعبہ کی دلیل ہے کہ کعبۃ اللہ میں داخل ہوکر دل میں نقشہ گنگوہ لیئے پھرتے ہو۔ ہاں ہاں بتلاؤ سینیوں پر کئی کعبے بنانے کا الزام دینے والو تم وہ ہو جن کی کعبۃ اللہ جاکر بھی تسلّی نہیں ہوتی اور اس انکارِ عظمتِ کعبہ کو تم ذوق وشوقِ عرفانی کی آڑ میں چھپائے پھرتے ہو۔

دِل میں بتوں کا خیال ہے لب پہ خدا بھی ہے
کم بخت بُت پرست بھی ہے پارسا بھی ہے۔

اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ کُل دیو بندی قاسمی گنگوہی انبیٹھوی گنگوہ کو کعبے کا کعبہ سمجھتے ہیں۔ اعلیحضرت عظیم البرکت اس صدی کے مجدد برحق الشاہ احمد رضا فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اِس عاشقانہ شِعر کو جو کہ مدینہ منورہ پہنچ کر آپ نے تحریر فرمایا جس میں کہ عشقِ رسول کی نمایاں جھلک نظر آرہی ہے آپ فرماتے ہیں کہ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

اس شعر سے عظمتِ کعبہ کی توہین کا استنباط کرنے والو شرم شرم شرم جس نے کعبہ کو کعبہ بنایا جس نے کعبے کی راہ کعبے والے کا پتہ بنایا اگر کوئی عاشقِ رسول اس کے نورانی وعرفانی دیارِ مبارک کو کہ جس کی زیارت پر وجوبِ شفاعت

Marfat.com

کی سند ملے کہ حضور علیہ السلام خود فرمائیں کہ

مَنْ زَارَ تُرْبَتِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ

اگر اس پیارے کے دیار کو کعبے کا کعبہ ہونے کا شرف حاصل نہیں تو گنگوہ کس گنتی میں ہے کہ جس کی یاد میں دیوبندی گنگوہی قاسمی ملاں کو بیت اللہ شریف کی نورانی فضاؤں میں اور جنت کی ہواؤں میں بھی گنگوہ کی یاد ستا رہی ہے اور وہ گنگوہ گنگوہ کے نعرے لگاتا پھر رہا ہے۔ تعظیم کو سجدہ قرار دیکر سنیوں پر تبرا بازی سے باز آؤ ورنہ اپنے شیخ الاسلاموں پیروں مرشدوں پر بھی کفر و شرک اور بدعت کے فتووں کی بمبارمنٹ کرو تمہارے عقیدت مند کعبۃ اللہ جائیں مگر نیت قدمبوسی شیخ لے کر جائیں اور اگر یہ راہ بھول جائیں تو خود پیر برائے قدمبوسی ان کی تلاش کرائیں اور جن کو کعبۃ اللہ میں گنگوہ کی یاد میں تڑپائیں۔

کیا فتویٰ ہے قاسمی صاحب آپ کا بیچ ان پیروں اور مریدوں کے بندہ آپ کی طرف سے ان حوالوں کے جواب کا منتظر رہے گا۔

نہ قلم ہی اٹھے گا نہ اقرار ہو گا
کہ قاسمی جی میرے آزمائے ہوئے ہیں

معلوم ہوا کہ ملاں جی کی طرف سے حضرت سیدنا قیس بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ والی حدیث سے مراد سجدہ ہے کہ جس کی اقسام بمع شرائط کے فقیر نے پہلے بالوضاحت تحریر کر دی ہیں۔ جہانتک قدمبوسی یا پابوسی کا سوال ہے وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ورنہ جس طرح حدیث مذکورہ جو کہ اربعین کی

Marfat.com

ترتیب سے بشمار حدیث نمبر ۱۱ ہے ہیں حضور علیہ السلام نے باالتصریح حضرت
قیس بن سعد کو سجدہ کرنے سے روکا اسی طرح آپ ان یہودیوں کو کہ جن کا
ذکر حضرت صفوان بن عسال نے اپنی روایت میں کیا ہے جو آپ پیچھے ملاحظہ
فرما آئے ہیں دست بوسی و پابوسی کرنے سے روک دیتے اور پھر خود حضرت
عثمان بن مظعون کی میت کو بعد از وصال نہ چومتے اور ابنِ عمر یہ فخریہ بیان نہ
فرماتے کہ ہم نے سرکار دو عالم کے دست کرم کو بوسہ دیا ہے اور جس فعل کو حضرت
سیدنا پیران پیر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی نورانی تصنیف
غنیۃ الطالبین میں، امام نووی نے اپنے فتاوئ نووی میں، امام بخاری نے
ادب المفرد میں سنت ثابت فرمایا اور خود نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بوسہ
دست خاتونِ جنت اور خاتونِ جنت سے بوسہ دستِ رحمتِ عالم ثابت
ہو تو اب اگر دست بوسی و پابوسی کو بھی سجدہ میں شمار کیا جائے تو مفتئے
غلام محمد آباد و مفتئے راولپنڈی کا فتوئ کیا گل کھلائے گا کس کس کو مشرک
بنائے گا۔ (العیاذ باللہ تعالےٰ)

جسکو خالقِ کائنات نے اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن کہہ کر خود معلّم اور
اسکے متعلّم ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہو اور جس نے ساتوں آسمانوں کو چیر کر
حریمِ ناز کے پردے اٹھائے ہوں جس نے شبِ معراج نماز جیسی اہم
عبادت کہ سجدہ جسکا ایک اہم رکن ہو بلا واسطہ غیرے خداوند کریم سے حاصل
کیا ہو کیا اسکو یہ علم نہیں اور آپ کو ہے کہ سجدہ اور تعظیم میں کیا فرق ہے ؟
قاسمی صاحب اور تو میں کچھ نہیں کہتا فقط اتنا ضرور عرض کرتا ہوں کہ

Marfat.com

برین عقل و دانش ببایدگریست

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب ۔ اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

(اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاضل بریلی)

قاسمی جی کی طرف سے حدیث شریف نمبر ۱۲ اور اس سے صداقت اہلسنت کا اثبات

(حدیث شریف نمبر ۱۲) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَتَی الشَّامَ فَرَاَی النَّصَارٰی تَسْجُدُ لِبَطَارِقَتِہَا وَاَسَاقِفَتِہَا قَالَ فَقُلْتُ لِاَیِّ شَیْءٍ تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا ہٰذَا تَحِیَّۃٌ لِلْاَنْبِیَاءِ قَبْلَنَا نَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَصْنَعَ بِنَبِیِّنَا صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ اِنَّہُمْ کَذَبُوْا عَلٰی اَنْبِیَائِہِمْ کَمَا حَرَّفُوْا کِتَابَہُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَبْدَلَنَا خَیْرًا مِّنْ ذٰلِکَ السَّلَامَ تَحِیَّۃَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ (رواہ احمد)

(ترجمہ قاسمیہ) معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے وہ شام تشریف لے گئے تو انہوں نے ملاحظہ فرمایا کہ نصاریٰ اپنے بزرگوں کو سجدہ کرتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ یہ سجدہ کیوں کرتے ہو انہوں نے کہا ہم سے پیشتر نبیوں کے سلام کرنے کا طریقہ یہی تھا۔ میں نے کہا تو پھر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسطرح سلام کرنے کے زیادہ حقدار سمجھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان

Marfat.com

لوگوں نے اپنے نبیوں کے سر پر جھوٹ اسی طرح لگا دیا ہے جس طرح اپنی کتابوں میں تحریف کی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہمکو اس سے بڑھ کر بہتر طریقہ عطا فرمایا ہے اور وہی طریقہ اہل جنت کے باہم سلام کا بھی ہے اور وہ ہے السلام علیکم۔

حدیث مذکورہ میں جس طرح سجدہ کرنا نصاریٰ کا طریقہ فرمایا ہے اسی طرح تورات وانجیل میں سے نعتِ مصطفےٰ پڑھ کر نہ سنانا بلکہ چھپانا اسکو یہودیوں کا طریقہ فرمایا ہے بلکہ یہانتک کہ ان کو غیب کی خبریں دینے والا کہنے سے روکتے ہیں جیساکہ آپ نے ماقبل حضرت صفوان بن عسال والی روایت میں لَا تَقُلْ نَبِیٌّ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ اَرْبَعَ اَعْيُنٍ کے لفظوں سے کہ ان کو نبی (کہ جو نبا سے مشتق ہے اور نبیؐ صفت مشبہ کا صیغہ ہے کہ اسکا معنٰی ہے خبردار خبر رکھنے والا) نہ کہو اگر وہ سن لیں گے تو ان کی آنکھیں چار ہو جائیں گی۔ معلوم ہوا کہ نصاریٰ اپنے بڑوں کو سجدہ کرتے اور یہودی نبی کریم کو نبی تسلیم کرنا تو درکنار نبی کہنا بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔ آج بھی جاہل پیر نماز روزے سے باغی دشمن خدا و رسول جو کہ پیر نہیں بلکہ درحقیقت پیڑ اور لباس خضر میں رہزن ہیں عوام کو گمراہ کرتے پھر رہے ہیں۔ اس لئے کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

لباسِ خضر میں ہزاروں رہزن بھی پھرتے ہیں۔

جن کے نام اور کام خلافِ شرع۔ جن کا نعرہ خلاف شرع (نہ نیتیاں نہ قضا کیتیاں۔ اُتر یاسی بھنگ ڈوڈہ بنالیا نماز روزہ) جیسی بھنگی چرسی بیہودہ خرافات بکتے پھرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ اُسی فتویٰ کے مستحق ہیں

Marfat.com

جوکہ ان پر مست بادۂ قیوم حضرت علاّمہ روم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے کہ۔

کارِ شیطاں مے کند نامش ولی
گر ولی ایں است لعنت بر ولی

ہمارے نزدیک ولی وہ ہے جوکہ مسجد کا نمازی۔ میدان کا غازی عدالت کا قاضی اور مکے کا حاجی ہو۔ میری مراد اس سے یہ ہے کہ جوکہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ جیسے اسلام کے ارکانِ کُبریٰ کا قائل و عامل ہو نہ کہ ان ارکانِ کُبریٰ کا منکر و جاہل ہو۔ جس کی زیارت فیض بشارت سے قلب میں یادِ خدا موجزن ہو جائے جس کی توجہ سے آدمی غافل سے شاغل۔ جاہل سے عاقل۔ نادیدہ سے دیدہ ور ہو جائے جس سے آج کے مادی دور کا یہ غافل انسان خدا پرست اور مقامِ رسول کا متوالا اور شیدا ہو جائے۔

وہ جاہل پیر جو نماز روزہ سے منع کرتے اور خود سجدہ کراتے ہیں وہ درحقیقت نصاریٰ سے بھی بدتر ہیں۔ چونکہ انہوں نے نہ تو کلمہ پڑھا نہ امتیِ مصطفےٰ ہونے کا دعویٰ کیا اور جس طرح یہ جاہل پیر نصاریٰ سے بدتر ہیں اسی طرح وہ جاہل ملاں مولوی کہ جنہوں نے عظمت مصطفےٰ سے عناد رکھتے ہوئے شانِ مصطفےٰ کو چھپایا۔ جنہوں نے قرآن پاک میں سے صرف قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کو ہی موضوع بنایا اور پھر اپنے جیسا بشر اور بڑا بھائی مجبور محض قرار دیا اور قرآن کریم کی یہ نورانی و ایمانی آیت پاک کہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ان کو نظر نہ آئی۔ اس طرح رب کریم کے اس مقدس ارشاد وَرَفَعْنَا

Marfat.com

لک ذکر کے سے آنکھیں چرا کر محفل ذکر مصطفٰے پر کنھیا کے جنم دن جیسا ہونے کا فتوٰی لگایا۔ قرآن پاک نے ان کو والد قرار دیا لیکن ان قاسمی دیوبندی ملاؤں نے انہیں بھائی بنا کر ان کی ازواجِ مطہرات کو بھاوجیں قرار دے کر انکارِ قرآن کیا اور پھر انہوں نے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ جیسی بیّن آیت قرآنیہ سے منہ موڑ کر تحذیر الناس میں یہ لکھ کر کہ بالفرض اگر بعد از زمانہ نبوی بھی کوئی اور نبی تسلیم کر لیا جائے تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ مرزائیوں کو اجرائے نبوت کا موقع فراہم کیا یہ کب مسلمان اور مسلمانوں کے بہی خواہ ہیں۔ جسطرح بزرگوں کو سجدہ کرنے اور کرانے والے جاہل اسی طرح مصطفٰے علیہ السلام کو صرف بشر کہہ کر عظمتِ مصطفٰے کو چھپانے اور بڑا بھائی لکھنے لکھانے والے بھی یہودی الحمد للہ ہم اہلسنت وجماعت نہ تو نصاریٰ کی طرح کسی غیر اللہ کے سجدہ وسجود کے قائل اور نہ ان یہودی صفت ملاؤں کی طرح عظمتِ انبیاء کے منکر بلکہ سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطابق دست بوسی علمائے عاملین ومشائخین کاملین کے عامل اور صبح ومساء بصورت درس وتدریس وعظ وتقریر تصنیف وتالیف عظمت انبیاء خصوصاً عظمت مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء کے قائل وعامل ہیں۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَ

اَصْحَابِهِ الْاَكْبَارِ

اٰمین ثُمَّ اٰمین

Marfat.com

قاسمی جی کے قلم سے یہ ثبوت کہ تعظیم اور سجدہ دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں

قاسمی جی کی طرف سے پیش کردہ حدیث ۱۳ کا صحیح مفہوم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِیْ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَی الزَّوْجَةِ قَالَ لَوْکَانَ یَنْبَغِیْ لِبَشَرٍ اَنْ یَّسْجُدَ لِبَشَرٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا اِذَا دَخَلَ عَلَیْهَا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ عَلَیْهَا۔ (سنن بیہقی)

(ترجمہ قاسمیہ) حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے بارگاہِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شوہر کا عورت پر کیا حق ہے۔ فرمایا اگر بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ جب خاوند گھر میں آئے تو اسے سجدہ کرے اس فضیلت کے سبب کہ جو اللہ نے اس پر رکھی ہے۔

یہاں سے بھی یہی بات ظاہر ہے کہ سجدہ حرام ہے اور سجدہ و تعظیم علیحدہ علیحدہ دو چیزیں ہیں چونکہ سجدہ سے تو حضور نے منع فرمایا اب یہ بات قابل غور ہے کہ اگر تعظیم بھی سجدہ ہی میں شمار ہوتی اور اس پر بھی وہی حکم ہوتا جو کہ سجدے پر ہے تو سجدے سے تو حضور نے منع فرما دیا تو گویا معاذ اللہ حضور

Marfat.com

نے بیویوں کو خاوندوں کے عزو احترام سے بالکل ہی منع فرمادیا۔ معاذ اللہ منشائے حدیث یہ نہیں بلکہ وہی ہے کہ سجدہ اور تعظیم دو چیزیں ہیں۔ سجدہ چونکہ غیر اللہ کے لئے نا جائز ہے۔ اگر یہ جائز ہوتا تو اے بیبیو میں تمہیں حکم دیتا کہ بعد از خدا اپنے خاوندوں کو سجدہ کرو۔ چونکہ اس نے تم پہ خاوندوں کو بہت بڑا درجہ عطا فرمایا ہے لہذا اب جب کہ ہر قسم کا سجدہ غیر اللہ کے لئے حرام ہے تو یہ مت کرو اور تعظیم و تکریم کرو۔ چونکہ یہ جائز ہے اور اسی کا تم کو حکم ہوا اور پھر یہ کہ یہ تعظیم سجدے سے مستثنیٰ ہے۔

قاسمی جی کی طرف سے حدیث شریف ۱۴ اور اس سے مذہب مہذب اہلسنت وجماعت کے صدق اور دیابنہ کے کذب کا بیّن ثبوت

عَنْ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ وَصَالِحِیْھِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدًا فِیْ اَنْھَاکُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا کہ آپ فرماتے تھے بغور سن لو

تم سے پیشتر امتیں اپنے نبیوں اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا کرتے تھے۔ دیکھو تم قبروں کو مسجدیں نہ بنانا۔ میں تم کو اس حرکت کی سختی سے ممانعت کرتا ہوں۔

حدیث پاک اپنے مفہوم میں بیّن ظاہر ہے اور الحمد للہ ہم اہلسنت وجماعت کسی آستانے کو سجدہ گاہ نہیں سمجھتے بلکہ جب بھی وہاں حاضر ہوتے ہیں مسنون طریقہ کے مطابق فاتحہ پڑھ کر صاحبِ آستانہ کو ایصال ثواب کر کے ان سے اپنے حق میں دعا کے خواہاں ہوتے ہیں اور یہ اس اعرابی سے کہ جس نے آستانۂ نبوی علیہ السلام پر حاضر ہو کر سرکارِ اعظم کے دربار گوہر بار میں بعداز وصالِ نبوی بخشش طلب کی تھی اور مژدۂ بخشش پایا تھا ثابت ہے۔ دیگر حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالٰے عنہ کا مصیبت کے وقت دربار امام اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ میں حاضر ہو کر امداد چاہنا بھی عام کتب میں موجود ہے لہذا یہ حدیثِ پاک حاضریٔ آستانہ اولیاء و دیگر وہاں جاکر ایصال ثواب یا ان سے دعاؤں کے خواہاں ہونے یا اپنی حاجات میں ان سے بوجہ مقبول بارگاہِ الٰہی ہونے کے توجہ فرمانے کی خواہش کے خلاف نہیں چونکہ یہ امورِ ثلاثہ حاضری یا ایصالِ ثواب یا ان سے اپنے لئے طلبِ توجہ یہ مفہوم سجدہ سے باہر ہیں اسلیئے بالکل جائز ہیں۔

Marfat.com

قاسمی حجی کی طرف سے حدیث شریف ۱۵ کہ جس سے مزاراتِ انبیاء کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر لعن ثابت ہے لہذا جو مزارات کو سجدہ گاہ بنائے وہ بیشک لعنتی ہے اسی طرح جو بعد وصال اِن انبیاء و اولیاء سے مایوس ہو جائے وہ بھی کافر ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ لَمْ یَقُمْ مِنْہُ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَہُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِد۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرض میں فرمایا جس سے صحت نہیں ہو سکی کہ لعنت کی اللہ نے یہود اور نصاریٰ پر کیونکہ انہوں نے انبیاء علیہ السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا تھا۔

دعا ہے کہ اللہ کریم انبیاء علیہ السلام کے آستانوں کو سجدہ گاہ بنانے سے محفوظ رکھے دیگر اس یہود و نصاریٰ والی افراط و تفریط سے کہ جو آج کے بعض جاہل مولویوں اور پیروں میں رائج ہے کہ جاہل پیر خود کو سجدہ کراتے ہیں اور جاہل مولوی شانِ انبیاء کو چھپاتے ہیں یہ یہود و نصاریٰ کی ہی وراثت ہے

Marfat.com

اس سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھتے ہوئے ایمان پر خاتمہ بالخیر فرمائے آمین ثم آمین

اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

مسئلہ بشریت بے مثل

برائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قاسمی صاحب کی طرف سے محض بشریت ثابت کرنے کے لئے تانا بانا یا تارِ عنکبوت

بطرزِ العین حدیث شریف ۱۶، کہ جس سے حضور کی بشریت کے ساتھ مثلیت جس کے قاسمی دیوبندی دعویدار ہیں ثابت نہیں ہے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَدِمَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَ ھُمْ یَأْبِرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا کُنَّا نَصْنَعُہٗ قَالَ لَعَلَّکُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا فَتَرَکُوْہُ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَکَرُوْہُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ دِیْنِکُمْ فَخُذُوْہُ بِہٖ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِّنْ رَّأْیٍ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ

(رواہ المسلم)

Marfat.com

حضرت رافع بن خدیج رضؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں کو پیوند کرتے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کیا کرتے ہو۔ عرض کیا کہ پیوند لگاتے ہیں۔ فرمایا اگر نہ لگاؤ تو بہتر ہوگا۔ لوگوں نے چھوڑ دیا (یعنی پیوند لگانا) پھر لوگوں کو نقصان ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا پیوند چھوڑنے سے بہت نقصان ہوا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں تو بشر ہوں جب حکم دوں تمہیں کسی دینی کام کا تو اس پر عمل کیا کرو اور اگر اپنی رائے دا مر دنیا کے بارے میں) دوں تو میں بشر ہوں۔

قاسمی صاحب نے حدیث شریف ۱۲؎ پر اپنی طرف سے یہ عنوان قائم کیا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عظیم الشان رسول ہونے کے باوجود بشر تھے!

اور آگے عربی عبارت حدیث اور اسکا ترجمہ ہے اور اسکے بعد پھر صرف بشریت بشریت کی رٹ لگانی شروع کر دی ہے اور یہاں بھی یہودیوں کی طرح وہ احادیث کہ جن میں بشریتِ مصطفیٰ علیہ السلام کی نے شلیت ثابت ہے یا جن سے حضور علیہ السلام کے نور ہی نہیں بلکہ نورٌ علیٰ نور ہونے کا ثبوت ملتا ہے چھپا کر یہودیوں کے پکے اور سچے نائب ہونے کا ثبوت پیش کیا ہے۔

Marfat.com

فقیر قاسمی صاحب کو چیلنج کرتا ہے کہ ہمارے اکابر و اصاغر علمائے کرام ذی احترام کی کسی ایک تصنیف سے انکار بشریتِ انبیاء خصوصاً انکار بشریتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کر کے منہ مانگا انعام حاصل کریں۔ قاسمی صاحب جھگڑا صرف بشریت کا نہیں بلکہ مثلیت و اخوّت کا ہے جس کا کہ آپ کا دھڑا دعویدار ہے۔

ہمارا ایمان ہے ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح دوسری صفات میں مخلوق سے بے مثل ہیں اسی طرح اپنی صفتِ بشریت میں بھی بے مثل و بے مثال ہیں۔ ازل سے لے کر ابد تک ابتداء سے لے کر انتہا تک غوث۔ قطب۔ ابدال و ولی تو ایک طرف آپ کی بشریت سے کسی نبی کی بشریت بھی مماثلت نہیں رکھتی۔ یعنی بشر ہیں لیکن بے مثل بشر ہیں اور بشر ہونے کے ساتھ ساتھ بے مثل نور بھی ہیں۔

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن بتاتا ہے ایمان انہیں
ایمان یہ کہتا ہے کہ میری جان ہیں یہ

(اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اس کے برعکس قاسمی دھڑے کا ہر صغیر و کبیر مولوی حضور کے نور ہونے کا منکر اور اپنی مثل بشر ہونے کا مقر ہے۔ اور بڑی شد و مد سے قرآن و حدیث کے منشاء کے خلاف محبوبِ کبریا شاہِ ہر دوسرا مالک ارض و سما باعثِ

Marfat.com

لولاک لما اور شبِ اسراء کے دو لہا کو اپنی مثل قرار دے رہا ہے اور اپنے اس مسلک کو بڑے شد و مد سے بر سرِ اجلاس تحریراً و تقریراً پھیلاتے ہوئے اس میں دین کی بہت بڑی خدمت تصور کر رہا ہے۔ دیوبندی قاسمی رشیدی اور اشرفی انبیٹھوی واں بھچروی غلام خانوی مسلک کے وہ اکابر جن کو کراچی سے لے کر پشاور تک کے فرزندانِ دیوبند شیخ الاسلام خاتم الاولیاء۔ مجاہدِ ملت اور نہ جانے کیا کیا بنائے بیٹھے ہیں۔ یہ دیکھئے ان کے تصدیق و تائید شدہ شیخ الاسلام مولوی اسمٰعیل قتیل کی رسوائے زمانہ تصنیف تقویۃ الایمان کہ حقیقت میں جسے تفویۃ الایمان کہنا چاہیئے اسکے صفحہ ۹۳ پر اسمٰعیل جی یوں رقمطراز ہے کہ

کسی بزرگ کی شان میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی تعریف ہو سو ہی کرو سو اس میں اختصار ہی کرو اس میدان میں منہ زور گھوڑے کی طرح مت دوڑو کہ کہیں اللہ کی جناب میں بے ادبی نہ ہو جائے۔

(تفویۃ الایمان مطبوعہ مطبع سعیدی ص۹۳)

قارئین اس عبارت سے قبل اسمٰعیل قتیل صاحب نے ایک حدیثِ پاک مشکوٰۃ باب المفاخرہ سے نقل کی ہے۔ ممکن ہے قاسمی صاحب فرمادیں کہ چونکہ آپ نے وہ حدیث نقل ہی نہیں کی کہ جس سے یہ عبارت اخذ کی گئی ہے لہذا قارئین کو اس دھوکہ و فریب سے آگاہ کرنے کے لئے کہ حدیث مذکورہ سے یہ عبارت جو کہ اسمٰعیل صاحب قتیل نے اخذ کی ہے قطعاً اخذ نہیں ہوتی لیجئے فقیر وہ حدیث بھی یہاں نقل کئے دیتا ہے تاکہ اہل علم

Marfat.com

حضرات خود ہی انصاف فرمالیں تو لیجئے حدیث پاک ملاحظہ کیجئے۔

اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ قَالَ فَطَلَقْتُ فِیْ وَفْدِ بَنِیْ عَامِرٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَیِّدُنَا فَقَالَ السَّیِّدُ اللّٰہُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَّاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَکُمْ اَوْبَعْضَ قَوْلِکُمْ فَلَا یَجْتَرِ ئَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ ۔ (تقویۃ الایمان ص۹۳)

ترجمہ :۔ مشکوٰۃ شریف کے باب المفاخرہ میں لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ مطرف نے نقل کیا کہ آیا میں بنی عامر کے ایلچیوں کے ساتھ پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا ہم نے کہ تم سردار ہو ہمارے سو فرمایا کہ سردار تو اللہ ہے پھر کہا ہم نے بڑے ہمارے ہو بزرگی میں اور بڑے سخی ہو سو فرمایا خیر اسطرح کا کلام کہو۔ اس سے بھی تھوڑا کلام کرو اور تمکو کہیں بے ادب نہ کر دے شیطان۔

فقیر نے الفاظ و ترجمہ بعینہ بلفظہ اسمٰعیل جی صاحب کی تقویۃ الایمان سے نقل کیا ہے۔ اب آگے انہوں نے اپنی طرف سے ف ڈال کر مندرجہ ذیل عبارت تحریر کی ہے کہ

کسی بزرگ کی شان میں زبان سنبھال کر بولو جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو۔ سو ان میں بھی اختصار کرو اور اس میدان میں منہ زور گھوڑے کیطرح مت دوڑو کہ کہیں اللہ کی جناب میں بے ادبی نہ ہو جائے۔

اللہ کی بے ادبی کی آڑ لے کر حضور نبی کریم کو بزرگ سے تشبیہ دے کر پھر یہ کہنے والو کہ بشر کی سی تعریف کرو بلکہ اس میں بھی اختصار کرو شرم کرو شاید

Marfat.com

قاسمی صاحب کو یاد نہ ہو قرآن کریم میں یہ مفہوم اس مکالمے سے نکلتا ہے جو شیطان لعین کا رب کریم کے ساتھ ہوا۔ رب کریم کے ارشاد پر تعظیم آدم علیہ السلام کے لئے (جو کہ اسوقت بصورتِ سجدہ جائز تھی) ملائکہ جھک گئے مگر ایک ابلیس اڑ گیا۔ رب کریم تبارک وتعالےٰ نے فرمایا کہ قَالَ یٰٓاِبۡلِیۡسُ مَا لَکَ اَلَّا تَکُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِیۡنَ۔ فرمایا کہ اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا۔ قَالَ لَمۡ اَکُنۡ لِّاَسۡجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقۡتَہٗ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ بولا مجھے زیب نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بُودار گارے سے تھی۔

قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡہَا فَاِنَّکَ رَجِیۡمٌ ۝ فرمایا کہ تو جنت سے نِکل جا کہ تو مردود ہے۔ وَّاِنَّ عَلَیۡکَ اللَّعۡنَۃَ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝ اور تحقیق قیامت تک تجھ پر لعنت ہے۔ معلوم ہوا کہ مخلوق میں نبی کو بشر کہنے والا سب سے پہلا شیطان ہے۔ اب بھی جو کوئی نبی کو ہمسری مثلیت واخوت کے لئے بشر کہے وہ غلام الشیطان ہے اور اسکا انجام بھی شیطان جیسا ہوگا۔ غرضیکہ شیطان نے محض بشریت کو دیکھا نبوت وخلافت عزت وعظمت کو نہ دیکھا اور وہی الفاظ جو کہ خالقِ کائنات نے بوقتِ تخلیق آدم علیہ السلام استعمال فرمائے تھے کہ وَاِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ۝ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں بشر کو بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے تو شیطان نے بھی یہی لفظ دہرائے مگر خالقِ کائنات نے جنت

Marfat.com

سے نکال دیا اور لعنت کا ہار زیبِ گلو کرا کے راندۂ درگاہ فرمادیا۔

(پ ۱۴ سورۃ الحجر)

شیطان نے آدم علیہ السلام جیسے بزرگ کی شان میں زبان کو کتنا سنبھالا کہ جو بشر کی سی تعریف تھی وہی کی اور وہ بھی ان ہی لفظوں میں کی کہ جو خود رب باری کے تھے تو اسکا جو حشر ہوا آپ نے ملاحظہ فرمالیا حالانکہ اس نے اس میں تمہاری طرح اختصار کہ جو درحقیقت تمہارا ہی حصّہ ہے وہ بھی نہیں کیا لیکن وہ پھر بھی بحکم خدا راندۂ درگاہ ہوگیا پھر جو تمہاری طرح اختصار بھی کرے اسکا ٹھکانہ خدا جانے کہ کہاں ہو۔

اب یہ فرمایئے قاسمی صاحب کہ اسمٰعیل دہلوی کہ جنکو آپ مواحدِ اعظم جانتے اور مانتے ہیں ان کا کیا حال ہوا ہوگا جب کہ وہ شیطان سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر یہ فرما رہے ہیں کہ بشر کی سی تعریف کرو سواس میں بھی اختصار کرو فیصلہ قارئین اور قاسمی صاحب پر ہی منحصر رکھتا ہوں چونکہ

گر میں تحریر کروں گا تو شکایت ہوگی

قاسمی صاحب جھگڑا البشریت کا نہیں بلکہ اس میں بھی اختصار و اخوت و مثلیت کا ہے جہانتک شانِ انبیاء کے بیان کا تعلق ہے‘‘ اسمٰعیل صاحب نے منہ سنبھال کر بولنے کا مشورہ دیا ہے اور اللہ کی بے ادبی کی آڑ لی ہے یہ دیکھئے ان کی شان اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن میں خود بیان فرماتے ہیں:

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اور عزت اللہ کے اور اسکے رسول کے اور مؤمنین کے واسطے ہے۔ اسمٰعیل کے چیلو بتاؤ جس کے ادب کی آڑ لیکر

نبوت و رسالت کی عزت و عظمت خُلّت و شرافت کو چھوڑ کر صرف بشریت بلکہ اس میں بھی اختصار کا مشورہ دے رہے ہو وہ خدا تو فرما رہا ہے کہ تعظیم فقط میری ہی نہیں بلکہ جسطرح میری معبود ہونے کے لحاظ سے کرتے ہو ان کی محبوب ہونے کے لحاظ سے کرو۔ اور ان کے غلاموں صحابہ۔ تابعین تبع تابعین۔ غوث۔ قطب ابدال و اوتاد بلکہ عام مومنین کی تعظیم ان کے محبوب ہونے کے لحاظ سے کرو رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین۔

۱ :۔ یہ وہ محبوب ہیں کہ جن کے مکھڑے کو طٰہٰ یعنی چودھویں رات کے چاند سے بھی اعلیٰ فرمایا گیا ہے۔

۲ :۔ دوسری جگہ جن کے چہرۂ جانفزا کو وَالضُّحٰی کہہ کر یاد کیا گیا ہے۔

۳ :۔ جن کی زُلفِ عنبرین کو قرآن پاک نے وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی سے تشبیہ دی ہے۔

۴ :۔ جن کے ساتھ نبوت نے ایسی مہر و الفت کی کہ رب کریم نے انہیں خاتم النبیّین فرما کر ان کے وجود با جود پر نبوت ہی ختم فرما دی۔

۵ :۔ جن کے خُلقِ مبارک کی قرآن کریم نے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم کہہ کر دھوم مچائی ہو۔

۶ :۔ جس کی جائے ولادت کی خالق کائنات نے لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدْ کہہ کر قسم بیان فرمائی ہو۔

۷ :۔ وہ نبی کہ جن کی حضوری اور رابطۂ اُمت کے سلسلہ میں اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ کہہ کر قرآن نے نذرانہ عقیدت

Marfat.com

پیش کیا ہو ۔

۸ :- ہاں ہاں وہ نبی کہ جسکو عطا فرمانے میں اپنی مرضی نہیں بلکہ یُعْطِیْکَ
رَبُّکَ فَتَرْضٰی فرما کر رب تعالٰے نے اپنی عطا کو اس کی رضا پر
موقوف فرمایا ہو ۔

۹ :- اور وہ نبی جن کی شان میں نوریوں کا سردار سیدنا جبرائیل علیہ السلام
مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ کے ہار سدا بہار گوند کر لائے ۔

۱۰ :- اور ہاں بیشک وہ نبی کہ جن کو رب کریم نے وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی فرما کر ستارے
سے تشبیہ دے کر یوں قسم بیان فرمائی ہو کہ قسم ہے مجھے چمکتے ستارے
محمد پیارے کی ۔

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

(اعلیحضرت رضی اللہ تعالٰے عنہ)

۱۱ :- سبحان اللہ وہ محبوبِ دلنواز کہ جس کو رب العٰلمین نے رحمت اللعٰلمین
بنایا ہے ۔

۱۲ :- ارے وہ نبی کہ جس کی نسبت سے فَلَا وَرَبِّکَ کہہ کر رب کریم فرمائیں
کہ محبوب مجھے قسم ہے اپنی معرفت تیری صلی اللہ علیہ وسلم ۔

۱۳ :- اور وہ نبی جس کو اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ الرَّحِیْمٌ نے وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ
رَءُوْفٌ الرَّحِیْمٌ قرار دیا ہو ۔

۱۴ :- وہ نبی کہ جس کو اِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ کہلوانے والے نے اِنَّہٗ لَقَوْلُ

Marfat.com

رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم ہ فرمایا ہو۔

۱۵ :۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کو وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ہ والی شان والے نے وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا ہ والی شان والا بنایا ہو۔

۱۶ :۔ اور ہاں وہ نبی کہ جس کی تقریر پُر تنویر کو وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی فرما کر اپنی تدبیر قرار دیا ہو۔

۱۷ :۔ جن کے دستِ کرم کو یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فرما کر اپنے ہی دستِ کرم قرار دیا ہو۔

۱۸ :۔ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فرما کر جن کی مشیئت وارادے سے تبدیلی قبلہ معرضِ وجود میں آئی اور کعبہ شریف قبلہ دوم بنا دیا گیا ہو۔

۱۹ :۔ اور وہ آقا جس کی حاکمیت کا اقرار کئے بغیر ایمان مکمل نہ ہو خالقِ کائنات فرمائے کہ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ تمہارا ایمان اسوقت تک ناقابلِ تسلیم ہے جب تک کہ تم زندگی کے ہر پہلو میں حضور کے احکام پر عمل کرتے ہوئے انہیں حاکم تسلیم نہ کرو۔

۲۰ :۔ اور پھر حاکم و سردار بھی ایسا کہ جسکو تمام انبیاء نے سردار تسلیم کیا ہو اور جس کو خود خداوند کریم فرمائیں یٰسٓ اے سردار۔

اس کے اس کمالِ عجز و انکسار پہ جو۱ اس نے حدیث مشکوٰۃ باب المفاخرہ میں فرمایا ہو ف کا اضافہ وہ بھی اپنی طرف سے کیا جائے اور پھر یہ تحریر کیا جائے کہ ان کی تعریف بشر کی سی ہو بلکہ اس میں بھی اختصار ہو کیا یہ نبوت سے فرار اور حبیبِ کبریا علیہ السلام سے کھلی کھلی بغاوت اور ان کی اس عزت

Marfat.com

وعظمت کا کہ جوان کو ان کے رب کریم نے عطا فرمائی انکار نہیں اور ان بینٰت آیاتِ قرآنیہ کے علاوہ ہزار ہا وہ آیاتِ قرآنیہ نہیں نہیں بلکہ یہ تمام قرآن سے منہ موڑ کر بشر بشر کی رٹ لگانا اور بے مثلیت کو چھپانا یہودیانہ فعل نہیں قرآن جس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہو۔ ہر نبی علیہ السلام جسکا واصف و مدح خوان ہو سیدنا جبرائیل امین جو کہ رسل ملائکہ میں سے ایک رسول اور سید الملائکہ ہیں بمع تمام ملائیکہ کے نعت خوان ہوں جس کی آمد پہ کفر سر گرداں اور شیطاں حیران و پریشان ہو جو حریم ناز کبریا میں بے حجابانہ آنے جانے والے اور وہاں سے قرآن پاک جیسا نسخہ کیمیا لانے والے ہوں ان کی لطیف بشریت سے یہ کثیف بشریت کیا نسبت رکھتی ہے۔

بشر ضرور ہیں پر داخلِ انام نہیں
شمار دانۂ تسبیح میں امام نہیں

قاسمی صاحب آپ نے اربعین کے صہ ۱۹ سے لے کر صہ ۲۳ تک جو احادیث نقل فرمایئں ان صفحات میں سے کسی ایک صفحہ پر ان احادیث کے بعد جیسا کہ آپ نے کچھ صفحات پر طرز استدلال سے اپنے مدعا کی وضاحت کی ہے کہیں بھی یہ وضاحت نہیں کی کہ حضور بشر ہیں لیکن بے مثل بشر ہیں۔ مگر یہ تو تب تحریر ہوتا جب کہ آپ کا یہ ایمان ہوتا۔ چونکہ آپ اور آپ کے اکابر کے بشر بشر کی رٹ لگانے سے جو مراد ہے وہ مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کی تقریظ و تصدیق شدہ کتاب اَلْبَرَاہِیْنُ الْقَاطِعَہ ۱۳۸۲ھ کی اشاعت سے منظرِ عام پر آچکی ہے۔

Marfat.com

کہ آپ یا آپ کے اکابرین نے حضور پر نور علیہ السلام کو کیا سمجھا ہے۔
آپ نے کلمۂ پاک لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے کے باوجود نبی کریم کو اپنا نبی نہیں بلکہ بھائی قرار دیا ہوا ہے اور یہ کلمہ تو آپ بطور حلف اپنے عقیدہ کی پختگی کے لئے شاید پڑھتے ہیں ورنہ آپ جس کا کلمہ پڑھ کر مسلمان کہلوانے کے مدعی ہیں اگر آپ سچے اور پکے مسلمان کی طرح کلمہ پڑھتے تو پھر وہ نبی کہ جسکو قرآن نے تمام امت کا روحانی باپ قرار دیا ہے اور جس کی ازواج مطہرات کو وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ فرماکر مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے اس روحانی باپ کو اپنا بھائی اور اس کی ازواج مطہرات کو اپنی بھاوجیں قرار نہ دیتے۔ دیکھئے قاسمی صاحب یہ ہے براہین قاطعہ اس میں تمہارے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی صاحب آنجہانی تحریر کر گئے ہیں کہ

پس اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلافِ نص کے کہہ دیا وہ تو خود نص کے موافق کہتا ہے وددت انی قد رأیت اخوانی۔ (براہین قاطعہ صہ ۳ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

یہ وہ رسوائے زمانہ کتاب ہے جس کے صہ ۵۱ پر یہ تحریر بھی موجود ہے کہ الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔

Marfat.com

کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

(براہین قاطعہ صدا۵ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

بلکہ مسلمانوں حیا و ایمان۔ غیرت و دیانت کا جنازہ نکل گیا اور مجھ کو تو ان مذہب و ملک دشمن دیوبندیوں یا دیوبند کی حیات مستعار یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کچھ ہے تو وہ (ت) ہے اس سے ماقبل کے حروف کو شاید دیوبند ہضم کر چکا ہے کہ یہ دیوبند میں بالکل جنس نایاب بن چکی ہے چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں بڑے میاں سبحان اللہ۔ ان کے قبیلے کے ایک چھلے چھلاے اور منڈے منڈاے ملبوترے چیلے چانٹے کا یہ شعر انہی پر صادق آتا ہے۔

میں نہیں کہتا کہ فلاں ابن فلاں گستاخ ہے
اس قبیلے کا ہر اک پیر و جواں گستاخ ہے

جہانتک سیاسیات کا تعلق ہے مجھے اس سے غرض نہیں وہ سیاست جانے یا سیاست دان جانیں لیکن اتنا پتہ ضرور ہے کہ تقسیم ملک سے پہلے جب جناب محمد علی جناح بانیٔ پاکستان نے پاکستان کے لئے اپنے تن من دھن ہر چیز کی بازی لگائی ہوئی تھی اور جب کہ انگریز جیسے مذہب دشمن اس ملک پر مسلط تھے اسوقت جب کہ بقول قلندر لاہوری ہمارا یہ نعرہ تھا کہ جس کو آج بھی ہم نے لائحہ عمل تصور کیا ہوا ہے کہ

یقین محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں (قلندر لاہوری)

Marfat.com

اسوقت ان قاسمیوں احراریوں رشیدیوں نے بمع اپنی تمام ذریت کے قائد و بانیٔ پاکستان کی پوری شد و مد سے مخالفت ہی نہیں کی بلکہ بقول جسٹس منیر صاحب سابقہ جج ہائیکورٹ کی رپورٹ کے ان لوگوں نے جناب محمد علی صاحب جناح کو قائداعظم نہیں بلکہ کافراعظم تک کہدیا تھا۔ جہانتک تحریکِ پاکستان کے ساتھ دیوبند یا اسکے بانیوں یا تلامذہ کے تعلق کا سوال ہے اس سلسلہ میں بھی اگر فقیر نے عرض کیا تو طبعِ نازنین پر بارگراں ہوگا لہٰذا اس سلسلہ میں بھی فقیر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ مصورِ پاکستان و مفکرِ قوم اقبال مرحوم کی شہادت گوش گزار کرتا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

عجم ہنوز نداند رموزِ دیں ورنہ ؛ ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است

بمصطفےٰ برساں خویش کہ دیں ہمہ اوست ؛ اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

سرود بر سرِ منبر کہ ملت از وطن است

چہ بے خبر ز مقام محمد عربی است

تحریکِ پاکستان کے وقت حسین احمد مدنی۔ فضل الرحمان لدھیانوی۔ ابوالکلام آزاد دہلوی۔ یہ دیوبندی مسلک کے مولوی و اُن کے دیگر ہمنواؤں نے کانگرس کا ساتھ دیا۔ چنانچہ بجنور ضلع سہارنپور میں جب مسلم لیگ ہاری تو کانگرس کی طرف سے مولوی حسین احمد مدنی صدر دیوبند کے نام ۷۰۰ سات سو روپے کا منی آرڈر ایک مسلم لیگی کلرک نے پکڑ لیا جس پر مولوی ظفر علی خاں ایڈیٹر روزنامہ زمیندار نے حسین احمد صدر دیوبند سے مخاطب ہو کر ایک نظم

Marfat.com

لکھی۔ وھو ھذا۔

اسلام کو نہ مفت میں بدنام کیجئے ؛ حجرے میں جا کے بیٹھیئے آرام کیجئے
چوکھٹ پہ جا کے گاندھی کی سر کو جھکایئے ؛ درد ھائیں یا پرستشِ اصنام کیجئے
قشقہ جبیں پہ کھینچیے زنار ڈال کر ؛ مندر میں دیوتاؤں کو جے رام کیجئے
غداریٔ وطن کا صلہ سات سو فقط ؛ ایماں ہی بیچنا ہے تو سستا نہ کیجئے
بھرنا ہی پیٹ ہے تو طریقے ہیں اور بہت ؛ دو روٹیوں پر قوم کو بیچا نہ کیجئے
شائستگی سے دیکھیے گر بن سکے جواب ؛ ورنہ ابھی سے مشق تبرا نہ کیجئے

(روزنامہ نوائے وقت ۴ نومبر ۱۹۴۵ء لاہور)

دیکھئے ہی مولوی ظفر علی صاحب شورش کاشمیری کے ممدوح اور قاسمی صاحب کے شاہ جی عطاء اللہ بخاری کی امروہہ ہندوستان کی تقریر کو یوں تحریر فرماتے ہیں (احرار کی شریعت کے امیر مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے امروہہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سؤر ہیں اور سور کھانے والے ہیں۔ (مجموعہ منظومات چمنستان ص ۱۶۵ مصنفہ مولوی ظفر علی خاں صاحب)

آج پاکستان بننے کے بعد پاکستان میں جمیعۃ العلمائے اسلام نامی ایک شاخ جو کہ اسی جمیعت العلمائے ہند سے کٹی ہوئی پتنگ ہے موجود ہے جس کی عکاسی نوائے وقت اخبار میں کی گئی ہے۔

کہ موجودہ جمیعۃ العلمائے اسلام کانگریسی علماء کی جمیعۃ علمائے ہند کی پاکستانی شاخ ہے (اسکا ثبوت یوں دیتے ہیں کہ) کچھ عرصہ ہوا کہ اس شاخ

Marfat.com

ہیں ایک مسئلہ پر شدید اختلاف پیدا ہوگیا تھا۔ تو بھارت سے دار العلوم دیوبند کے قاری محمد طیب (کانگریسی) نے تشریف لا کر اس شاخ میں مصالحت کرائی تھی (الغرض) موجودہ جمیعۃ العلمائے اسلام کے شرکاء عموماً وہ لوگ ہیں جو پاکستان کے نظریہ سے ہمیشہ مخالف رہے اور جمیعۃ العلمائے ہند (دیوبند) سے وابستہ رہے۔ (مراسلہ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲ $\frac{5}{62}$)

ایک ایک دشمنِ پاکستان کا کردار مدلل طور پر باقاعدہ بایوم و باتاریخ و باوقات پیش کیا جا سکتا ہے مگر رسالہ ہذا کے ضخیم ہو جانے کے پیشِ نظر اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اگر قاسمی صاحب نے پھر کبھی خدمت کا موقع دیا تو پھر پوری پوری خدمت کی جائے گی۔ یہ ہے ان مودودیوں۔ احراریوں۔ قاسمیوں ورشیدیوں دیگر انبیٹھویوں کا گھناؤنا کردار جس کے بل بوتے پر آج یہ ناچتے پھر رہے ہیں اور پاکستان میں رہنے والوں کو مشرک و کافر بنا کر آج بھی گاندھی۔ نہرو کا حق نمک ادا کر رہے ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس غرضیکہ یہ قاسمی انبیٹھوی دیوبندی گو آج کانگریسیوں پاکستان دشمن مدنیوں بخاریوں کو مجاہد تحریک آزادی قرار دے کر نئی پود کو دھوکا دے رہے ہیں لیکن ان کے آباؤ اجداد کو جو کہ بوقتِ تقسیمِ ملک ادھیڑ یا جوان تھے دھوکہ نہیں دے سکتے۔ بہر حال فقیر تحریر کر رہا تھا کہ قاسمی صاحب جھگڑا البشریت کا نہیں بلکہ جن کا کلمہ پڑھ کر مومن کہلاتے ہو ان کی عزت و عظمت کا ہے۔ جھگڑا صرف بشریت کا نہیں بلکہ ان سے مثلیت گانٹھنے کا ہے اور خود ان کی اور ان کو معاذ اللہ اپنی مثل سمجھ کر بڑا بھائی جاننے کا ہے

Marfat.com

جیسا کہ تمہارے دیوبندیوں قاسمیوں کے ممدوح مولوی اسمٰعیل صاحب قتیل نے کتاب تقویۃ الایمان میں لکھا ہے۔

اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کَانَ فِیْ نَفَرٍ مِنَ الْمُہَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِیْرٌ فَسَجَدَ لَہٗ فَقَالَ اَصْحَابُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَسْجُدُ لَکَ الْبَہَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَکَ فَقَالَ اُعْبُدُوْا رَبَّکُمْ اَکْرِمُوْا اَخَاکُمْ۔

مشکوٰۃ کے باب اعشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ امام نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا مہاجرین و انصار میں بیٹھے تھے کہ ایک اونٹ آیا پھر اس نے سجدہ کیا پیغمبر خدا کو سوان کے اصحاب کہنے لگے کہ اے پیغمبر خدا تمکو سجدہ کرتے ہیں جانور اور درخت ہمکو ضرور چاہیئے کہ ان کو سجدہ کریں۔ سو فرمایا بندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی۔

یہ تو ہے حدیث مبارک اور اسکا ترجمہ جس میں نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بالوضاحت ارشاد فرمایا کہ سجدہ اور تعظیم دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں جن میں سے اے صحابہ کرام تمکو سجدہ کرنا منع اور تعظیم و تکریم و احترام کرنا جائز ہے۔

اس میں جو لفظ اَکْرِمُوْا اَخَاکُمْ ہے اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کمالِ انکسار و تواضع موجود ہے ورنہ میرے آقا کی نعلین پاک پر جہاں بھر کے ماں باپ قربان۔ خیال رہے کہ حضور علیہ السلام حسب فرمان باری تعالیٰ امت کے والد اور ازواج مطہرات مائیں ہیں اس لئے امت میں ابوبکر و عمر یا عثمان

Marfat.com

وعلی یا سلمان وبلال یا دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی نے بھی تا زندگی آپ کو "یا اخی" اے میرے بھائی کہہ کر نہیں پکارا حدیث مذکورہ ہی سے ثابت ہو رہا ہے کہ صحابہ کرام میں انتہائے ادب موجود تھا۔ اسی لئے تو دریافت فرمایا کہ حضور ہم کیوں نہ سجدہ کریں تو آپ نے انکو وا منع فرمایا کہ تعظیم کرو۔ اگر ان کے دل میں بھائیوں جیسی تعظیم ہوتی تو اونٹ کو سجدہ کرتے دیکھ کر اسکی اجازت کبھی طلب نہ کرتے۔ معلوم ہوا کہ وہ نبی کریم کو اپنا ملجا وٗ ماویٰ وٗ ہادی ومولا سید وسردار تسلیم کرتے تھے۔ متعدد احادیث میں فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یَا سَیِّدِیْ کے الفاظ موجود ہیں انہوں نے جب بھی عرض پیش کی یا اخی کہہ کر نہیں بلکہ یا نبی اللہ یا حبیب اللہ کہہ کر کی۔ لیکن یہ چودھویں صدی کے قاسمی غلام خانی رشیدی انبیٹھوی بشر بشر کی رٹ لگاتے اور اپنا بھائی سمجھتے لکھتے اور تقریروں میں کہتے پھرتے ہیں۔ حدیث پاک کو آپ نے پڑھا ترجمہ بھی ملاحظہ فرمایا جو کہ بلفظہٖ اسمٰعیل جی کی کتاب سے نقل کیا گیا ہے۔ آگے آنجہانی اپنی طرف سے فائدہ کی صورت میں دیکھئے کیا تحریر فرماتے ہیں (ف) یعنی انسان آپس میں سب بھائی بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے کہ اسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔ اور مالک سب کا اللہ ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء انبیاء امام وامام زادہ پیر وشہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے

Marfat.com

ہمیں ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے۔ ہم ان کے چھوٹے بھائی ہیں۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۸۸ و ۸۷)

چاہیئے تو یہ تھا کہ اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں اس مولوی کو چھوڑ کر اس سے مکمل بیزاری ظاہر کی جاتی مگر جس طرح یہود و نصاریٰ حضور کی تعریف چھپاتے اور اپنے پادریوں کو پوجتے ہیں اسی طرح یہ لوگ بھی یہود و نصاریٰ کی طرح نعتِ رسول چھپاتے اور اپنے مولویوں کو پوجتے ہیں، دیکھئے براہین قاطعہ میں اسی عبارت کے مطابق نص ٹھہرانے کے لئے لکھا ہے کہ اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہدیا تو کونسا نص کے خلاف کہدیا۔

اور فتاویٰ رشیدیہ میں رشید احمد نے اس کتاب کو ایمان کے لئے اکسیر اعظم لکھا ہے کہ تقویۃ الایمان ایمان کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ ملاحظہ ہو حوالہ

تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور ردِ شرک و بدعت میں لاجواب ہے۔ استدلال اسکے بالکل کتاب و احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل ص ۲۲ مطبوعہ کراچی مطبوعہ دہلی)

تقویۃ الایمان کے تمام مسائل قابل عمل اور صحیح ہیں۔ (ص ۴۳ کتاب مذکور) دیکھ لیا مسلمانوں کہ یہ دیوبندی کس طرح حضور علیہ السلام کہ جن کو مضمون قرآن والد اور جن کی ازواج مطہرات کو مسلمانوں کی مائیں قرار دے ان کو بھائی اور ازواج مطہرات کو بھاوجیں بنا رہے ہیں اور ایسی کتاب کہ جن میں قرآن کریم

Marfat.com

کے اس واضح ارشاد کی مخالفتیں موجود ہیں۔ ان کے مسائل کو بالکل صحیح اور کتاب کو عمدہ اور فتاویٰ رشیدیہ صہ ۱۱۲ میں کتاب کے مصنّف کو ولی اللہ لکھا جارہا ہے۔

اب آئیے ذرا علماء خیر القرون قرنی اور فقہائے امت سے یہ مسئلہ دریافت کریں کہ جو نبی کریم کو بڑا بھائی اور اپنے جیسا بشر کہے یا لکھے وہ کون ہے اور شرعاً اسکا کیا حکم ہے۔ ملاحظہ کیجئے یہ ہے۔

الآلی الدریۃ فی الفوائد الخیریہ علی جامع الفصولین مَنْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَخْرَجِ الْبَوْلِ فَھَلْ یُقْتَلُ اَمْ لَا نَاجَابَ الْحَاجُ بِاَنَّہٗ اَنْ قَالَ مُحِبًّا لِمَنْ ذِکْرَ الْفَضْلَ فَھُوَ یُقْتَلُ وَلَا یُسْتَتَابُ وَاِنْ ذَکَرَہٗ فِیْ ذِکْرِ الصُّلَحَاءِ اَوْ اَرَادَ اَنَّہٗ مِنَ الْبَشَرِ فَاِنَّہٗ یُضْرَبُ ضَرْبًا شَدِیْدًا وَجَیِّعًا وَلَا یُقْتَلُ وَاِنْ تَجَرَّدَ کَلَامُہٗ عَنْ جَوَابٍ قُتِلَ وَلَا یُسْتَتَابُ

جس شخص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخرج بول سے خارج ہوئے ہیں وہ قتل کیا جائے گا یا نہ۔ اگر اس نے اس شخص کے جواب میں جو فضیلت مصطفےٰ بیان کر رہا تھا کہا تو وہ قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ نامنظور کی جائے گی اور اگر ذکر کیا اس نے آپ کا صفوہ کے ذکر میں یا ارادہ کیا اس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بشر سے ہیں تو بیشک اسکو مارا جائے گا سخت مارنا لیکن قتل نہ کریں گے اور اگر کسی نے جواب کے بغیر اپنی کلام میں کہا جسطرح کہ دیوبندی کہتے ہیں، تو اسے قتل کیا جائے گا اور توبہ نامنظور کی جائے گی۔

— ماخوذ از مقیاس العلامہ اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

(الاحی الدریہ تصنیف ایف استاد الفقہاء علامہ خیر الدین رملی رضی اللہ تعالٰی عنہ فی الفوائد الخیریہ علٰی جامع الفصولین ص۳۰۲)

ایک طرف تو علمائے کرام توہین و تنقیص و لبشر لبشر کی رٹ لگانے والوں کو ایسا مجرم کہ واجب القتل اور اس کی توبہ ناقابل قبول فرمارہے ہیں دوسری طرف علمائے امت میں سے سالار سلسلہ نقشبندیہ امام ربانی غواص بحر عرفانی قیوم زمانی حضرت پیر احمد فاروقی نقشبندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ الربانی فرماتے ہیں کہ۔

باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ علیہ وسلم با وجود نشان عنصری از نور حق جل وعلٰی مخلوق گشتہ کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہ۔

ترجمہ:۔ جاننا چاہیئے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ وبارک وسلم کی پیدائش دوسرے افراد انسان کی طرح نہیں ہے بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود انور مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا اس لئے کہ حضور علیہ السلام باوجود جسم عنصری رکھنے کے نور حق تعالٰی سے پیدا ہوئے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا کہ میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں۔ (دفتر سوم مکتوب صدم حصہ نہم ص۵)

دوسری جگہ یوں ارقام فرماتے ہیں (محجوبان کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتند و در رنگ سائر لبشر تصور نمودند ناچار منکر آمدند صاحب دولتاں

کہ اورا علیہ الصلوٰۃ والسلام بعنوان رسالت و رحمت عالمیان والستند واز سائر ناس ممتاز دیدند بدولت ایمان مشرف گشتند واز اہل نجات آمدند۔

(دفتر سوم مکتوبات شریف ص۶۴)

جن محجوبوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشر اور دوسرے لوگوں کی طرح خیال کیا وہ آپ کی ذات کے منکر ہو گئے اور جن صاحب قسمت لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اور رحمت کائنات جانا وہ دولت ایمان سے مشرف اور اہل نجات میں سے ہو گئے۔ پھر وہ لوگ جنہوں نے اکابر کہلوایا لیکن بشر لکھتے لکھاتے رہے اور کمالات نبوت سے انکار کیا اُن کا ان لفظوں میں ذکر فرماتے ہیں۔

چنانکہ کفار انبیاء علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات دررنگ سائر بشر دانستہ از کمالات نبوت انکار نمودہ اند۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ عَنْ اِنْکَارِ ھٰؤُلَاءِ الْاَکَابِرِ۔ (دفتر اول مکتوبات شریف)

ترجمہ:۔ جس طرح کفار نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام والتسلیمات کو دوسرے لوگوں کی طرح جانا اور کمالات نبوت کے منکر ہو گئے اللہ تعالیٰ ان اکابر بزرگان دین کے انکار سے محفوظ رکھے۔

ان دیابنہ وانکے اکابرین کے اس شر سے کہ جو شب و روز بشر بشر کی رٹ لگا کر اور حضور علیہ السلام کو اپنا بڑا بھائی بنا کر یہ دنیا میں پھیلا رہے اور خود شیطان کی طرح لعنتی اور راندۂ بارگاہ الٰہی ہو رہے ہیں اور اس طرح مخلوق خدا کو بھی گمراہ کر رہے ہیں اللہ محفوظ رکھے آمین ثم آمین۔

Marfat.com

حدیث شریف نمبر ۱۷

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چپل کو خود درست فرمالیا کرتے تھے اپنے کپڑے خود سی لیتے اور گھر میں اسطرح سب کام کاج کر لیا کرتے تھے جیسا کہ تم لوگ کر لیا کرتے ہو اور فرماتی تھیں آپ بھی بشر ہی تھے۔

قاسمی صاحب اس میں سیدہ عائشہ نے نعلین مبارک لباس طیبہ کا سنوارنا اسطرح بیان فرمایا کہ جیسا تم خود کرتے ہو۔ یعنی یہ افعال مبارکہ وہ بھی گھر میں اسی طرح فرما لیتے تھے جس طرح کہ تم اور فرمایا آپ بھی بشر ہی تھے لیکن اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ آپ بھی بشر تھے جیسے کہ تم ملاں جی دعویٰ ثابت کرو کہ حضور ہم جیسے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۶ کی بحث میں فقیر نے جوابًا واضح کر دیا تھا کہ ہمارا آپ سے اختلاف صرف اس بات پر ہے کہ آپ حضور کو اپنے جیسا بشر اور اپنا بڑا بھائی تصور ہی نہیں کرتے بلکہ یہی اپنی کتابوں میں بھی لکھتے رہتے ہیں۔ ہم نے بحوالہ تمہاری کتابوں تقویۃ الایمان براہین قاطعہ وغیرہ سے ثابت کر دیا ہے کہ تم حضور علیہ السلام کو حسبِ ارشاد خدا روحانی والد نہیں بلکہ بڑا بھائی اور

اپنی مثل بشر کہتے ہو اگر قاسمی میں جرأت ہے تو وہ اس کی تردید شائع کریں۔

حدیث شریف نمبر۱۷ سے تو بلکہ حضور کی بے مثلیت ثابت ہے اور وہ اسطرح کہ مائی صاحبہ نے جب یہ دیکھا کہ حضور کے اشارے پہ چاند رقص فرماتا اور سورج لوٹ آتا ہے۔ مُردے زندہ ہوتے اور سوکھی لکڑیاں فراقِ جمال میں گریہ کناں ہوتی ہیں تو آپ نے اپنی روحانی اولاد کو مطلع فرمایا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح کہیں آپ کو خدا کا بیٹا قرار نہ دے لینا بلکہ ایک طرف تو ان کی یہ شانیں و عزت و عظمتیں ہیں اور دوسری طرف وہ ایسے منکسر المزاج ہیں کہ تمہاری طرح گھر کا تمام کاروبار بھی خود سرانجام دے لیتے ہیں لیکن جب یہ دیکھا کہ کہیں اس تشبیہ سے منکرِ عظمتِ نبوت بھی نہ ہو جائیں تو فوراً یہ وضاحت بھی فرما دی کہ گو کاروبار تمہاری طرح کرتے ہیں اور بشر بھی ہیں لیکن تمہاری طرح کے بشر نہ تھے۔

حدیث شریف نمبر ۱۸

عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَّمَ رَجُلًا فَاَرْعَدَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَوِّنْ عَلَیْکَ فَاِنِّیْ لَسْتُ بِمَلِکٍ اِنَّمَا اَنَا ابْنُ امْرَاَۃٍ مِنْ قُرَیْشٍ کَانَتْ تَاْکُلُ الْقَدِیْدَ۔ (رواہ ابن الجوزی)

ابو حازمؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کچھ بات کی تو وہ مارے خوف کے کانپنے لگا آپ نے فرمایا میاں

Marfat.com

گھبراؤ مت میں کوئی بادشاہ تو نہیں میں تو ایک قریشی عورت کا لڑکا ہوں جو سوکھا ہوا گوشت بھی کھالیا کرتی تھی۔

قاسمی صاحب اگر تم میں کچھ بھی دیانت و شرافت ہوتی تو آج حضور کے بے مثل ہونے کا فیصلہ ہو جاتا تم نے حضور کو دیکھا بھی نہیں لیکن اپنی مثل بشر اور بڑا بھائی کہتے رہتے ہو۔ تمہاری ہی پیش کردہ حدیث نے یہ اظہر من الشمس کر دیا کہ حضور کوئی عام بشروں کی طرح بشر نہیں تھے۔

چونکہ عام بشر شب و روز ایک دوسرے سے ملتے۔ گفتگو کرتے اور باہم شیر و شکر ہو کر زندگی گزارتے ہیں لیکن کبھی مبہوت و مرعوب نہیں ہوتے۔ ہم نے تو یہاں تک دیکھا ہے کہ بڑے بڑے صدر گورنر جابر و قاہر آدمی بھی اگر سامنے آجائیں بعض آدمی بوجہ ان سے تعارف ہونے کے گفتگو کا سلسلہ چاہے منقطع رہے لیکن مرعوب و حواس باختہ نہیں ہوتے ہاں ہم نے جب بھی مرعوب ہوتے دیکھا ہے تو کفر کو مرعوب ہوتے دیکھا ہے۔ کفر نمرود کی شکل میں ہے۔ اسلام ابراہیم خلیل علیہ السلام کی صورت میں مگر مبہوت ہے۔ اسیطرح کفر فرعون کی شکل میں ہے اسلام موسیٰ کلیم اللہ کی صورت میں مگر کفر مبہوت ہے۔ اسی طرح کفر ابوجہل کی صورت میں ہے اور اسلام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں مگر کفر مبہوت ہے۔ اور پھر یہ فقط نبی ہی نہیں بلکہ نبی الانبیاء ہیں فقط رسول نہیں سید المرسلین ہیں بایں وجہ ان کو جو رعب و دبدبہ قدرت نے عطا فرمایا ہے وہ بے مثل و بے مثال ہے ان کے تو غلاموں کی یہ شان ہے کہ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ

Marfat.com

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ - خبردار یہ اللہ کے دوست ہیں انہیں نہ کوئی خوف ہے نہ غم ہے۔

نہ تخت وتاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

ان معبودانِ باطلہ کو کہ جن کے آگے ابوجہل۔ ابولہب کی جبینیں جھکتی تھیں ہم نے کملی والے کے اشارے پر مسمار ہو کر کلمہ پڑھتے بھی سنا ہے اور ہم نے در خرقانی پر سرِ محمود اور درِ مجدد الف ثانی پر دینِ الٰہیہ کے بانی کو جھکتے دیکھا ہے۔

شعر

شمع پہ جائے پروانہ تو پروانہ نہیں رہتا ❊ مسلمان بتکدے میں ہو تو بتخانہ نہیں رہتا

بہر حال وہ رعب کہ جس نے عمر فاروق جیسے جابر و سرکش کو عابد و عادل بنایا تھا اور ایسے ہی کئی سرکشوں کی سرکشی جس کی ایک توجہ سے ختم ہو گئی اور کھنچی گردنیں جھک کر سرِ نیاز میں بدل گئیں چنانچہ یہ نووارد بھی آتا ہے چونکہ اس نے سنا ہے کہ ایک نبی آئے ہیں جو لہ مختار وماذون ہیں۔ جن پر بادل سایہ کرتے ہیں۔ پتھر جنکا کلمہ پڑھتے ہیں۔ درخت جن کے اشارے پر چلتے طیور جن کے آگے جھکتے۔ شمس و قمر جن کے انگشتِ کرم پر رقص کرتے ہیں ابوجہل انکو جادوگر کہتا اور مخالفت کرتا اور یہ پروگرام بناتا ہے کہ یہ ختم ہو جائیں مگر

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اس نووارد نے سوچا کہ چلو ہماری طرح ایک عرب ہی تو ہیں ابوجہل

Marfat.com

قبیلہ قریش سے بتاتا ہے اور جادوگر بھی کہتا ہے۔ چلو چل کر دیکھیں کہ ابوجہل سچا ہے یا وہ نبی سچے ہیں۔

مگر جب وہاں آتا ہے تو پہلی ہی گفتگو میں اس رعبِ خداداد سے کہ جو قدرت نے آپ کو عطا فرمایا تھا مرعوب ہو جاتا ہے اور وہ تھر تھرانا کانپنا شروع کر دیتا ہے تو آمنہ کے لال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کیا تم اپنے طرح کا سُن اور سمجھ کر نہ آئے تھے آؤ ذرا دیکھو گھبرا کیوں گئے واقعی میں عربی ہوں اور قریشی عورت رضی اللہ تعالٰی عنہا کہ جو سوکھا ہوا گوشت کھایا کرتی تھیں کا صاحبزادہ ہوں۔ قاسمی صاحب اس میں بھی اشارۃ النص سے یہی ثابت ہے کہ صرف وطنی نسبت سے مجھے اپنی مثل سمجھنے والو یہ ٹھیک ہے میں بھی ایک قریشی عورت کا صاحبزادہ ہوں مگر دیکھ لیا میرا رعبِ خداداد کہ ابتدائی گفتگو سے حالت غیر ہو گئی۔

ایک عجیب نکتہ

دُرِّ ثمین فی مُبشّرات النبیّ الامین میں جس کا ترجمہ اور حاشیہ مولوی محمد اسحٰق صاحب دیوبندی نے لکھا ہے۔ اس میں ایک نہایت نورانی ایمانی واقعہ تحریر ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب اپنے والد صاحب شاہ عبدالرحیم صاحب کا واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ مجھ سے ذکر کیا جناب والد نے کہ میں نے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَنَا اَمْلَحُ وَاَخِی یُوْسُفُ اَصْبَحُ مجھ میں ملاحت زیادہ ہے اور میرے بھائی یوسف میں صباحت زیادہ تھی تو

اس کے معنی میں مجھے حیرت ہوئی اسواسطے کہ ملاحت تواور زیادہ عاشقوں کو بے قرار کرتی ہے صباحت سے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں روایت ہے کہ زنانِ مصر نے جب ان کا حال دیکھا تو ہاتھ کاٹ لئے اور لوگ ان کو دیکھ کر بے ہوش ہو گئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کوئی ایسی روایت نہیں ہے۔

تو میں نے خواب میں دیکھا اور پھر میں نے سوال کیا اس امر کا نبی کریم رؤف الرحیم علیہ التحیۃ والتسلیم سے تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ

فَقَالَ جَمَالِیْ مَسْتُوْرٌ عَنْ اَعْیُنِ النَّاسِ غَیْرَۃً مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَوْ ظَهَرَ الفعل الناس اکثرو مما فعلوا حین راوا یوسف۔

آپ نے فرمایا کہ میرا جمال لوگوں کی آنکھوں سے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے اگر آشکار جلوہ گر ہو تو اس سے زیادہ حال لوگوں کا ہو جو یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر ہوا تھا۔ (در الثمین فی مبشرات النبی الامین مصنفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ صـ)

اس سے ملتا جلتا شعر مولوی قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند نے قصائد قاسمی میں تحریر کیا ہے۔

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نہ جانا کون ہے کچھ کسی نے جز ستار

(قصائد قاسمی صـ۶ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ لوہٹر گیٹ ملتان مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند)

Marfat.com

قاسمی صاحب جن کی طرف نسبت کر کے تم قاسمی کہلاتے ہو کم از کم ان کی تصنیفات کا ہی مطالعہ کر لیا ہوتا کہ وہ بھی دبی زبان سے ہی سہی لیکن بات کھری کر رہے ہیں۔ یہ معجزہ ہے میرے آقا کا کہ ابو جہل کی مٹھی میں کنکروں سے کلمہ پڑھوایا اور قاسم نانوتوی کے قلم سے اپنی نعت مبارک تحریر کروائی۔

ہاں جی قاسمی صاحب کیا خیال ہے یہاں تو بشریت کا صاف صاف انکار ہے۔ فرماتے ہیں کہ بشریت ایک حجاب ہے۔ پردہ ہے۔ حقیقت نہیں حقیقت مصطفویہ کچھ اور ہے پوچھا کہ بتلاؤ وہ کیا ہے تو کہنے لگے کہ یہ خدا کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔ سنا کرتے تھے کہ

مدعی سست گواہ چست۔ لیکن آج تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ

قاسم سست قاسمی چست

بہرحال اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ قاسمی صاحب قاسم صاحب پر کیا فتویٰ صادر فرماتے ہیں چونکہ قاسمی جی نے تمام زورِ قلم محض بشر ثابت کرنے پر صرف کیا ہے نہ بشریت کو پردہ لکھا ہے نہ بے مثل بشریت لکھا بلکہ مماثل بن کر بڑے بھائی کا رشتہ گانٹھا ہے، اب یا تو بشریت کو پردہ قرار دینے والے اور حقیقت مصطفویہ سے خدا کے سوا تمام مخلوق کو ناآشنا سمجھنے والے قاسم صاحب سچے اور قاسمی صاحب جھوٹے ہیں یا پھر اربعین کی پانچ حدیثوں سے مائی عائشہ اور حضور پُرنور سے غلط طور پر صرف بشر محض ثابت کرنے والے قاسمی صاحب سچے اور قاسم صاحب جھوٹے۔ یہ بھید تو تب ہی کھلے گا جب قاسمی صاحب کی طرف سے جواب آئے گا

Marfat.com

چونکہ قاسم صاحب توفوت ہو گئے۔ فقیر قاسمی صاحب کی طرف سے قصائدِ قاسمی میں تحریر شدہ اس شعر کے جواب کا منتظر رہے گا۔

جس نبی کی دعا بے مثل و بے مثال ہے وہ خود کیوں نہ بے مثل ہوگا

حدیث شریف ۱۹

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ سَبَبْتُہٗ اَوْ لَعَنْتُہٗ اَوْ جَلَدْتُہٗ فَاجْعَلْھَا لَہٗ زَکٰوۃً وَّرَحْمَۃً۔ (رواہ المسلم)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے اللہ میں بشر ہی ہوں سو جس شخص کو مسلمانوں سے میں نے گالی دی ہو یا لعنت کی ہو یا مارا ہو تو یہ چیزیں اس کے حق میں رحمت اور عافیت بنادے۔

یقیناً رب کریم نے اپنے پیارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول فرمائی ہے چونکہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَکَ عَھْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْہِ۔

(مشکوٰۃ کتاب الدعوات ص۱۹۶ مطبوعہ کراچی)

الٰہی میں نے تجھ سے ایک عہد لیا ہے کہ تو ہرگز اسکے خلاف نہ

Marfat.com

کرے گا آگے پھر مندرجہ بالا حدیثِ پاک والی دعا سے ملتی جلتی دعا موجود ہے

ہمارا ایمان ہے کہ قرآن نے یہ صحیح فرمایا کہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى۔ مصطفٰے علیہ السلام اپنی مرضی سے نہیں بولتے

اشارۂ الٰہی سے بولتے ہیں تو مطابق آیت مذکورہ بالا کے حضور نے حسب

الارشاد رب اپنی شانِ بشریت بے مثال کا یوں اظہار فرمایا کہ اے میرے

غلاموں میری بشریت تمام بشریتی آلودگیوں سے پاک و منزہ ہے میں ایسا

بشر ہوں کہ جب بھی دعا کے لیے دستِ کرم اٹھاؤں اسی وقت اجابت

جھک کر میری دعا سے ملتی اور گلے لگاتی ہے۔

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا

بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ)

جب یہ معلوم ہوگیا کہ میری دعا کی یہ شان ہے کہ اللہ تعالٰی عطا کرے

اور اسکے خلاف نہ کریگا تو اے میری امت کے وہ غلاموں جن کو میں بوجہ

اپنی بشریت کے بد دعا بھی دے دوں تو گھبرانا مت اس لئے کہ میں بشر

ہوں لیکن ایسا صاحبِ کمال اور بے مثل و بے مثال بشر ہوں کہ

جس نے اپنے رب سے یہ وعدہ لے لیا ہے کہ مولا اگر مسلمانوں اپنے

غلاموں سے میں کسی کو بد دعا دوں تو اسے رحمت بنا دے۔ سبحان اللہ کیا

شان بے مثال ہے کہ دعا ایک ہے۔ دعا فرمانے والا ایک ہے دعا

قبول کرانے والا ایک ہے لیکن اگر یہ کسی مومن کے لئے ہوجائے تو رحمت

Marfat.com

عافیت ہے اور اگر کسی بے دین منکر عظمتِ رسالت کے لئے ہوگی تو عذاب الٰہی بن کر لگے گی۔ قبول فرمانے والا منشائے محبوب کو ملاحظہ فرما رہا ہے۔ گو لفظ ایک ہی ہیں دستِ کرم بھی ایک ہی ہیں مانگنے والا بھی ایک ہی ہے مگر چونکہ منشاء بدل گئی تو اثر بھی بدل گیا۔

دو عالم دے خالق تے مالک دی مرضی
اوہو ہے جو تیری رضا کملی والے
اساں پُر گناہاں نوں بھی بخشوالئیں
تیری مندا ہے خدا کملی والے

(اعظم چشتی)

اس حدیث سے بھی بڑے بھائی یا مثل ہونا کسی طرح ثابت نہیں ہوتا نہ معلوم قاسمی صاحب کا اس سے کیا مقصد و مراد ہو بہر حال ہمارے مسلک کے یہ عین مطابق ہے وہ نبی کہ جس کی دعا بے مثل ہے تو وہ دعا والا کیوں نہ بے مثل و بے مثال ہوگا۔

تفسیر بالرائے و حدیث پاک میں تحریف کی بدترین مثال

حدیث شریف نمبر ۲۰

اَلَا یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِكُ اَنْ یَّاتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبُ وَاَنَا تَارِكٌ فِیْكُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ الْهُدٰی وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتٰبِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ (رواہ مسلم)

Marfat.com

خبردار اے لوگو سوائے اسکے نہیں کہ میں بشر ہوں قریب ہے کہ میرے
رب کا قاصد (ملک الموت پیغام وفات لے کر) آ جائے اور میں قبول کر
لوں (یعنی میں وفات پا جاؤں) بلاشبہ میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑ
جاتا ہوں ان میں سے ایک کتاب اللہ ہے جس میں ہدایت و نور ہے پس
تم کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس سے تمسک کرو۔

قاسمی صاحب معلوم ہوتا ہے کہ شاید آپ نے احادیث طیبات
کی عبارات کسی اور کتاب میں سے دیکھ کر لکھی ہیں ذاتی طور پر تم میراثیانہ پھبتیا
اور شعر و اشعار ہی جانتے ہو اور جاہل محض ہو۔ چند باتیں ہیں جو کہ رٹی رٹائی
ہوئی ہیں جن کو آپ نے اپنی خطابت کا سرمایہ بنایا ہوا ہے یا پھر دشمنانِ
اہلبیت یا دشمنِ اہلبیت الویزیدیٹ (جو کہ رشید ابن رشید کا مصنف
ہے) کے ایجنٹ ہو کہ تم حدیث کا وہ حصہ جس میں مذکورہ بالا عبارت
کے بعد عربی قاعدہ کے مطابق لفظ ثُمَّ کے بعد قَالَ وَاَهْلِ بَيْتِي الخ کے
الفاظ جو کہ مشکوٰۃ کے صفحہ ۵۶۸ پر بروایت مسلم موجود ہیں کھا گئے اور تحریر
نہ کیا ٹھیک ہے کہ (دروغ گو را حافظہ نباشد) کیا بھول گئے کہ خود ہی تو
تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ اور میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جاتا
تحریر کر دیا اور پھر اتنی جلدی بھول بھی گئے کہ ایک چیز یعنی قرآن کریم تو میں نے
تحریر کر دیا اب دوسری چیز بھی تحریر کر دوں۔ قاسمی صاحب شاید آپ
نظر کہ جسکو تمام قرآن کریم و صحاح ستہ میں تنقیص و اہانتِ انبیاء و اولیاء
نظر آتی ہے۔ قرآن پاک کی اس آیت پر نہیں پڑی کہ جس میں خالقِ کائنات

Marfat.com

نے جس زبان رسالت و نبوت سے قُلْ کہلوا کر کہ تم فرما دو یا رسول اللہ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ وہ اللہ ایک ہے۔ اسی زبانِ رسالت و نطقِ نبوت سے یہ کہلوایا کہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی کہ فرما دو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اے لوگو تمہیں مجھ سے دین ملا۔ ایمان ملا۔ عرفان ملا۔ قرآن ملا ہے پر بس نہیں بلکہ فرمایا رحمٰن ملا لیکن میں اس پر تم سے کچھ اجر نہیں چاہتا محبت چاہتا ہوں اپنے قرابت داروں (یعنی اہلبیت) کی۔ قاسمی صاحب کس کی شان سے پہلو تہی کر رہے ہو وہ کہ جن کی ضمیر ضمیرِ مصطفٰے۔ جن کی تدبیر تدبیرِ مصطفٰے۔ جن کی تقریر تقریرِ مصطفٰے۔ جن کی تحریر تحریرِ مصطفٰے۔ جن کا جمال جمالِ مصطفٰے۔ جن کا کمال کمالِ رسول۔ جن کا خیال خیالِ رسول۔ جن کا وصال وصالِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ قاسمی صاحب تم نے دراصل رشید ابن رشید پر تقریظ نہیں لکھی تھی تو اسکا حق یوں ادا کر دیا۔ تمہارے ہی قبیلے کے ہر صغیر و کبیر برنا و پیر بلاں نے یزید جیسے پلید فاسق و فاجر خونخوار و ظالم۔ بدکار و بدنصیب۔ بد باطن و سیاہ دل ننگِ خاندان و بد خُلق تُند خو و شرابی ظالم و بے ادب۔ گستاخ و بیہودہ انسان کو امیر المؤمنین وصی الرسول اور معاذاللہ نہ معلوم کیا سے کیا لکھا ہے۔ یزید نے جو گل کھلائے وہ تو کھلائے مگر ان چودھویں صدی کے یزیدیوں سے میں پوچھتا ہوں کہ بتلاؤ کہ تم نے فاضلان دیوبند ہونے کے باوجود ایک ایسے شخص کو کہ جسکا دامن خونِ رگِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آلودہ ہو امیر المومنین قرار دے کر کونسی اسلام کی خدمت سر انجام دی ہے اور پھر ایک نہیں دو نہیں پورے ان چھبیس ۲۶

ملاؤں کے دستخط موجود ہیں جن میں کچھ دیوبندیت نواز اور اکثر فاضلان دیوبند ہیں۔ مثلاً مولوی اظہار الحق سہیل آنجہانی (تھوڑا عرصہ ہوا یہ یزیدی مولوی مرگیا ہے) خطیب ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ مولوی غلام مرشد سابق خطیب شاہی مسجد۔ مولوی ظہیر الدین چک ۳۱۵ گ ب ضلع لائلپور۔ مولوی عبد الحق شہر جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں۔ مولوی بشیر احمد پسروری خلیفہ مجاز مولوی احمد علی لاہوری۔ مولوی نور الحسن بخاری تنظیمی بوہڑ گیٹ ملتان۔ مولوی عبد المجید ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ مولوی محمد شفیع دیوبندی کراچی۔ مولوی محمد شفیع سرگودھوی آنجہانی (یہ بھی کچھ عرصہ ہوا مرگیا) مولوی عبد الستار تونسوی تنظیمی۔ مولوی ابوالاعلیٰ مودودی۔ مولوی شمس الحق افغانی وغلام خاں کا دستِ راست احمد حسین بخاری سجاد راولپنڈی۔ مولوی بہاؤ الحق قاسمی۔ مولوی خیر محمد ملتانی۔ یہ ہیں وہ تمام میں سے چند ایک خارجی مولوی جو کہ یزید کو امیر المؤمنین وصی رسول قرار دے رہے ہیں۔

ہم اہلسنت وجماعت کا تو یہ مسلک ہے کہ اہلبیت اطہار یا صحابہؓ تو ایک طرف جس ذرّے کو بھی ان سے نسبت ہے وہ عظمتوں کا پہاڑ ہے

وہ ایسے حسین یکتا ہیں اللہ رے شانِ یکتائی
جس وصف کو ان سے نسبت ہو وہ وصف ہی یکتا ہوجائے

(مولانا ضیاء القادری بدایونی دامت برکاتہم حال مقیم کراچی)

المختصر حدیث نمبر ۲۰ میں بے مثل بشریتِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء

وٹ: حضرت کا اب کراچی میں وصال ہو چکا ہے لہٰذا اب کیلئے رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

قرآن وشان اہلبیت کا بیان موجود ہے جس کی تفصیل اگر بیان ہو تو ایک دفتر چاہیئے اور قاسمی صاحب کی اس تحریف یعنی صرف قرآن کے مضبوط پکڑنے اور اہلبیت کے ذکر سے انکار میں بھی عشاق مصطفٰے کو بے مثلیتِ مصطفٰے نظر آرہی ہے وہ اسطرح دوسری جگہ صاحبِ قرآن نے قرآن کی شان بایں الفاظ بیان فرمائی کہ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ سب سے بہترین عمل یہ ہے کہ قرآن پڑھو اور قرآن پڑھاؤ۔ آیئے مفسرین سے دریافت کریں کہ حقیقت قرآن کیا ہے۔ قرآن کریم نے حضور علیہ السلام کی لاتعداد صفات میں سے صرف ایک صفت خُلق کو عظیم فرمایا ہے وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ٥ (پ ۲۹ سورۃ قلم) دوسری طرف اتنی وسیع وعریض دنیا اور اسکے ساز و سامان کو فرمایا مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ط لیکن اس تمام کے مقابل محبوب کی کروڑہا صفات میں سے ایک صفت خلق کو عظیم فرمایا کہ یہ بہت بڑی ہے۔ مائی صاحبہ زوجۂ مصطفٰے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے سوال ہوا کہ حضور کا خلق کیا ہے کہ جسکو رب کریم نے عظیم فرمایا ہے۔ مائی صاحبہ نے ارشاد فرمایا کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن کہ خُلقِ مصطفٰے سے مراد قرآن ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ خلق مصطفٰے عظیم ہے اور خُلقِ مصطفٰے کیا ہے۔ قرآن کریم۔ گویا قرآن کریم بھی حضور کی کروڑہا صفات میں سے ایک صفت ہے اب ذرا حدیث شریف کے معنی پر غور فرمایئے۔ فرمایا کہ سب سے بہتر عمل یہ ہے کہ قرآن پڑھو اور قرآن پڑھاؤ یعنی نتیجہ یہ نکلا بہترین عمل یہ ہے کہ صفات مصطفٰے علیہ السلام بیان کرو اور کراؤ جب کہ قرآن

Marfat.com

حضور کی ایک صفت اور اسکی تلاوت کرنا اور کرانا بہترین عمل ہوا تو صفاتِ نبوی علیہ السلام کا ذکر کرنا کرانا بھی بہترین عمل ہوا کہ جس میں تلاوتِ قرآن بھی ہے یادِ رحمٰن بھی۔

۲:۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفتِ خُلق جو کہ عظیم ہے وہ ہے قرآن۔ اور قرآن نے اپنا ایک دعویٰ اپنی ہی زبان میں پیش کیا ہے۔ قرآن نے فرمایا ہے کہ وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ط اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے خاص بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمائتیوں کو بلالو اگر تم سچے ہو اور پھر خود ہی فرمایا کہ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ج اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ہ پھر اگر نہ لا سکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ نہ لا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے کہ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار کر رکھی ہے کافروں کے لئے۔

نبی کریم کی اس نورانی صفتِ عظیم یعنی قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ میری مثل

ف:۔ قرآن کریم کا یہ چیلنج انکو ہے جو کہ لات و منات عزیٰ و ہبل کے پجاری تھے۔ صدیق و فاروق عثمان و علی رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے رفقاء ایک طرف تھے اور ابوجہل و ابولہب کے رفقاء ایک طرف صحابہ کرام اور انکے تابعین مائل بہ قرآن اور مشرکین منکر قرآن تو قرآن کریم نے کفار اور انکے بتوں کو من دون اللہ قرار دیا ہے نہ کہ اولیاء اللہ کو قرآن پاک میں جہاں بھی یہ لفظ یعنی من دون اللہ آیا ہے وہاں پر یہ بُت ہی مراد ہیں نہ کہ اولیاء اللہ۔ منہ۔

Marfat.com

لے آؤ اور ساتھ ہی فرمایا کہ تمہارے کُل حمایتی بھی تمہارے ممدّ و معاون ہوں لیکن پھر بھی تم اس کی مثل نہ لاسکوگے کس کی حضور پرنور علیہ السلام کی ایک صفت کی تو جس کی ایک صفت کی مثل نہیں ہوسکتی اس کی نورانی ذات کی مثل کیسے ممکن ہوسکتی ہے۔ ؎

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حسن و ادا کی قسم
ہے کلامِ مجید میں شمس الضحیٰ تیرے چہرۂ نورِ فضا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

قاسمی صاحب تم اور تمہارے دھڑے کے دل میں نبی کریم کی اتنی محبت بھی نہیں ہے جتنی کہ اپنے مولویوں کی۔ اور حضور کو تم اپنے مولویوں جیسا بھی نہیں سمجھتے جب تم اپنے مولویوں کی تعریف پر اُتر آتے ہو تو پھر انہیں کیا جانتے اور کیا مانتے ہو سنو دیکھو تذکرۃ الرشید کا حصہ دوم صلا ۳۶ پر اس مولوی کی صفات ان گنت لکھی جارہی ہیں کہ جس نے تقویۃ الایمان جیسی رسوائے زمانہ کتاب کو عمدہ اور اس کے تمام مسائل کو صحیح کہا ہے۔ اس کتاب کا یہ حوالہ کہ بزرگ کی شان میں منہ سنبھال کر بولنا چاہیئے۔ منہ زور گھوڑے کی طرح نہیں چلنا چاہیئے۔ سو بشر کی سی تعریف کرنی بلکہ اس میں بھی اختصار کرنا چاہیئے حضور کی تعریف تو بشر کی سی کرنی بلکہ اس میں بھی اختصار ہونا چاہیئے لیکن مولوی رشید احمد گنگوہی کی یہ شان ہے کہ آپ کے اخلاق اوصاف کی توصیف کا حق ادا کرنا میری طاقت سے باہر ہے اگر ہمہ تن زبان بن جاؤں تب بھی

Marfat.com

اس ستودہ صفات وذات کے اوصاف کا احاطہ نہیں کرسکتا۔

(تذکرۃ الرشید حصہ دو صفحہ ۳۶ مطبوعہ مطبعہ

قیصر گنج روڈ میرٹھ۔تصنیف مولوی عاشق الٰہی میرٹھی)

اسی کتاب کے صد۲ پر رشید احمد گنگوہی کہ جس نے غوث اعظم کی گیارہویں کا کھانا حرام خواہ اسپر قرآن ہی کیوں نہ پڑھا گیا ہو اور ہندوؤں کی ہولی دیوالی کی پوریاں اور پانی جائز قرار دیا ہے۔خطبہ کے چند حروف کے بعد کتاب کا مصنف مولوی عاشق الٰہی مولوی رشید احمد گنگوہی کی یوں تعریف لکھتا ہے کہ

قطب عالم قدوۃ العلماء غوثِ اعظم اسوۃ الفقہا جامع الفضائل والفواضل العلیہ مستجمع الصفات والخصائل البہیۃ النیۃ حامی دین مبین مجدد زماں وسیلتنا الی اللہ الصمد الذی لم یلد ولم یولد شیخ المشائخ مولانا الحافظ الحاج المولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی۔

لطیفہ عجیبہ

سنا کرتے تھے اور پڑھا بھی تھا کہ ہر صدی کا ایک مجدد ہوتا ہے لیکن واہ رے دیوبند کے سپوتو تمہارے بھی کیا کہنے ترقی ہو تو ایسی ہو کہ صدی ایک مجدد دو۔اشرف علی بھی مجدد۔رشید احمد بھی مجدد۔

ٹھیک ہے جناب تعریف تو رسول اللہ کی کم کرنی چاہیئے۔ان کی رسول اللہ نبی اللہ۔حبیب اللہ کی سی بھی نہیں۔مصطفٰے و مجتبٰے ہونے کی حیثیت سے

Marfat.com

یا شمس الضحیٰ و بدر الدجیٰ ہونے کی حیثیت سے بھی نہیں باعثِ ایجادِ کُل فخر الرُّسل مولائے کُل۔ ہادی السُّبُل ہونے کی حیثیت سے بھی نہیں بلکہ صرف ایک بشر کی سی تعریف بلکہ اس سے بھی مختصر ہونی چاہیئے۔ نجدیو۔ دیو بندیو احراریو۔ مودودیو۔ اور قاسمیو۔ رشیدیو اور انبیٹھویو شرم کرو بالکل صحیح فرمایا اعلیحضرت بریلوی رضی اللہ تعالٰے عنہ نے کہ

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بسر
ارے تجھکو کھائے تپِ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

قاسمیو تمہارے دل میں اپنے مُلّاؤں کی عقیدت موجود ہے۔ اس لئے کلمہ میں اشر فعلی پڑھنے والے کو صادق الیقین ہونے کا فایدہ دے کر بری کرتے اور کعبہ میں پہنچ کر گنگوہ کا راستہ پوچھتے پھرتے ہو اور اس رحمۃ للعالمین کو محض ایک بشر بلکہ اس سے بھی مختصر اور بڑا بھائی خیال کرتے ہو تم پر یہ پنجابی کا شعر کِتنا صادق آتا ہے کہ ؎

کُتّا شیش محل وِچ وڑیا تے جِدھر نظر اُٹھاوے
اَگّے ویکھے پِچھّے ویکھے کُتّا ای نظری آوے

اِدھر دیکھو ایک عاشقِ رسول جسکا چلنا پھرنا عشقِ رسول۔ جسکا اٹھنا بیٹھنا عشقِ رسول۔ جسکا درس و تدریس عشقِ رسول۔ جس کی تصنیف و تالیف عشقِ رسول۔ جسکا وعظ و تقریر عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ عشقِ رسول میں ڈوب کر کیا کہتے ہیں۔ رضی اللہ تعالٰے عنہ۔

(اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

Marfat.com

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے

چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے

ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

فرشتے خدم رسولِ حشم تمامِ امم غلامِ کرم

وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

اصالتِ کل امامتِ کل سیادتِ کل امارتِ کل

حکومتِ کل ولایتِ کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک

زمین و فلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر

یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لئے

ثنا کا نشاں وہ نور فشاں کہ مہر وشاں بآنہمہ شاں

بسایہ کشاں مواکب شاں یہ نام و نشاں تمہارے لئے

جناں میں چمن چمن میں سمن سمن میں پھبن پھبن میں دلہن

سزائے محن میں ایسے منن یہ امن و اماں تمہارے لئے

یہ طور کجا سپہر تو کیا کہ عرشِ علا بھی دور رہا

جہت سے ورا وصال ملا یہ رفعتِ شاں تمہارے لئے

فنا بدرت بقا ببرت زبہر دو جہت بگرد سرت

ہے مرکزیت تمہاری صفت کہ دونوں کماں تمہارے لئے

Marfat.com

اشارے سے چاند کو چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا

گئے ہوئے وقت کو عصر کیا یہ تاب وتواں تمہارے لئے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے

لواء کے تلے ثناء میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے

(نعتیہ کلام اعلیحضرت فاضل بریلوی حدائق بخشش حصہ دوم صفحہ ۴۰، ۴۱، ۴۲ مطبوعہ نظامی پریس بدایوں)

حقیقت یہ ہے کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَاَکْثَرَ ذِکْرَهٗ جس شئے سے محبت ہوگی محبت کی زبان اسکے ذکر سے اکثر رطب اللسان رہے گی اور مثال مشہور ہے کہ جو اندر ہوتا ہے وہی باہر آتا ہے۔ اعلیحضرت ایسے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ جن کے زبان وقلم سے ہمہ اوقات نعتِ رسول ہی نکلتی رہی اور یہ اعلیحضرت کا عشقِ رسول ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

ایک جگہ زیارتِ نبوی کے لئے استغاثہ بدربارِ نبوت پیش فرماتے ہوئے یوں ارشاد ہوتا ہے۔

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا ؛ تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

اسی طرح چشتیوں کے قبلہ وکعبہ ملجاؤ ماوٰی ہادی ومرشد حضرتِ اعلیٰ حضور فیض گنجور سید پیر مہر علی شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گولڑوی جن کی توجہ پاک کا کمال ملاحظہ فرمانا ہو تو آج بھی وزیر آباد جا کر دیکھ لو جہاں پیر طریقت مفسر قرآن فخرِ دوراں فریدیگانہ وحیدِ زمانہ ضیغم اسلام مرکز الخواص والعوام الحاج حضرتِ علامہ مولانا مولوی مفتی حاجی استاذی پیر محمد عبد الغفور صاحب ہزاروی

Marfat.com

چشتی رضوی نظامی گولڑوی سرکار کی زندہ و مجسمہ کرامت موجود ہیں اللہ تعالٰی نے آپ کا سایہ عاطفت و رحمت تادیر ہم پر قائم و دائم رکھے۔ حضرت اعلیٰ گولڑوی جیسی فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول و یکتائے روزگار شخصیت کہ جن کو دائم الحضوری ہونے کا شرف بھی حاصل تھا جنہوں نے پوری نصف صدی خلقِ خدا کو مئے توحید سے سرشار کیا جن کے ایک ادنیٰ اشارے سے بے کمال اور بے جمال باکمال و باجمال بنتے تھے۔ ان سے بڑھ کر توحید آشنا کون ہوگا آؤ دیکھیں کہ وہ حضور کی کیسی تعریف کرتے ہیں۔ محض اختصاراً بشر کی سی یا محبوبِ دلنواز شاہِ دوسرا تاجدار لولاک لما کیسی آپ فرماتے ہیں۔ ظاہر صورت دیکھ کر مثلیت و برادری کا دم بھرنے والو! ساقیٔ میخانہ گولڑہ نے تو غوطہ زنی کر کے اس بحر انوار ناپیدا کنار میں یوں ملاحظہ کیا ہے کہ

اے صورت ہے بے صورت تھیں ۞ بے صورت ظاہر صورت تھیں
بے رنگ ڈسے اس صورت تھیں ۞ وچہ وحدت پھٹیاں جد گھڑیاں

اور عشقِ رسول میں ڈوب کر کیا پتے کی بات کہہ گئے خدا کی قسم کمال فرما گئے ہیں آپ چونکہ خود بھی اسی شمعِ رسالت کے پروانے تھے چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

دَسّے صورت راہ بے صورت دا ۞ توبہ راہ کہ عین حقیقت دا
پر ایہہ کم نہیں بے سوجھت دا ۞ کوئی ڈریاں موتی تے تریاں

دا: اب جبکہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ چونکہ حضرت شیخ التفسیر صاحب ہزاروی وزیر آبادی سیر کے دوران ٹرک کے ساتھ ایکسیڈنٹ میں شہادت پا گئے ہیں۔

Marfat.com

آگے کیفیاتِ وجدانیہ میں گم ہوکر پھر یوں سراغ حقیقت سے آشنا فرماتے ہیں کہ اے ظاہر بیں وصورتِ ظاہرہ (حقیقت ہیں جوکہ خود بے مثل ہے) دیکھ کر آپ کو خود پر قیاس کر کے گمراہ ہوکر شیطان کو داد قیاس دینے اور اسکے پروگرام پرکہ جس نے ذاتِ باری کے سامنے بظاہر صورت آدم کو دیکھ کر سب سے پہلے مخلوق میں سے ءَاَسْجُدُ لِبَشَرٍ کا نعرہ لگایا تھا اسکے ہم مسلک و ہم پلہ بننے والو۔ آؤ۔ باز آؤ۔ فنا فی الرسول مہرِ علی رضی اللہ تعالٰے عنہ کے جامِ چشت اہلِ بہشت سے پی کر پھر دیکھو پھر تمہیں جو یہ ظاہر بینی قعرِ مذلت و ضلالت کی وادیوں کی طرف لئے جا رہی ہے اسکو چھوڑ کر میرے ساتھ مِل کر دست بستہ ہوکر پکار اٹھو گے کہ

اس صورت نوں میں جان آکھاں ؛ جانان کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے ربدی میں شان آکھاں ؛ جس شان توں شاناں سب بنیاں

اور اعلیحضرت رضی اللہ تعالٰے عنہ کی طرح آخر میں دیکھو کہ کسطرح آپ عجز و نیاز کے ساتھ خود کو دربارِ نبوت میں پیش کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ؎

سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا اَکْمَلَکَ ؛ مَا اَجْمَلَکَ مَا اَحْسَنَکَ
کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا ؛ گستاخ اکھیں کتھے جا لڑیاں

اور ہاں ہاں! آؤ دیکھیں کہ یہ نورانی مسلک و مذہب والا جس کی تصنیف و تالیف نے قلندر لاہوری کو اسی طرح فیض عطا کیا جسطرح ایک مرشد کامل اپنی حیات ظاہرہ میں اپنے مرید کو عطا کرتا ہے۔ وہ جن کو عشاق مستِ بادۂ

Marfat.com

قیوم اور علماء حضرت علامہ روم جیسے پیارے القابات سے یاد کرتے ہیں وہ آپ کی طرح صرف بشرہی کی سی تعریف بلکہ اس میں بھی اختصار کرتے ہیں۔ یا وہ بھی اسکے خلاف کچھ فرماتے ہیں تو یہ دیکھئے ان کی آواز دلنواز جوکہ مثنوی کی صورت میں آج بھی فضائے محیط میں موجزن ہے اس میں فرماتے ہیں۔

شہبازِ لامکانِ جانِ اُو ۔ رحمۃ اللعالمیں در شانِ اُو
سیدّ و سرورِ محمد نورِ جاں ۔ بہتر و مہتر شفیعِ مُجرماں
مغزِ قرآں روحِ ایماں جانِ دین ۔ ہست حبِّ رحمۃ اللعالمیں

فرماتے ہیں کہ وہ لامکان کے شہباز اور جہان کی جان ہیں جن کی شان میں رب کریم نے رحمۃ اللعالمین فرمایا ہے۔ وہ ہمارے سردار و سرور اور روشنی عطا فرمانے والے ہیں اس مشتِ خاک کو اور بہتر سے بہتر ہیں واسطے شفاعت مجرمین کے فرمایا کہ وہ ہمارے جیسے نہیں بلکہ ہم جیسے مجرموں کے شافع ہیں اور پھر فرماتے ہیں اے پہاڑی شیخ القرآنو! اور اے ایمان کے قاسمی ٹھیکیدارو! تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ قرآن کا مغز اور ایمان کی روح اور دین کی جان کیا ہے سن لو اور ہوش گوش سے سن لو کہ رحمت اللعالمین کی محبت ہے نہ کہ ان سے رشتہ و اخوت و مماثلت ہے۔

آیئے! اب ذرا عارف باللہ عاشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی تصانیف کا ازبر ہونا مبتدی کو منتہی بناتا ہے اور جس کی تصانیف کو یہ شہرت حاصل ہے کہ آج بھی دنیائے عرب وعجم میں قرآن وحدیث سے آشنا ہونے کے لئے ان کی تصانیف مبارکہ سے آشنائی ضروری ہے وہ کون ہے حضرت

Marfat.com

جامی۔ کون جامی ہاں ہاں وہ جامی جسکو علمی دنیا میں حضرتِ علاّمہ جامی رحمۃ اللہ علیہ کہہ کر یاد کیا جاتا ہے۔ وہ کیا فرماتے ہیں۔ وہ نبی کریم علیہ السلام کو صرف مختصر بشر ہی سمجھتے ہیں یا کچھ اور بھی فرماتے ہیں یہ دیکھئے وہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے عالم کیف و مستی میں پرواز کی تو دیکھا کہ تمام انبیائے کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی محوِ پرواز ہیں اور کسی اہم سے اہم جستجو کے تجسس میں محو ہیں۔ میں نے پوچھا کہ مقبول و مقربانِ بارگاہِ صمدیہ یہ آپ کس چیز کی تلاش و جستجو میں محوِ پرواز ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے آج تیرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ محبوبیّت کی تلاش میں پرواز شروع کی ہوئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ پھر کیا پایا ہے کہنے لگے کہ ہم نے از حد پرواز کی اور معرفتِ مقامِ محبوبیّت سے آشنائی حاصل کرنے میں منہمک و مستغرق رہے مگر ہم نے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ و درجہ محبوبیت کو ہرگز ہرگز نہیں پایا۔ تو آپ نے یعنی حضرت عارف باللہ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولانا جامی رحمت اللہ علیہ نے اس تمام ذاتی مشاہدہ کو بایں الفاظ بیان فرمایا ہے کہ دیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

ہمہ پیغمبراں در جستجو اند ⁂ خدا داند کہ تو در چہ مقامی

کہ جملہ پیغمبرانِ خدا نے مقامِ مصطفٰے کو پانے کی کوشش میں پرواز کی مگر باوجود پرواز شدیدہ مشاہداتِ کبیرہ کے یہی بولے کہ یا رسول اللہ! آپ کے مقامِ قرب کو آپ کا رب کریم و رحیم ہی جانے۔

Marfat.com

قدر مصطفٰے دی خدا جاندا اے ؛ خدا دی قدر مصطفٰے جاندا اے

اور پھر مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ عاشق صادق۔ اسلام کا یہ صد ناز عالم اپنے آپ کو دربار نبوت میں یوں پیش فرماتا ہے کہ ؎

سگت را کاش جامی نام بودے

نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم ؛ زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی

کاش! کہ یا رسول اللہ! میں آپ کے در کا کتا ہوتا۔ اللہ اکبر۔ قاسمی صاحب کیا آپ نے جو احادیث پیش فرمائی ہیں وہ مصنف شرح جامی کہ جن کی "جامی" پڑھ کر عالم عالم بنتے ہیں ان سے پوشیدہ ہی رہی تھیں؛ اور وہ حدیث جو تقویۃ الایمان کے مصنف نے پیش کر کے آپ سے رشتۂ مثلیت واخوت جوڑا ہے وہ ان کی نگاہ سے پوشیدہ ہی رہیں؟ یہ علمائے امت کہ جن کو حیات نبویہ ظاہرہ سے جو کہ خیر القرون قرنی پر مبنی ہے کہ قربت قریبہ حاصل ہے اور جنہوں نے تقویۃ الایمان میں پیش کردہ حدیثوں کے مخاطبین کے زمانے کو بالکل قریب سے دیکھا ہے ان کے عقائد ملاحظہ فرمایئے بقول آپ کے چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ یہ لکھتے کہ اگر کسی نے آپ کو بوجہ بنی آدم ہونے کے بھائی کہدیا تو کیا خلاف نص کے کہدیا۔ (براہین قاطعہ ص۳ مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

اور جس حدیث سے مولوی اسمٰعیل قتیل نے یہ فائدہ اٹھایا کہ

اولیاء۔ انبیاء۔ امام۔ امام زادہ۔ پیر۔ شہید یعنی جتنے بھی اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب کے سب انسان ہیں اور بندے عاجز

Marfat.com

اور ہمارے بھائی ہیں مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے۔ ہم ان کے چھوٹے بھائی ہیں۔

(تقویۃ الایمان مطبوعہ کراچی ص۸۹ تصنیف مولوی اسمٰعیل قتیل دہلوی)

لیکن انہوں نے تو یوں لکھا ہے کہ

توئی سلطانِ عالم یا محمّد ؂ ز رُوئے لطف سوئے من نظر کن

قاسمی صاحب! کلمہ بھی پڑھتے جاتے ہو اور مثیل بن کر اخوت کا رشتہ بھی گانٹھتے جاتے ہو۔ اگر نہیں گانٹھتے تو خدارا بتلاؤ کہ جو مثیلیت کا دعویٰ کرے اور بڑا بھائی کہے اس کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟ میں نے سنا ہے کہ تم تقریریں کہا کرتے ہو کہ جی یہ ہم پر بہتان عظیم ہے کہ ہم حضور کو بھائی کہتے یا لکھتے ہیں فقیر نے تمہارے مولویوں کی کتابوں سے جن کو تم بقیۃ السلف۔ حجۃ الخلف۔ راس الفقہا والمحدثین۔ تاج العلماء الکاملین قدوۃ المحققین۔ امام ہمام۔ قطب العالم۔ جنید عصر۔ نعمانِ دوراں۔ بخاریٔ وقت۔ غوث الاعظم۔ مستجمع الصفات۔ مجددِ زماں۔ وسیلتنا الی اللہ۔ آفتاب و ماہتاب وہ جن کی شان یہ ہے ؎

بہر رشدِ خلق می آید رشید ؂ قطبِ عالم بحر عرفاں میر سید

اور یہ کہ جن کو کعبۃ اللہ قرار دے کر حاجیوں کو کعبۃ اللہ کی طرف سے بایں الفاظ روکا جاتا ہے کہ ؎

اے قوم! بحج رفتہ کجائید بکجائید ؂ معشوق دریں جاست بیائید بیائید

Marfat.com

دیگر جن کو یوسف ثانی ولا ثانی بے نظیر دنیا کے آقا و سرتاج قبلہ و کعبہ ملجا و ماوی۔ غیاث الحرمین۔ نائب رسول رب العلمین۔ مجتہد العصر۔ مصدر فیوض و برکات۔ امام ربانی۔ مخدوم العالم۔ انسان کی شکل میں فرشتہ ان کے اوصاف احاطہ سے باہر ہیں۔ خلاصہ یہ کہ حضرت امام ربانی حُسنِ سیرت اور حسن صورت دونوں سے بہرہ ور اور ہمہ صفات موصوف آپ کی ذاتِ مقدسہ ایسی مجموعہ محاسن تھی کہ ظاہر و باطن جس پہلو پر نظر ڈالی جاتی عقل کو تحیّر ہوتا ہر اہلِ بصیرت صاحبِ ذوق سلیم رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں جس وقت بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے کمال حسن سیرت کا معترف و شیدا ہو کر بے اختیار پکار اٹھا کہ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ۔ (یہ کوئی بشر نہیں یہ تو کوئی فرشتہ ہے عزت دیا ہوا)

(خلاصہ تذکرۃ الرشید خصوصاً صـ۲،۴ حصہ دوم مطبوعہ میرٹھ)

قارئین! یہ اس مولوی کے القاب ہیں کہ جس نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کی اس کتاب کو کہ جس میں یہ لکھا ہے کہ حضور بشر اور ہمارے بڑے بھائی ہیں بڑی عمدہ اور اسکے تمام مسائل کو بالکل صحیح اور اسمٰعیل دہلوی کو ولی کامل لکھا ہے۔ ان کا وہ مولوی جو حضور کو محض بشر اور اس سے بھی مختصر سمجھے وہ ولی کامل اور جو اسکو ولی کامل سمجھے اس کی یہ شان! کہ مجدّد۔ غوثِ اعظم قطبِ دوراں۔ بخاریٔ وقت۔ مجتہد عصر اور مندرجہ بالا تمام القابات کا مستحق حتیٰ کہ بشریت نابود۔ اور عزت دیا گیا فرشتہ ہوے۔ لیکن نبی کریم

Marfat.com

کے ساتھ چت لیٹ گئے۔ حضرت بھی اس چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ اس کے سینے پر رکھ دیا۔ جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا ہر چند فرماتے کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت نے فرمایا ــ لوگ کہیں گے۔ کہنے دو۔"

(اشرف التنبیہ ص۲۶)

وہ کیا حرکات تھیں جن پر "لوگ کیا کہیں گے" کی عرض پیش کرنے پر جو کہیں گے کہنے دو کہا گیا ہے۔ یہ ہے مولوی رشید احمد صاحب کی شانِ ولایت و مجددیت جو کہ اشرف التبیہ و تذکرۃ الرشید سے تحریر کی گئی۔ ان کا ایسا مولوی جنید زمانہ اور مجدد و بخاری دورِ حاضرہ کا امام ربانی۔ غوثِ وقت اور یہاں تک کہ بشر ہی نہیں بلکہ عزت دیا گیا فرشتہ ہے۔ ٹھیک ہے قاسمی صاحب ! ؎

حج کعبہ بھی ہو گنگا کا ہو اشنان بھی
تاکہ خوش رحمٰن ہو راضی رہے شیطان بھی

معلوم ہوا کہ قاسمی صاحب اور ان کے اکابر کے نزدیک نبی پاک تو محض بشر۔ بلکہ ان کی شان اس سے بھی مختصر۔ صرف بڑے بھائی جیسی ہے۔ نہ کلمے کا لحاظ نہ نبوت و رسالت کا لحاظ اور نہ خلعتِ محبوبیت کا پاس۔ اگر وہ دیوبند کے سپوت اور گنگوہ کے مولانا ہوتے تو یقیناً سب کچھ ہوتے مگر اب کچھ بھی نہیں چونکہ نہ وہ گنگوہی ہیں نہ دیوبندی نہ قاسمی ہیں

Marfat.com

ان کی طرح کے بشر اور گاؤں کے چوہدری۔ احراریو! دیوبندیو! قاسمیو! حد ہوگئی کچھ تو خوفِ خدا کرو۔ ہم اہلسنت کا ایمان ہے کہ صرف انبیاء کا گروہ ہے جو کہ خطا وعصیان سے معصوم ہے اور صحابہ واولیاء محفوظ ہیں ان گناہوں سے جو کہ بوجہ بشری فطرت وکثافت کے سرزد ہوتے ہیں مگر افسوس کہ دیوبندی دھرم میں اس معصوم نبی کریم کی تو صرف بشر کی سی تعریف بلکہ اس میں بھی اختصار چاہیئے لیکن وہ ملّاں جو کہ نہ تو گناہوں سے معصوم ہو نہ محفوظ۔ بلکہ جن کی شان مجددیت ومجتہدیت۔ قطبیت وغوثیت وجن کا تصوف اسی تذکرۃ الرشید میں بایں الفاظ موجود ہے کہ

"مولوی محمد قاسم صاحب عروس کی صورت میں ہیں اور میرا اُن سے نکاح ہوا ہے۔ سو جسطرح زن وشوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچتا ہے۔"

دیگر تصوف ۲: حضرت والد ماجد مولانا حافظ محمد احمد صاحب و عمِ محترم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہما نے بیان فرمایا کہ

"ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا۔ حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مرید وشاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہاں مجمع ہی میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجے میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب

Marfat.com

نہ انبیٹھوی اس لئے وہ صرف بشر ہیں یا زیادہ سے زیادہ بڑے بھائی۔ مگر جو گنگوہی ہیں وہ غوث وقطب۔ مجتہد و مجدد۔ حتیٰ کہ وہ ایسے معصوم ہیں کہ وہ بشر نہیں بلکہ فرشتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ قاسمی صاحب کے نزدیک جو گنگوہ کا مرتبہ ہے وہ مدینہ منورہ کا نہیں۔ اور جو رشید احمد کا ہے وہ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نہیں۔ اور اگر قاسمی صاحب کا مسلک یہ نہیں ہے تو وہ یا تو یہ حوالے جھوٹے ثابت کریں یا ان ملّاؤں کو کہ جنہوں نے حضور کو بوجہ بنی آدم ہونے کے مثل بڑے بھائی کے اور رشید احمد کو بوجہ بنی آدم ہونے کے صفِ بشریّت سے نکال کر فرشتہ قرار دیا ہے ان کے متعلق فرمائیں کہ کیا فتویٰ ہے۔ امید ہے کہ قاسمی صاحب جواب بالصّواب سے ضرور نوازیں گے۔

قاسمی صاحب! جن مولویوں میں صرف بشریّت ہی بشریّت ہے اور ملکیّت نہیں۔ انہیں صفِ بشریّت سے نکال کر صفِ ملکیّت میں دھکیل رہے ہو اور جن میں تینوں صفتیں یعنی بشری۔ ملکی۔ حقّی موجود ہیں ان کو صفاتِ ملکیہ وحقیہ سے نکال کر مثل بنا کر برادری کا رشتہ گانٹھنے کے لئے بوجہ بنی آدم ہونے کی آڑ لے رہے ہو حالانکہ یہ اس ملکی وحقی شان والے آقا ہیں کہ جن کے سامنے جبرئیل جیسا عزت وعظمت والا فرشتہ جو کہ رسلِ ملائکہ میں سے ایک رسول اور ملائکہ کا سردار ہے حاضر ہو کر یوں عرض کرتا ہے جسے طبرانی نے اوسط میں دلائل ابو نعیم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں

Marfat.com

اور آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے حکایت فرماتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں یا رسول اللہ! میں نے تمام مشرق و مغرب گھوم کر دیکھے ہیں میں نے کوئی شخص محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نہ دیکھا اور نہ کوئی خاندان بنی ہاشم سے افضل دیکھا گویا یہ شعر کہ۔ ؎

آفاقہا گردیدہ ام ؛ مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیارِ خوباں دیدہ ام ؛ لیکن تو چیزے دیگری

یہ جبرائیل علیہ السلام کے عقیدے کا ترجمہ ہے۔ جبرائیل جو ملائکہ کے سردار ہیں وہ بھی حضور کو بے مثل جانیں اور وہ رشید احمد جس کو تم نے جنسِ بشریت سے خارج کر کے ملک قرار دیا اور خود جس نے ملائکہ کے مسلک وعقیدہ کے خلاف نعرہ لگایا بشریّت سے اُسے تم نے نکالا۔ ملکیتِ سے اسے اس کے نعرے نے نکالا۔ اب یہ معمّہ قاسمی صاحب ہی حل کریں گے کہ وہ کونسی عجوبہ شئے تھی جسے گنگوہی کہا جاتا ہے۔

حدیثِ مبارکہ مذکورہ میں قاسمی صاحب نے محض بشریت ہی کی رٹ لگائی ہے اور دیگر وہ احادیث کہ جو اس مسئلہ میں انہوں نے نقل کی ہیں انکے ترجمہ میں بھی صرف بشر بشر ہی کی رٹ موجود ہے۔ جہانتک بشریتِ محض کا سوال ہے یہ قاسمی صاحب بمع غلام خاں اینڈ کمپنی کا عقیدہ ہے یا اُن کے گرو ابلیس کا عقیدہ تو ہو سکتا ہے کہ جس نے مخلوق میں سب سے پہلے آاَسْجُدَ لِبَشَرٍ کہہ کر کہا میں اس بشر کو سجدہ کروں۔ بطور تحقیر کے کہا اور راندۂ درگاہ الٰہی و دیگر لعنتی کر کے نکالا گیا دیگر شارع علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام کا حدیث مذکورہ میں یہ منشا کہ جو تم نے لیا ہے ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ کا یہی منشاء ہوتا تو آپ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کو کہ جو بشری کثافتوں سے معصوم تو نہیں لیکن محفوظ ضرور ہیں یہ نہ فرماتے کہ اَیُّکُمْ مِثْلِیْ۔ ابوبکر! تم صدیق۔ عمر! تم فاروق۔ عثمان! تم ذوالنورین۔ علی! تم مرتضیٰ۔ فاطمہ! تم پیکرِ حیاء۔ حسن! تم مجتبیٰ۔ حسین! تم سید الشہداء۔ اور اے تمام صحابہ کرام تم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ جیسی ڈگری یعنی رضائے خدا سے سرفراز تو ضرور ہو اور بے شک بمطابق اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ۔ میرے دوست ہدایت کے ستارے ہیں ان میں سے کسی ایک کی اقتداء بھی موجب ہدایت و عرفان ہے کے مصداق ہو اور اے خلفائے راشدین! تم اس شان کے مالک ہو کہ خدا کے بعد آمنہ کا لال اور اسکے بعد تم ہی مطاع و مقتدا ہو اور جسطرح میرا قول و فعل سنت ہے اسی طرح تمہارا قول و فعل بھی سنت ہے عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ ط فرمایا جب تمہیں کسی امر دینی کے نزاع کی صورت میں قولِ فیصل کی ضرورت پیش آئے تو میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت ہی تمہارے لئے قول فیصل ہے اور جو حسب فرمان باری تعالےٰ انعامات ربانیہ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ کی ڈگریاں پا چکے ہوں۔ جن کی راہ کو رب کریم راہِ مستقیم قرار دے کر ہم کو اس راہ پر چلنے کی دعا مانگنے کا حکم دے اور ہر نمازی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ

Marfat.com

اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ عرض کرے اور یہ عرض صبح ومساء شب و روز میں پانچوقت اوقاتِ معینہ پر صبح نور کے تڑکے چار مرتبہ دن ڈھلے بوقتِ ظہر بارہ مرتبہ صلوٰۃ وسطیٰ یعنی نمازِ عصر میں چار یا آٹھ مرتبہ بوقتِ مغرب سات اور سوتے وقت یعنی عشاء میں سترہ مرتبہ علاوہ ازیں جب بھی بصورتِ نوافل ربِ کریم کو یاد کرے جب تک ہر ہر رکعت میں ان یارانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اس اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ میں شامل ہیں ان کی راہ طلب نہ کرے نماز ہی نہیں ہوتی۔

وہ صحابہ جو ہدایت کے ستارے ہوں — ہاں ہاں وہ صحابہ — جو ہادی ومہدی ہوں — اور وہ صحابہ جن کا قول وفعل بھی سنتِ نبوی کی طرح واجب التسلیم ہو — ہاں ہاں وہی صحابہ کہ جو دربارِ خداوندی سے انعامات واکراماتِ الٰہیہ کی ڈگریاں پاچکے ہوں — اور وہ صحابہ — جن کو سب سے بڑی اعلیٰ وارفع ڈگری جو کہ رضائے الٰہی کی ڈگری ہے وہ مل چکی ہو۔ اور وہ نورانی جماعت — کہ جن کی راہ طلب کرنے کا ہر نمازی کو — خواہ وہ کسی مکتبۂ فکر کا کیوں نہ ہو امر دیا گیا ہو۔

جب اتنی شان والی تمام جماعت کو حضور اَلَا یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ کہیں تو تم بھی کہو۔ کہ ہاں ہاں ٹھیک ہے۔ تم بشر ہو۔ بے شک ہو

ف:۔ شاید اس لئے اکثر گستاخانِ صحابہ نماز نہیں پڑھتے کہ نماز اتنی دیر شرفِ قبولیت سے مشرف ہی نہیں ہوتی کہ جب تک نمازی اپنی نماز میں ان نورانی نفوسِ قدسیہ کی راہ طلب نہ کرے۔

لیکن جب اس کی اتباع میں اسکے جمال وکمال کے مظہر اتم وصلی روزے رکھیں تو پھر جب وہ فرمادیں کہ اَیُّکُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ اے ایسی عظیم شان والے صحابہ مجھ سے لفظ بشر سُن لینے پر اپنی طرح کا مت سمجھ لینا۔ فرمایا۔ تم میں مجھ جیسا کون ہے؟ میں اسطرح رات گذارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۶۳ مطبوعہ کراچی)

تمام جہان کے اولیاء ایک صحابی کی مثل نہیں ہو سکتے۔ تمام جہان کے صحابہ ایک نبی کی مثل نہیں ہو سکتے۔ پھر کوئی ملوثِ آلائش بشریہ جو کہ خطاؤں کا پتلا۔ فریب کی روٹیاں اور دغا کے سالن کھانے والا میرے محبوب مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کیسے ہو سکتا ہے۔

بشر بشر کی رٹ لگاتے جانا اور بے مثلیت کو چھپاتے جانا تو ایسے ہے جیسے میں کہوں قرآن کریم فرماتا ہے کہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ۔ (پ ۸ سورۃ الانعام)

اور نہیں ہے کوئی زمین پر چلنے والا اور نہ کوئی پرندہ جو اپنے پروں سے اڑتا ہو مگر امتیں ہیں تمہاری مثل۔ دیکھ لیجئے۔ یہاں اللہ تعالٰے نے زمین پر چلنے والے درندوں مثلاً کتے۔ بلے۔ گدھے۔ خچر اور سوٗر اور پرندوں مثلاً الو۔ گدھ۔ کوے۔ چمگادڑ۔ مکھی و مچھر وغیرہ کو بھی فرمایا کہ تمہاری طرح امتیں ہیں۔ اب تم بھی امتی ہو یہ بھی امتی۔ اور امت کو امت کے ساتھ خود اللہ تعالٰے نے تشبیہ دی تو اب فقیر اگر امتِ دیوبندیہ قاسمیہ۔

Marfat.com

رشیدیہ۔ انبیٹھویہ کو مجموعاً یا فرداً فرداً کہے کہ جناب آپ کی اُلّو۔ گدھے یا خچر وغیرہ جیسے امتی ہونے کی سی تعریف ہونی چاہیئے بلکہ اس میں بھی اختصار ہی چاہیئے یا یوں کہیئے کہ جس طرح گدھا ایک امتی ہے اسی طرح قاسمی صاحب بھی امتی ہیں۔ یا جسطرح خچر امتی ہے اسی طرح قاسمی صاحب آپ بھی امتی ہیں۔ تو کیا آپ کی طبع گراں یہ بوجھ برداشت کرے گی۔ یا امتی ہونے کی اس قرآنی تشبیہ سے آپ یا آپ کے مقتدی چیں بجبیں تو نہ ہوں گے؟ ہونگے اور یقیناً ہونگے اور انہیں ہونا بھی چاہیئے۔ چونکہ ایک سچے مقتدی سے امید بھی یہی کی جاسکتی ہے۔

قارئین قاسمی صاحب فوراً تشبیہ بالا اُلّو گدھ وخچر و گدھے وغیرہ کی مثل سے نکلنے کے لئے کہیں گے کہ مولانا دیکھئے قرآن کریم نے تمام مخلوقات میں سے صرف اور صرف لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ کہہ کر صرف اور صرف انسان ہی کو احسن الخلق قرار دیا ہے لہٰذا میں ان امتوں کے ساتھ مماثلت نہیں رکھتا چونکہ میں احسن الخلق ہوں اور تمام وحوش وطیور احسن الخلق ہونے سے مستثنیٰ ہیں۔

قاسمی صاحب! اپنے زُمرۂ وحوش وطیور سے اخراج کے لئے تو دلائل تلاش کر لیئے اور زمرہ احسن الخلق نظر آ گیا لیکن رسولِ پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی دلیل نظر نہ آئی بلکہ تم نے برادری کا ایک فرد قرار دینے والوں اور انکو بھائی کی طرح تسلیم کرنے والوں کو ولی وشہید قرار دے دیا اگر آپ کا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کچھ بھی تعلق ہوتا تو

Marfat.com

جسطرح آپ کو اور اُلّو وگدھے کو ایک سا اُمتی کہنے پر آپ کے اس جاہل مقتدی کو جس نے نہ صرف پڑھی اور نہ نحو جس نے نہ فلسفہ پڑھا نہ تفسیر نہ جغرافیہ پڑھا نہ جیو میٹری نہ اصول پڑھا نہ منطق صرف اسی تعلق کی بناء پر کہ اس نے آپ کی اقتداء میں چند نمازیں پڑھی ہیں اس نے یہ نہیں دیکھا کہ ہمارے مولوی صاحب کی اُلّو سے مماثلت دینے والا بھی ایک مولوی ہے جو کہ پڑھا لکھا ہے اس کے پاس دلائل ہیں بلکہ اس نے فقط یہ دیکھ کر کہ وحوش و طیور چونکہ جانور ہیں اور ہمارے مولوی صاحب اچھے بھلے انسان تو وہ بوجہ فقط اس نسبت کے آپ کی یہ توہین ہرگز برداشت نہ کرے گا چونکہ اسکو آپ کے ساتھ تعلق ہے۔ اسی طرح قاسمی صاحب! اگر آپ کو بھی نبی پاک سے کچھ تعلق ہوتا تو اسمٰعیل دہلوی قتیل کے بڑا بھائی لکھنے پر آپ کی بھی غیرتِ ایمانی جوش میں آجاتی اور اس مقتدی کی طرح آپ بھی بوجہ کلمہ گو ہونے کے ایسے ملّاؤں سے بیزاری ونفرت کا اظہار فرما دیتے مگر آپ کا تو نبی پاک سے باوجود ان کا کلمہ پڑھنے کے اتنا بھی تعلق نہیں جتنا کہ تمہارے پیچھے نماز پڑھنے والے ایک عام مقتدی کو ہے اور آپ میں باوجود علمیّت کے دعوے دار ہونے کے اس جاہل مطلق جتنی بھی غیرتِ ایمانی نہیں جس نے اپنے امام کی گستاخی برداشت نہ کی۔ اگر آپ میں غیرت ایمانی کا مختصر سا مادہ بھی ہوتا تو آپ ایسے ملّاؤں کا کبھی ساتھ نہ دیتے بلکہ ان کے ان کفریہ عقائد پر آگاہ ہوتے ہی جو ان کی تصنیفات میں بمع حوالوں کے گذ چکے ہیں بیزاری کا اظہار کر دیتے مگر آپ نے رسولِ پاک صاحب لولاک

Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ پر اپنے ملاؤں کو فوقیت دے کر اس آیت کے عملاً مصداق ہونے کا ثبوت فراہم کر دیا کہ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔ (پ سورۃ توبہ)

"انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا ہے۔"

خداوند کریم بشریت کے ساتھ یُوْحٰٓی اِلَیَّ فرما کر بشریتِ مصطفےٰ کو ممتاز فرمائے مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ۔ وسراجاً منیراً فرما کر اس بشریت والے کو نورانی بشریت والے فرمائے اور پھر یہ نورانی بشریت والے اَیُّکُمْ مِثْلِیْ فرما کر اپنی بشریت کو بے مثل بشریت قرار دیں اور جن کے متعلق وہ صحابہ کرام کہ جن کی بشریت کو بشریت کے لحاظ سے حضور کے علاوہ سب سے اعلیٰ قرار دینا چاہیئے فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ کہہ کر اپنی بشریت کو حضور کے قدموں پر نثار کریں جن کے متعلق سیدنا جبرئیلِ امین علیہ السلام کا بھی یہی عقیدہ ہو کہ ؎

بسیار خوباں دیدہ ام ٭ لیکن تو چیزے دیگری

کہ اے کملی والے میں بشریت کے افرادِ اعلیٰ یعنی نبیوں اور رسولوں تک کی خدمت میں احکاماتِ الٰہیہ لاتا رہا۔ میں نے ان کو ہر نوع دیکھا لیکن آپ کو ان سب سے ایسا ممتاز پایا کہ چیزے دیگری یعنی آپ کی شان سب سے ممتاز ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ آپ نے بشریت کو پستی سے بلندی نیچان سے اوچان زوال سے کمال زحمت سے رحمت تک پہنچا کر مخلوق کو خالق سے ملا دیا۔

Marfat.com

قاسمی صاحب اگر صرف صفتِ نُطق آپ کو اُلّو و گدھے جیسے حیوانات کی مماثلت سے باکمال و بے مثال بنا سکتی ہے تو نبی کریم علیہ السلام کو نبوت و رسالت رحمت و رافت عظمتِ شفاعت بھی عام انسانوں اور بشروں سے ممتاز و بے مثل دیگر باکمال و باجمال بنا سکتی ہے ان کی تو یہ شان ہے کہ

کائنات حسن جب پھیلی تو لا محدود تھی
اور جب سمٹی رسولِ پاک ہو کر رہ گئی

ہاں تو سیدنا جبرئیل علیہ السلام کا عقیدہ یہ ہو کہ آپ بے مثل جنیرے دیگر ہیں۔ مولانا روم تمام امت کے اولیائے کاملین کے ساتھ حضور کے سامنے خود کو مجرم اور حضور کو شفیع مجرماں فرما کر ممتاز و بے مثل فرمائیں — عارف جامی خداداند کہ تو در چہ مقامی کہہ کر اس بحث کو ختم فرماتے ہوئے خود کو آپکے در کا سگ قرار دیں۔ قیومِ زمانی حضرت قبلہ مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی بشریت تو ایک طرف جن کی پیدائش کو تمام بشریت کی پیدائش سے مستثنیٰ قرار دیں۔ اس لئے کہ تمام بشریت اربعہ عناصر سے اور آپ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے۔ اعلیحضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو مبداءِ الخلائق وحقیقت الحقائق قرار دیں اپنے آپ کو تجھ سے شیدا ہزار پھرتے فرما کر مماثل تو ایک طرف یہ کہیں کہ اے احمد رضا تجھ جیسوں کی وہاں کیا پوچھ ہے حالانکہ آپ ولی ابن ولی ابن ولی۔ عارف ابن عارف ابن عارف۔ محقق ابن محقق ابن محقق ہیں لیکن فرماتے ہیں کہ کملی والے کے دربار میں ہمارے عرفانِ ولایت کی کیا حقیقت ہے

Marfat.com

کہاں نبوت کا بحرِ ناپیداکنار اور کہاں مجھ جیسا گناہگار میں ہی کیا ہوں مجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں اور حضرتِ اعلیٰ ساقیٔ مے چشت اہلِ بہشت غواص بحرِ عرفاں وحدت شیدائے عرفانِ نبوت پیر سید مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ کو مظہرِ جمال الٰہی وسیلۂ قرب وحدتِ خدا فرماتے ہوئے خود کو دربارِ نبوت میں پیش فرمانا گستاخی تصور کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا ؛ گستاخ اکھیں کتھے جا لڑیاں

جنکو تمام صحابۂ کرام اولیائے عظام علمائے ذی احترام بے مثل قرار دیں اور بایں الفاظ کہ آئینہ کلمۂ توحید ہمہ تن تفسیر کلامِ مجید تاجدار مرسلین فخر دنیا ودیں رحمۃ اللعالمین راحتہ العاشقین مراد المشتاقین عالم علم الاولین والآخرین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین باعثِ ایجاد جزو کل ہادی السبل فخر الرسل مولائے کائنات خلاصۂ موجودات فخر الارض وسمٰوٰت مصدر الحسنات۔ شہنشاہِ کونین مالکِ دارین سید الکونین امام الاتقیاء سرورِ انبیاء حبیب کبریا شاہِ ہردوسرا مالکِ کون ومکاں شبِ اسریٰ کے دولھا نورِ مجسّم کاشفِ اسرار لوح وقلم ہادیٔ اعظم ملجائے معظم شفیع دوعالم فخر آدم وبنی آدم روحِ روانِ عالمیاں وعالم وارث علوم اولین مورث کمالات وکمالات آخرین قائد فوج اسلام دامغ جیوش اصنام نگہت چمنستان ملکوت اصل سربستان ناسوت ثمرۂ سدرہ محبوبیت شگوفۂ شجرۂ مقبولیت شہباز آشیاں قربت عارف رموزان وحدت وکثرت طاؤس مرغزار جنت

Marfat.com

فارس مضمار لاہوت شہسوار میدان جبروت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وعترتہ وادلیائے امتہ وعلمائے ملتہ اجمعین آمین برحمتک یاارحم الراحمین جیسے نورانی القابات سے یاد کیا ہو جس کی اونی کملی کو قرآن پاک یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اور سوتی چادر کو یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ کہہ کر جس کی نورانی چشمان مبارک کو مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کہہ کر جس کے سینہ فیض گنجینہ کو اَلَمْ نَشْرَحْ ہونٹوں کو نٓ زبان کو قلم کہہ کر۔ زلفوں کو وَاللَّیْلِ اور مکھڑے کو وَالضُّحٰی کہہ کر جس کے نور بھرے بشرے کو طٰہٰ اور جس کی نورانی ذات ستودہ صفات کو یٰسٓ قرار دے کر خطبے پڑھے جائیں۔

اسکو تو صرف بشر بڑا بھائی کہو اور چودھویں صدی کے ملاں آنکھوں کے اندھے رنگ کے کالے چندوں کی روٹی پر گذر اوقات ہندو کی ہولی کے پانی کو جائز اور سبیل حسین کے پانی کو ناجائز۔ دیوالی کی کچوریوں کو جائز اور غوث اعظم قطب عالم کی گیارہویں شریف کو ناجائز قرار دینے والو کہ قطب غوث ابدال امام خاتم الاولیاء جنید دوراں بخاری زماں حتیٰ کہ وہ بشر ہی نہیں بلکہ فرشتے ہیں کہو۔ کچھ تو خوفِ خدا کرو۔

جب وہ پوچھیں گے سرِ محشر بلا کے سامنے
کیا جوابِ کفر دو گے تم خدا کے سامنے

قاسمی صاحب آخری اور فیصلہ کن حوالہ فقیر اس ذات کا پیش کرتا ہے جو کہ مولوی اشرفعلی و قاسم نانوتوی۔ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھوی کے پیر ہیں اور جن کی تعریف قصائد قاسمی مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ ملتان میں بایں

Marfat.com

الفاظ موجود ہے۔

بحقِ مقتدائے عشق بازاں ؎ رئیس و پیشوائے جاں گدازاں

امامِ راست بازاں شیخ عالم ؎ ولے خاص صدیق معظّم

شہِ والا گہر امداد اللہ ؎ کہ بہر عالم است امداد اللہ

یہ حضرت علیہ الرحمۃ اس مسئلہ کا بایں الفاظ نفیس حل پیش فرماتے ہیں ملفوظ نمبر ۹۱۔

فرمایا صوفیاء نے اذکار اس لیئے مقرر کیئے ہیں کہ انسان صفت بشریہ سے نکل کر متصف بصفات اللہ ہو جائے پس کوشش کرنا چاہیئے

مشکلے نیست کہ آساں نشود ؎ مرد باید کہ آساں نہ شود

(امداد المشتاق صلا مطبوعہ اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر)

کیوں جی قاسمی صاحب کتاب بھی تمہاری مصنف بھی تمہارے۔ پریس بھی تمہارا۔ صرف ناقل ہم ہیں۔ فرمائیے اب کیا فتویٰ ہے آپ کا قبلہ حاجی صاحب علیہ الرحمۃ کے متعلق کہ جنہوں نے بوجہ ذکر اذکار کے انسان کو صفت بشریت سے نکال کر متصف بصفات اللہ قرار دیا اب فرمائیے کہ حضور علیہ السلام سے بڑھ کر کون ذاکر ذکر خدا ہو سکتا ہے جن کو اتنی فنائیت تامہ حاصل ہے کہ قرآن میں اللہ نے جن کی مار کو وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی فرمایا اور یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ کہہ کر جن کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا کہہ کر جن کی رضا کو اپنی رضا قرار دیا ہو۔ تو جب امتی اذکار سے متصف بصفات اللہ ہو سکتا ہے تو حضور جو کہ سید الذاکرین ہیں وہ کیسے تمہارے

Marfat.com

جیسے بشر اور تمہاری برادری میں شامل ہو کر تمہارے بڑے بھائی ہو سکتے ہیں۔
قاسمی صاحب باقی مسائل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات کے ہیں جو کہ آپ نے عالم غیب۔ حاظر و ناظر۔ مختار کل جیسے عنوانات قائم کر کے تحریر کئے ہیں۔ مگر یہ عنوان کہ (دلائل بشریت) اور پھر جس میں آپ نے جو پانچ حدیثیں تحریر کی ہیں۔ ان پانچوں حدیثوں سے تو آپ کا مدعا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ مسئلہ صرف بشریتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں بلکہ بے مثل بشریتِ مصطفٰے علیہ السلام دیگر روحانی باپ کے انکار کا ہے جو کہ فقیر نے تمہاری ان دو کتابوں سے جو کہ آپ کے قرآن و حدیث و اقوالِ مفسرین و محدثین دیگر اولیائے کاملین رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے ارشادات سے بھی زیادہ عزیز ہیں پیش کر دیا لہٰذا اب تم جب تک ان دونوں یا ان کی طرح کے مضمون کی دوسری کتابوں سے اعلانیہ انکار اور لکھنے والوں سے بیزاری اربعین کی طرح تحریر کر کے شائع نہ کرو گے تمام پاکستان کے مسلمان عموماً اور اہل شہر لائلپور و مضافات لائلپور کے مسلمان خصوصاً یہ تسلیم کریں گے کہ تم بھی اس صاحبِ لولاک علیہ السلام کو اپنے جیسا بشر اور بڑا بھائی ہونے کا اقرار اور بے مثلیت و روحانی باپ ہونے انکار کر رہے ہو جس پر کفر ہونے کا فتویٰ ماقبل علامہ خیر الدین رملی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے گذر گیا۔ امید ہے کہ مسلمانانِ پاکستان اور بالخصوص مسلمانان شہر لائلپور و مضافاتِ لائلپور کو مطمئن کرنے دیگر اپنی صحیح اسلامی پوزیشن واضح کرنے کے لئے قاسمی صاحب ضرور وضاحت

Marfat.com

فرمائیں گے۔ طالبِ وضاحت

فقیر قادری ابوالمقبول غلام رسول گل غفرلہ نقشبندی خطیب مجددی جامع مسجد غلام محمد آباد شہر لائلپور۔

مسئلہ علمِ غیب عطائی

برائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قبل اسکے کہ فقیر اس مسئلہ میں قاسمی صاحب کی طرف سے پیش کردہ احادیث طیبات جوکہ انہوں نے علمِ غیب عطائی کی تردید میں پیش کی ہیں اور اصولاً جن سے علمِ غیب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہے پیش کرے اور مزید علم غیب شریف پر قرآن وحدیث سے دلائل پیش کرے یہ گذارش کرنا موزوں و ضروری سمجھتا ہے کہ اس مسئلہ میں اپنا اور اپنے اکابر کا مسلک پیش کر دے تاکہ مسئلہ مذکورہ سمجھنے میں آسانی میسر آسکے۔

ہمارا یہ ایمان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کریم جل جلالہٗ و عم نوالہٗ دائم برہانہٗ و اعظم شانہٗ نے جو علومِ غیبیہ عطا فرمائے ہیں اس علم غیب عطائی کو علم الٰہی سے کوئی نسبت حاصل نہیں مثلاً یوں سمجھئے کہ کوئی چڑیا سمندر پر جائے اور اس سمندر میں سے بقدر ہمت اپنی چونچ میں پانی لے آئے

Marfat.com

بلا تشبیہ وتمثیل علمِ الٰہی ایک سمندر ہے اور اس سمندر میں سے علمِ غیب مصطفیٰ عطائی کلی ایک قطرہ کی مثل ہے اسی طرح تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے بالمقابل ہمارے حضور کا علم ایک سمندر ہے اور تمام انبیائے کرام کا علم مثل ایک قطرے کے ہے۔ رب کریم کے علم پاک کے سامنے علمِ مصطفےٰ جزوی اور انبیائے کرام علیہم السلام کے بالمقابل علمِ غیبِ مصطفیٰ کلی ہے۔

اور حضور علیہ السلام کے علمِ غیب شریف عطائی کے مسئلہ یا بوساطتِ مصطفےٰ جملہ اولیائے کاملین کو علمِ غیب عطا ہونے کے مسئلہ میں کسی نے بھی اعتراض نہیں کیا علاوہ معتزلہ کے چونکہ معتزلہ اولیائے کاملین کو علمِ غیب ملنے کے منکر ہیں لیکن ہم اہلسنت بوسیلہ مصطفےٰ اولیائے کاملین کے علم غیب شریف کے بھی قائل ہیں اور آجتک کسی بھی مسلمان نے اس مسئلہ میں اختلاف نہیں کیا بلکہ جمہور علمائے کرام مفسّرین ومحدّثین وفقہائے اہلسنت نے تو اپنی تصنیفات میں یہانتک مرقوم فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے علومِ خمسہ کی تمام جزویات سے بھی مطلع فرما دیا ہے۔ اب قارئین کرام ذرا خود اندازہ فرمائیں کہ جو شخص قرآن وحدیث اقوال ائمہ جملہ علماء ومفسرین محدثین محققین کے خلاف یہ عقیدہ رکھے کہ جو شخص حضور علیہ السلام کے عالم غیب ہونے کا معتقد ہے سادات حنفیہ[۱] کے نزدیک قطعاً مشرک وکافر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

ف۱: یہ اہلِ اسلام حنفی سنی مسلمانوں کو دھوکہ دیا جارہا ہے ورنہ تمام مفسرین ومحدثین وعلمائے احناف نے علم غیب عطائی نبی کریم رؤف الرحیم کے لئے بالصراحت جانا اور مانا ہے جیسا کہ آگے آئے گا۔ (فقیر قادری ابوالمقبول غفرلہ)

Marfat.com

اور پھر یہی مصنف مذکورہ فتاویٰ میں اسی مقام پر چند سطر بعد یوں تحریر کرتے ہیں کہ جو یہ کہتے ہیں کہ بجمیع اشیاء آنحضرت کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا علم غیب ہے سو محض باطل اور خرافات میں سے ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۳)

پھر اگلے صفحہ پر یہ تحریر موجود ہے کہ علمِ غیب خاصۂ حق تعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ابہام شرک سے خالی نہیں

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۴)

اس صفحے پر اکثر علمائے دیوبند مثلاً مولوی محمود الحسن۔ مولوی خلیل احمد اور بھی دیگر کئی مولویوں کے دستخط موجود ہیں۔

ہم اہلسنت و جماعت حنفیوں بریلویوں کے نزدیک مندرجہ بالا عقیدہ رکھنے والا جو کہ فتاویٰ رشیدیہ میں موجود ہے بد مذہب خائب و خاسر اور صدہا آیات و احادیث کا منکر ہے چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اُس عطا کا کہ جو قرآن کریم میں جگہ جگہ مرقوم ہے انکار کر رہا ہے۔ بلکہ اس دھڑے کے حکیم الامت تھانوی جی تو یہانتک گستاخ نکلے کہ انہوں نے علمِ غیب مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کو زید و عمر ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم سے تشبیہ ہی نہیں دی بلکہ لکھا کہ ایسا علمِ غیب تو ان مندرجہ بالا تمام دیوانوں و بہائم و حیوانات کو بھی حاصل ہے۔

(دیکھئے کتاب حفظ الایمان لبسط البنان مصنفہ مولوی اشرفعلی تھانوی مطبع علیمی پریس محلہ چوڑیوالان دہلی)

Marfat.com

اسی رسوائے زمانہ عبارت اور گستاخانہ جرأت کی بناء پر علمائے عرب وعجم نے تحریر فرمایا کہ جس شخص کا یہ اعتقاد ہے اور پھر جو شخص ایسے اعتقاد والے کے اس اعتقاد سے مطلع ہوکر اس کے اس اعتقاد کا مؤید ہے ہر ایسا شخص یا اشخاص کافر ہیں۔ دیکھئے فتاویٰ حسام الحرمین تصنیف اینف اعلیحضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

سوال :۔ غیب کسے کہتے ہیں۔

جواب :۔ مَا غَابَ عَنِ العباد جو چیز بندوں سے چھپی ہوئی ہو۔ قولہ تعالیٰ عَالِمُ الْغَیْبِ عَالِمُ مَا غَابَ اَبْصَارِ خَلْقِهٖ فَلَمْ یَرَوْهُ جاننے والا اس چیز کا جو مخلوق کی آنکھوں سے پوشیدہ ہو تو انہوں نے اس چیز کو نہ دیکھا ہو۔ (زرقانی جلد ہفتم صفحہ ۱۹۹ ابن حریر)

نبا بمعنی خبر ہے اس کی نظیر قرآن کریم میں اس طرح موجود ہے۔ عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ط سوال کرتے ہیں آپ سے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بڑی خبر یعنی قیامت کے متعلق تو اب جب کہ معلوم ہوگیا کہ نباء بمعنی خبر ہے تو اب ذرا لفظ نبی کے معنی پر غور کیجئے۔ نبی مشتق ہے نباء سے اور نبیؐ صیغہ ہے صفت مشبہ کا تو اب نبی کے معنی ہوئے خبردار، خبر رکھنے والا۔ چنانچہ یہ دیکھئے المنجد اس میں یہ عبارت موجود ہے۔ اَلنَّبِیُّ وَالنَّبِیُّ اَلْمُخْبِرُ عَنِ الْغَیْبِ اَوْ لِمُسْتَقْبِلِ بِالْهَامِ مِنَ اللّٰهِ (المنجد صفحہ ۸۴۵ مطبوعہ مصر)

اسی لئے اعلیحضرت عظیم البرکت مجددِ مائۃ حاضرہ مؤیدِ ملتِ طاہرہ

Marfat.com

الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ کا معنیٰ غیب کی خبریں دینے والا کیا ہے۔

غیب بمعنی پوشیدہ پر چار آیات شاہد ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱:۔ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّخَافُهٗ بِالْغَیْبِ۔ (پ۷ سورۃ البقرۃ)

۲:۔ مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ۔ (پ۲۶ سورۃ ق)

۳:۔ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ۔ (پ۱ سورۃ البقرۃ)

۴:۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ کَبِیْرٌ۔

ترجمہ آیت ۱:۔ تاکہ معلوم کرے اللہ تعالٰی کہ کون ڈرتا ہے اس سے بن دیکھے۔

ترجمہ آیت ۲:۔ جو ڈرے رحمٰن سے بن دیکھے۔

ترجمہ آیت ۳:۔ وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں بن دیکھے۔

ترجمہ آیت ۴:۔ بیشک جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں بن دیکھے ان کے واسطے بخشش ہے اور بڑا اجر ہے۔

قاسمی صاحب سمجھے غیب کا معنیٰ یعنی مَا غَابَ عَنْكَ دیگر غیب مَا غَابَ عَنِ الْعِبَادِ۔ جو چیز بندوں سے غائب ہو تو جب نبأ بمعنی خبر ہے تو نبیؐ بمعنی خبریں دینے اور خبریں رکھنے والا کے ہوا۔

یہ تمام بحث قرآن کریم کے بعد زرقانی و ابن جریر جیسی معتبر کتب احادیث کے علاوہ لغت کی بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ کتاب المنجد جو کہ آپ نے

Marfat.com

شاید کبھی خواب میں بھی نہ دیکھی ہوگی اس میں بھی غیب کا معنی اوجھل حواس خمسہ سے مخفی اور نباء بمعنی خبر اور نبیؐ کا معنی خبریں رکھنے یا خبریں دینے والا ہی ثابت ہے۔

گویا کسے باشد کوئی بھی ہو جب بھی وہ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ تلاوت کرتا ہے علم غیب مصطفیٰ کا اقرار کر لیتا ہے۔ اب دیکھئے کہ کتنا جاہل ہے وہ شخص جو ایک طرف تو حضور کو نبی بھی کہہ رہا ہے اور نبی کہہ کر پھر علم غیب شریف عطائی کا انکار بھی کر رہا ہے۔ قاسمی جی آپ بمع غلام خاں اینڈ کمپنی کے یا تو صدق دل سے حضور علیہ السلام کے علم غیب شریف عطائی کا اقرار کر کے مومن بن جاؤ یا آج سے نبی کو نبی کہنا چھوڑ دو یہ دورنگی منافقین کو ہی زیب دیتی ہے کم از کم محمد ضیاء جیسے نامی شخص کو زیب نہیں دیتی۔

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا ؛ سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

اب جب کہ یہ ثابت ہو گیا کہ غیب وہ جو پوشیدہ ہو تو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے علم غیب مانتے ہیں ان سے گذارش ہے کہ اللہ تعالیٰ تو وہ ہیں جن کی یہ شان ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ یعنی اللہ پر کوئی شے مخفی نہیں تو علم بمعنی دانستن ہے یعنی جاننا اور غیب کا معنی ہے چھپی ہوئی چیز حالانکہ اس سے کوئی چیز بھی چھپی ہوئی نہیں ہے تو پھر اسکا معنی کیا ہے حالانکہ وہ خود فرماتا ہے عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا چھپے اور ظاہر کا۔ تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ جاننے والا مَا غَابَ عَنْكَ یا مَا غَابَ عَنِ الْعِبَادِ کا لہذا جہاں بھی قرآن کریم میں عَالِمُ الْغَيْبِ کا لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے آیا ہے وہاں غیب مَا غَابَ عَنِ الْعِبَادِ

Marfat.com

چھپی ہوئی ہے لہذا غیب ہے لیکن اللہ پر بذاتہ اور اسکے نبی پر بعطائے الٰہی ظاہر ہے پس یہی معنی ہے عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ کے۔

اس بحث سے قاسمی غلام خانی پارٹی کا وہ اعتراض جوکہ وہ اکثر کیا کرتے ہیں کہ جو چیز ظاہر ہو اس پر غیب کا اطلاق کیسے ہوسکتا ہے چونکہ جب ظاہر ہوگئی تو غیب نہ رہی رفع ہوگیا اسلئے کہ غیب مَا غَابَ عَنِ الْعِبَاد ہے یعنی وہ اللہ ورسول سے پوشیدہ نہیں۔ہاں البتہ ہم سے پوشیدہ ہیں یعنی ابتداء سے لے کر انتہا تک جو معرض وجود میں آچکا ہے یا آئے گا ان میں سے جو کہ ہم نے نہیں دیکھا مثلاً جنت۔دوزخ۔جنت کی نعمتیں دوزخ کی صعوبتیں یہ ہمارے لئے غیب ہیں اور جو ہم نے دیکھ لی ہے وہ ہمارے لئے شہادت کا درجہ رکھتی ہے تو گویا عَالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃ کا معنیٰ اب یہ بنا کہ جاننے والا تمہارے حواس خمسہ سے مخفی اشیاء کا اور ان کا جن پر تمہیں شہود ہوچکا ہے۔یعنی ظاہر ہوگئیں پس علم غیب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عطائی کا یہی معنیٰ ہے کہ مَا غَابَ عَنِ الْعِبَاد جس کے معنی خدا خود جانتا ہے اور اُسنے اپنے محبوب کو جتا اور بتا دیا ہے نہیں نہیں!! بلکہ شب معراج اسکا مشاہدہ بھی کرا دیا ہوا ہے اس لئے تو فرمایا ہے کہ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اے غیب کی خبریں رکھنے اور دینے والے! چنانچہ اللہ کریم نے اس علم غیب عطائی کا قرآن کریم میں متعدد جگہ ذکر فرمایا ہے جو کہ اپنے محل پر بیان ہوگا۔ یہ معاملہ کہ یہ علم غیب شریف کتنا ہے یہ عطا فرمانے والا معبود جانے یا جسکو

Marfat.com

عطا فرمایا ہے وہ محبوب جانے ہمیں اس کی ناپ تول کے لیئے پٹواری یا گرداور بننے کا حکم نہیں بلکہ ایمان لاکر تقویٰ اور پرہیزگاری حاصل کرنے کا حکم ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ھُدًى لِلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ط

(پ ا سورۃ البقرۃ)

ہدایت واسطے پرہیزگاروں کے۔ وہ لوگ جو کہ ایمان رکھتے ہیں ساتھ چھپی ہوئی چیزوں کے جو دیکھی ہوئی نہیں۔ قائم کرتے ہیں نماز کو اور خرچ کرتے ہیں اس میں سے جو ہم نے ان کو دیا ہوا ہے۔

معلوم ہوا

کہ غیب پر ایمان پرہیزگار لائیں گے اور وہی ہدایت یافتہ ہونگے پھر ان کی شان یہ ہے کہ وہ ایمان بالغیب کے بعد نماز قائم کرتے اور صدقہ نافلہ واجبہ اور دیگر زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں۔

قرآن پاک کی فصاحت و بلاغت و صداقت کے قربان کہ اللہ کریم نے کئی سو سال پہلے فرما دیا کہ قرآن ہدایت ان کو دے گا جو غیب پر ایمان لائیں گے اور پھر ان کی یہ نشانی بیان فرمائی کہ غیب پر ایمان لانے والے ہی نماز قائم کرتے اور صدقہ نافلہ و واجبہ کا بھی وہی خیال رکھتے اور پوری انہماک سے ادا بھی کرتے ہیں۔

الحمد للہ! ہم نے اس زمانے میں ان آنکھوں سے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ غیب کے منکر سنتوں کو غیر مؤکدہ کی آڑ لے کر اور نوافل کو غیر ضروری قرار

Marfat.com

دیگر ہضم کر جاتے ہیں۔ دیگر شرک وبدعت کی آڑ میں کئی قسم کے صدقات نافلہ کے بھی منکر ہیں اور اہلسنت وجماعت کا یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ پر پورا پورا ایمان ہے۔ اور یہ فرض وسنت ہی نہیں بلکہ عموماً نوافل تک بھی ادا کرتے اور دیگر مختلف صورتوں میں اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے خرچ بھی کرتے رہتے ہیں۔

قاسمی صاحب کی طرف سے علمِ غیب عطائی کی تردید میں پہلی اور بلحاظ اربعین حدیث شریف نمبر ۲۱ اور اس میں اُنکی تفسیر بالرائے کا پوسٹمارٹم

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ لَا یَعْلَمُھَا اِلَّا اللّٰہُ لَا یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا یَعْلَمُ مَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا یَعْلَمُ مَتٰی یَاْتِی الْمَطَرُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَلَا یَعْلَمُ مَتٰی تَقُوْمُ اِلَّا اللّٰہُ۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مفاتیح غیب یہ پانچ چیزیں ہیں جنکو بجز خداتعالٰے کے اور کوئی نہیں جانتا۔ خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا

Marfat.com

کہ کل کیا واقعات رونما ہونگے اور سوا خدا کے اور کوئی نہیں جانتا کہ ارحام (بچہ دانیوں میں) کیا ہے (مثلاً نر ہے یا مادہ وغیرہ) اور خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی اور کسی نفس کو معلوم نہیں کہ اسکی موت کس سرزمین میں واقع ہوگی اور خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب ہوگی۔

مُلّاں جی بیشک مفاتیح الغیب یہ پانچ ہیں اور انکو خداوند کریم یا اسکی عطا کے بغیر کوئی نہیں جانتا۔ فقیر نے اس کی عطا کی قید اسلیئے رکھی کہ اگر یہ قید نہ ہو تو وہ روایات جن میں حضور پر نور نے ان پانچ غیبوں کی خبر دی ہے ظاہر ہے ذاتی طور پر تو آپ ایک تنکے کا بھی علم نہیں رکھتے لہٰذا پھر یہی کہیں گے نا کہ حضور نے بعطائے الٰہی ہی خبر دی اور اگر بعطائے الٰہی کی قید درمیان سے نکالدیں تو پھر ارشادات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو درحقیقت ارشادات خداوندی ہی ہیں تضاد بیانی ہوگی۔ افسوس کہ انگریزوں میں سے جو کہ درحقیقت دشمنِ اسلام و ایمان ہیں بعض منصف مزاج مؤرخ اسلام اور بانیٔ اسلام کو سچا صادق اور امین تسلیم کریں اور بانیٔ اسلام کے ارشادات میں تضاد ہونے کا ہر پہلو انکار کریں مگر یہ بظاہر اپنے کہلانے والے جُبّے پوش خطیب و شیخ القرآن و شیخ الہند شیخ الاسلام و شیخ الحدیث کلمہ پڑھ پڑھا کر ایسے اصول وضع کریں کہ جن سے آپ کے ارشاداتِ طیبات میں تضاد محسوس و معلوم ہو۔ سہ

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے ٭ خصوصاً قاسمیت کی اس وبا سے

اگر بانیٔ اسلام کے اقوال میں ہی آپ نے تضاد پیدا کر دیا اور وہ بھی خود

Marfat.com

تو بتلاؤ کہ عیسائیت و پرویزیت ۔ مرزائیت وغیرہ پھلے پھولے گی یا نہیں ۔ ہوا و حرص کے بند وذرا سوچو اور اپنے اکابر کے اندھے چکر میں پھنس کر اس مصرعہ کے مصداق کہ

چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی

نہ بنو

اب آپ ان احادیث کا مطالعہ و ملاحظہ فرمائیے کہ جن میں رب کریم کے حبیب اور ان کے غلاموں کو رب کریم کی طرف سے علوم خمسہ میں سے بھی علم عطا فرمانے کا ثبوت موجود ہے ۔

چنانچہ اسوقت کہ جب عیسٰی علیہ السلام تولد ہوئے تو جب قوم نے آپکی مخدومہ والدہ پر معاذ اللہ بہتان تراشی کی تو آپ نے انکی اس بہتان تراشی پر عرض کیا کہ اے خالق و مالک اب میں کیا کروں ۔ ارشاد ہوا کہ تم چپ رہو اور اس بچے کی طرف اشارہ کرو چنانچہ جب قوم نے کہا کہ اے مریم یہ بچہ کیسے اور کہاں سے لے آئیں تو آپ نے حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ کیا قوم نے کہا بھلا گودی کے بچوں نے بھی کلام کیا ہے جو تمہارے اشارے پر یہ بچہ بھی گفتگو کرے ۔ ابھی یہ محو گفتگو ہی تھے کہ آپ نے فرمایا قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ کہا کہ آج میری مخدومہ کنواری پاک والدہ پر معترض ہونے والو کل تم ہی سے ایسے لوگ ہونگے جو کہ مجھے خدا یا خدا کا بیٹا قرار دیں گے یاد رکھو میں خدا یا خدا کا بیٹا نہیں بلکہ خدا کا بندہ ہوں اور سنو اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ اس نے مجھے کتاب بھی دی ہے ۔ یہ بھی کل کی خبر ہے کہ ابھی کتاب ملی نہیں مگر آپ نے مَاذَا تَکْسِبُ غَدًا میں ہونے والے معاملہ کی طرف

اشارہ فرمایا اور پھر فرمایا کہ اس نے مجھے نبی دغیب کی خبریں دینے والا جیسے کہ میں دے رہا ہوں) بھی بنایا وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَمَا كُنْتُ اور اس نے مجھے برکت والا بنایا جہاں بھی رہوں۔ درحقیقت یہ بھی اپنی اس نقل مکانی کی طرف اشارہ ہے جو کہ بامرِ الٰہی آپ نے ابھی نہیں فرمائی۔ پھر فرماتے ہیں کہ برکتیں میرے ساتھ ہیں میں جہاں بھی رہوں چاہے زمین پر رہوں چاہے آسمان پر وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم بھی دیا ہے جب تک میں زندہ رہوں یہ بھی عِلم مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا میں شمار ہے وَبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا اور اس نے مجھے بمع میری والدہ کے متقی بنایا ہے اور اس نے مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا میرے اور میری والدہ کے تقویٰ و طہارت کے علاوہ میرا سرکش و بدبخت نہ ہونا یہ علامت ہے اس چیز کی کہ میں (معاذ اللہ) ولد الزنا بھی نہیں ہوں۔ پھر جب میں ولد الزنا نہیں تو پھر طیبہ و طاہرہ والدہ پر شک و شبہ فضول ہے۔ لہٰذا اسکے پچھلے جملے سے عِلم مَا فِی الْاَرْحَامِ کا ثبوت ہوا۔ قاسمی صاحب کیا خیال ہے حوالہ بھی قرآن کا ہے پ۱۶ سورۃ مریم میں یہ سب واقعہ موجود ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی کریم کے مقتدی ہیں۔ جن کا مقتدی علم مَا فِی غَدٍ و عِلم مَا فِی الْاَرْحَامِ بیان کرے اور رب کریم کرائے تو ان کے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم مَا فِی الْاَرْحَامِ یا علم مَا فِی غَدٍ کیونکر چھپایا ہو گا کہ جن کی شان یہ ہے کہ ـــ

Marfat.com

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری ؛ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(عارف جامی علیہ الرحمۃ)

وہ کنواری پاک مریم ؛ وَنَفَخْتُ فِيهِ کا دم
ہے عجب نشانِ اعظم ؛ مگر آمنہ کا جایا
وہی سب سے افضل آیا

(اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یا یوں کہو کہ حضور حبیب اللہ نہیں ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ روح اللہ سے تو علم ما فی غدٍ پوشیدہ نہ ہو اور علم ما فی الارحام بھی انہیں حاصل ہو تو کیا حضور علیہ السلام معاذ اللہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کم شان والے ہیں انکو علم ما فی غدٍ وعلم ما فی الارحام حاصل نہیں۔

نوح علیہ السلام اور علم مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا ودیگر علم مَا فِي الْأَرْحَامِ

وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا
إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ○

(پ ۲۹ سورۃ نوح)

اور نوح علیہ السلام نے عرض کی کہ اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بھی بسنے والا نہ چھوڑ بیشک اگر تو انہیں رہنے دے گا تو تیرے

بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کے اولاد ہو گی تو وہ بھی بدکار و بڑی ناشکر ہو گی ۔

معلوم ہوا کہ نبی اپنے نورِ نبوت سے آئندہ نسلوں کی بدبختی اور نیک بختی سے خبردار ہوتے ہیں اس لئے نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ اب ان کی پشت سے مومن پیدا ہی نہیں ہونگے ۔ یہ علوم بھی علوم خمسہ سے ہیں جو رب کریم نے انہیں بخشے تو پھر ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا تو کیا پوچھنا ۔ (تفسیر نور عرفان فی حاشیۃ القرآن)

قاسمی صاحب کیا قرآن کریم کی یہ آیۃ کریمہ یہ نہیں بتلا رہی کہ نوح علیہ السلام نے دو ایسے امور غیبیہ کہ جنکا غیوبِ خمسہ سے تعلق ہے بیان فرمائے یُضِلُّوْا عِبَادَكَ یہ کفار کے زمانۂ استقبال میں گمراہ کرنے کا فرمان ہے جو کہ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا کے قبل از وقت اظہار پہ دال ہے دیگر وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ہ سے عِلم مافی الارحام و مافی الاصلاب بھی نوح علیہ السلام کے لئے ثابت ہو گیا ہے ۔

یعقوب علیہ السلام اور عِلم مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وعلم مَا فِی الْاَرْحَام

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ

Marfat.com

مِنْ قَبْلُ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْحٰقَ ط اِنَّ رَبَّکَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ط

(پ ۱۲ سورۃ یوسف)

اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھا
اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا۔ اور یعقوب کے گھر والوں پر جسطرح تیرے
پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم و اسحق پر پوری کی۔ بیشک تیرا رب علم و
حکمت والا ہے۔

اس آیتِ مبارکہ سے عِلم مَاذَا تَکْسِبُ غَدٍ یعقوب علیہ السلام کے
لئے تین طرح ثابت ہو رہا ہے پہلا آپ کا فرمان کہ آپ کا تمام بھائیوں
سے ممتاز و برگزیدہ ہونا اور بادشاہ ہونے پر ان کا تابع ہو کر ملنا۔ ۲؎ تعبیرات
کا عِلم جو کہ ابھی مِلا نہیں بلکہ لوح محفوظ میں ہے ۳؎ وَیُتِمُّ نِعْمَتَہٗ فرما کر آپ کو
بشارتِ نبوت جو کہ حضرت اسحاق و ابراہیم کو بھی مِلی تھی اس کے مِلنے
کی اطلاع اور پھر یہ فرما کر کہ وَعَلٰٓی اٰلِ یَعْقُوْبَ عِلم مافی الارحام سے مطلع
فرمایا کہ آلِ یعقوب یعنی اے یوسف تیری اولاد جو کہ میری آل ہو گی اس
پر بھی اللہ احسانات کرے گا معلوم ہوا کہ آپ کو علم تھا کہ میرے اس
لختِ جگر کے بھی لختِ جگر ہونگے وہ بھی اس کی طرح شان و آن والے
ہونگے دیکھ لیجئے یہ ہے عِلم ماذا تکسب غدٍ و علم مافی الارحام کہ جس میں
آپ نے علمِ الٰہی غیر متناہی کو محدود اور متناہی سمجھ کر اپنی جہالت کا پورا
پورا ثبوت فراہم کیا ہے اسکے علاوہ اور بھی کئی مثالیں پیش کی جا سکتی
ہیں مگر فقیر انہی پر اکتفا کرے اپنے آقا و مولا جو کہ دراصل ان تمام انبیاء

Marfat.com

علیہ السلام کے صدر انجمن اور امام وسید ہیں آپ کے اور آپ کے غلاموں کے لئے عِلم مافی غدٍ اور علم مافی الارحام اور عِلم بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ کی قرآن و حدیث سے امثال پیش کرتا ہے قرآن کریم نے سرکار دو عالم کا کفار سے یہ خطاب عظمت مآب نقل فرمایا ہے کہ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ج وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۔ اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں ۔ (پ ۳۰ سورۃ الکافرون)

یعنی میں زمانہ مستقبلہ میں کبھی بُت پرستی اور تم زمانہ مستقبلہ میں کبھی خدا پرستی نہیں کرو گے ۔ قاسمی صاحب کیا یہاں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم ماذا تکسب غدٍ ثابت نہیں ہے کیا یہ زمانہ استقبال کی خبر نہیں ہے ۔ سبحان اللہ انبیائے کرام اور ان کے سردار علوم خمسہ کی جزئیات بیان فرماتے جا رہے ہیں مگر قاسمی صاحب ہیں کہ جنہوں نے سرزمین نانوتہ جا کر نہیں بلکہ پاکستان میں بیٹھے بٹھائے اپنی نسبت قاسم صاحب نانوتوی سے کر کے اس دھڑے کے تمام ملاؤں کے دستخط سے مزین جو سند لی ہے وہ صرف ونحو اصول ومنطق تفسیر وحدیث کی سند نہیں بلکہ وہ فقط ایک ہی چیز کی سند ہے کہ قاسمی جی یاد رکھو کہ کسی علم وتعلیم کی ضرورت نہیں بس ایک ہی بات ہے یاد رکھنا جب بھی کہیں کسی عالمِ دین سے سامنا ہو گا کام دے گی اس بات میں دنیائے علم وفن کے تمام اساتذہ کا جواب لاجواب موجود ہے قارئین حیران ہونگے کہ وہ کونسا شعبدہ یا معمّہ ہے یا وہ کونسا ایسا عِلم ہے کہ جو ادراً فوراً تمام علوم وفنون کے اساتذہ کو لاجواب کر دیتا ہے

Marfat.com

توڑ پڑھئیے اور قاسمی صاحب کی ہمعہ ان کے مدرسہ قاسمیہ سے لے کر دیوبند اور پاکستان سے لے کر ہندوستان نہیں نہیں بلکہ نجدستان کے ان علماء کو داد دیجیے کہ جنہوں نے بڑی محنت ومشقت سے یہ نکتہ اخذ کیا ہے ورنہ علماء کی تو زندگیاں گذر گئیں مگر یہ نکتہ ہاتھ نہ آیا کہ جو سپوتانِ دیوبند کے ہاتھ آیا ہے وہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ قاسمی صاحب قرآن ہو یا حدیث فقہ ہو یا تفسیر جب بھی کوئی کسی مسئلہ کا ثبوت پیش کرے خواہ وہ کیسا ہی مستند کیوں نہ ہو اسے شب و روز کی محنت کے بعد اخذ کردہ مواد کو سن کر ایک مرتبہ پیٹھے جیسا سر ہلا کر کہہ دیا کرو کہ جناب یہ جو کچھ آپ نے پڑھا اور پڑھ کر سنایا سب کچھ ٹھیک ہے لیکن چونکہ چنانچہ ہم بھی بانیٔ مدرسہ دیوبند قاسم صاحب نانوتوی کے مایہ ناز روحانی سپوت ہیں لہذا یہ سب کچھ حق وثواب ہونے کے باوجود (لا نسلم) ہم اسے تسلیم نہیں کرتے۔ کیوں قاسمی صاحب ٹھیک ہے نا ورنہ کیا وجہ ہے کہ اگر ہم یوں کہیں کہ ؎

لباسِ آدمی پہنا جہاں نے آدمی جانا
وہ طٰہٰ بن کے آئے ہیں مزمل بن کے نکلیں گے

تو پھر ہم منکر بشریت رسول اور سیدہ فاطمہ کے والد حسین کے نانا اور طیب وطاہر کے والد دیگر آمنہ کے لال خدیجۃ الکبریٰ کے سر کے تاج کے منکر قرار دیئے جائیں چونکہ یہ ہم نے کہا ہے اور اگر یہی بات قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند کہیں کہ ؎

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت ⁂ نہ جانا کون ہے کچھ کسی نے جز ستّار

Marfat.com

(قصائد قاسمی صلا مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ ملتان)

تو وہ قاسم العلوم والخیرات بھی رہے اور مصدرِ حسنات بھی رہے۔ بات ایک ہی ہے مگر چونکہ وہ دیوبند کے سپوت کے منہ سے نکلی ہے اس لئے کہنے والا مومن اور بات بالکل صحیح اگر یہی بات کوئی بریلوی کہدے تو پکا بدعتی مشرک اور کافر منکرِ بشریت مصطفےٰ۔ اپنے چاہے کہیں یا طبع کرائیں مومن کے مومن یہ فتنہ وغارت گری کے مترادف نہیں تو اور کیا ہے۔ سچ ہے بھئی ملّاں جی۔

خدا جب دین لیتا ہے عقل بھی چھین لیتا ہے

بھلا جس پر دیوبند کی مہر نہ ہو وہ بھی کوئی قرآن وحدیث ہے یا جس پر گنگوہ کی مہر نہ ہو وہ بھی کوئی فقہ وتفسیر ہے خواہ وہ مکہ مکرّمہ یا مدینہ منوّرہ ہی کی مطبوعہ کیوں نہ ہو اسکا زندہ ثبوت یہ ہے کہ ملّا قاسمی صاحب نے اسی حدیث میں علمِ خداوندی غیر متناہی کو صرف علومِ خمسہ میں محیط ومتنا ہی سمجھ لیا ہے حالانکہ خمسہ محدود لبعد د پانچ ہے اور اسکا علم خمسہ وعشرہ سے پاک ومنزّہ ہے چونکہ جو علم اعدادی یعنی خمسہ یا عشرہ ہے وہ محدود ہے اور اللہ تعالےٰ کا علم لا محدود ہے۔ قاسمی صاحب اگر آپ نے مُلّا حسن کا خطبہ بھی پڑھا ہوتا تو آج ہر میدان میں تم اتنے ذلیل ورسوا نہ ہوتے اور کُل وجز کی بحث نہ چھیڑتے نیز خدا تبارک وتعالےٰ کے علم لامحدود کو کلی سے موصوف کر کے محدود نہ کرتے یہ دیکھئے صاحب سلم علیہ الرحمۃ اپنی کتاب کے خطبے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جَعَلَ الْکُلِّیَاتِ وَالْجُزْئِیَاتِ

Marfat.com

یعنی پروردگار عالم کلیات وجزئیات کا خالق ہے تو پھر کلی وجزی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہوئی اور ہر مخلوق حادث ممکن التبدل وتغیر تو کیا علوم خمسہ کو جو کہ بحساب عدد کل کے مقابل جز ہیں اللہ تعالیٰ کا خاصہ قرار دینا دیگر اللہ تعالیٰ کے علم کو کل وجز سے تشبیہ دینا جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔ قاسمی صاحب کل وجز مخلوق ہے اور مخلوق حادث وممکن التبدل والتغیر ہے تو کیا دیوبندیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا علم حادث ممکن التبدل والتغیر ہے۔

قاسمی صاحب آپ اللہ تعالیٰ کے علم لامحدود کو صرف علوم خمسہ میں محیط یا اس کی صفتِ علم کو کلی وجزئی سے متصف نہیں کر سکتے چونکہ کل وجز حادث ومخلوق ہیں۔ ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب شریف عطائی کو صفت کلی سے موصوف کر سکتے ہیں۔ باقی رہا علم الٰہی ذاتی سے علم نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مساوات۔ ہم مساوات کے قائل نہیں۔ بھلا کہاں خالق کہاں مخلوق کہاں قدیم کہاں حادث کہاں واجب کہاں ممکن۔ مساوات ومماثلت کا تو ذکر ہی کیا علم الٰہی کے حضور تمام مخلوق کے علوم اقل قلیل ہیں۔ الحمد للہ ہم اہلسنت وجماعت نہ مساوات ومماثلت کے قائل ہیں اور نہ ہی عطائے الٰہی کے منکر ہیں ہاں فقیر تو پ ۳۰ سورۃ الکافرون کی آیتِ مبارکہ سے علم ما فی غدٍ کا ثبوت پیش کر رہا تھا اب ملاحظہ فرمایئے حدیث پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

Marfat.com

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ وَکَّلَنِیْ رسولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم بحفظ
زکوۃ رمضان فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ
وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ
مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ وَلِیْ حَاجَۃٌ شَدِیْدَۃٌ قَالَ فَخَلَّیْتُ عَنْہُ
فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ مَا
فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَکَا حَاجَۃً
شَدِیْدَۃً وَعِیَالًا فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ
وَسَیَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
اِنَّہٗ سَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُہٗ فَجَاءَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ
لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم قَالَ دَعْنِیْ فَاِنِّیْ
مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ فَاَصْبَحْتُ
فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ مَا فَعَلَ
اَسِیْرُکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شَکَا حَاجَۃً
شَدِیْدَۃً فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ فَقَالَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ
وَسَیَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
انہ سَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُہٗ فَجَاءَ یَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ
لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ
مَرَّاتٍ اِنَّکَ تَزْعَمُ لَا تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِیْ اُعَلِّمْکَ کَلِمَاتٍ یَنْفَعُکَ
اللّٰہُ بِھَا اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ

Marfat.com

کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ ہمارا ایمان ہے اللہ کی عطا سے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتے ہیں کہ کل کیا معاملہ ہوگا۔ چنانچہ دیکھ لیجئے کہ حضور تین یوم تک متواتر حضرت ابوہریرہ کے چور والا واقعہ ان کی گفتگو سے پہلے صاف صاف بیان فرمارہے اور پھر یہ بھی کہ وہ پھر آئے گا اور پھر صحابہ کرام کے قربان کہ حضور پرنور کے ارشاد پر کیسا پکا سچا یقین تھا کہ جیسے جیسے ارشادِ نبوی ہوتا جاتا تھا ابوہریرہ بھی اسکی تاک میں بیٹھے رہتے تھے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ عرض کرتے یا حبیب اللہ علم مافی غدٍ تو علاوہ ذاتِ باری تعالےٰ کے کوئی بھی نہیں جانتا تو آپ یہ کیسے فرمارہے کہ وہ آئے گا جن کو مخاطب کرکے کملی والے نے نسبتِ مفاتیح الغیب اللہ کریم سے فرمائی وہ مخاطب تو اعتراض نہیں کرتے بلکہ وہ آپ سے متواتر تین روز تک مفاتیح الغیب کی ایک جز یعنی علم مافی غدٍ کی خبر سنتے اور یقین کے ساتھ چور پکڑنے کے ارادے سے بیٹھ جاتے ہیں لیکن ملاں جی ہیں کہ مسلسل انکار کیے جارہے ہیں۔

ایک اور مزے کی بات ملاحظہ کیجئے کہ شیطان تک اس چیز کے قائل ہیں کہ کلامِ الٰہی میں اثر ہے اور اگر اسکا ایک حصہ آیۃ الکرسی پڑھ دیا جائے تو شیطان قریب نہیں پھٹکتا۔ ہم نے تو اسکا یہاں تک تجربہ کیا ہے کہ اگر قرآن کریم کی چند آیات کسی جگہ کسی کھانے پر تلاوت کردی جائیں تو یہ اور اس کی (شیطان) کی اولاد متعلقین ومتوسلین بھی نزدیک نہیں آتے۔ تیسرا یہ کہ اگر قرآن میں یہ اثر ہے تو پھر صاحبِ قرآن میں کیوں نہ ہوگا یہی وجہ ہے کہ ان کے گنبدِ خضریٰ سے شیطان اور اسکی ذریت دور رہتے ہیں اور وہاں

Marfat.com

کی حاضری کو شرک و بدعت سمجھتے ہیں۔

بہر حال یہ ثابت ہو گیا کہ علومِ خمسہ بھی اسی غیب مصطفیٰ عطائیہ میں شمار ہے کہ جو اللہ تبارک و تعالےٰ نے اپنے پیارے نبی کریمؐ کو عطا فرمایا ہوا ہے۔ علمِ ما فی غدٍ کی مثال فقیر نے آپ کے سامنے پیش کر دی اسی سلسلہ کی کئی اور روایات بھی مختلف کتبِ احادیث میں موجود ہیں لیکن فقیر صرف علمِ ما فی غدٍ کے سلسلہ کی ایک اور حدیث پاک تحریر کر کے اسکے بعد علمِ ما فی الارحام اور پھر لفبا یا جز و یاتِ ثلثہ کا علم برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ثابت کرے گا انشاء اللہ تعالےٰ۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ خیبر کے موقع پر جب کہ وہ فتح نہ ہوتا تھا تو صحابہ کرام نے دربار رسالت میں عرض پیش کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر فتح نہیں ہوتا تو نبیٔ غیب دان سیّد الانس والجان عَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ کی شان والے محبوب دانائے غیوب نے فرمایا کہ لَاُعْطِیَنَّ هٰذِهِ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ۔ فرمایا کہ کل میں جھنڈا اسکو عطا کروں گا جس کے ہاتھ پر خدا تعالےٰ فتح نصیب فرمائے گا۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۶۳، ترمذی شریف جلد دوم ۲۱۳، مسلم شریف صفحہ ۲۷۹، بخاری شریف جلد دوم ۵۲۵)

اور یہ سعادت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے حصہ میں آئی۔

کیوں قاسمی صاحب یہ حوالہ تو ایسا ہے کہ جس میں غداً کے الفاظ بھی موجود

Marfat.com

ہیں لہذا اب بھی شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ رب کریم نے حضور کو عطا فرمائی ہے ایمان لے آؤ ورنہ اسدن پچھتاؤ گے جس دن کوئی مُلّاں مولوی یا دھڑا کام نہیں آئے گا اسلئے

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

(اعلیحضرت فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

مالک عن ابن شہاب عن عروۃ ابن الزبیر عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّھَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَکْرِنِ الصِّدِّیْقَ کَانَ نَحَلَھَا جَادَ عِشْرِیْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِہٖ بِالْغَابَۃِ فَلَمَّا حَضَرَتْہُ الْوَفَاۃُ قَالَ وَاللّٰہِ یٰبُنَیَّۃُ مَا مِنْ اَحَدٍ اَحَبُّ اِلَیَّ غِنًی بَعْدِیْ وَلَا اَعَزُّ عَلَیَّ فَقْرًا بَعْدِیْ مِنْکِ وَاِنِّیْ کُنْتُ نَحَلْتُکِ جَادَ عِشْرِیْنَ وَسْقًا فَلَوْ کُنْتِ جَدَدْتِیْہِ وَاحْتَزْتِیْہِ کَانَ ذٰلِکَ وَاِنَّمَا ھُوَ الْیَوْمَ مَالُ وَارِثٍ وَاِنَّمَا ھُمَا اَخَوَاکِ وَاُخْتَاکِ فَاقْتَسِمُوْہُ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ قَالَتْ عَائِشَۃُ یَا اَبَتِ وَاللّٰہِ لَوْ کَانَ کَذَا وَکَذَا لَتَرَکْتُہٗ اِنَّمَا ھِیَ اَسْمَاءُ فَمَنِ الْاُخْرٰی قَالَ ذُوْ بَطْنِ ابْنَۃِ خَارِجَۃَ اُرَاھَا جَارِیَۃً۔

(اصابہ جلد ہشتم صہ ۲۸۶، طحطاوی شریف جلد دوم صہ ۲۴۵، بیہقی شریف صہ ۱۷۰ جلد ششم، موطا امام مالک صہ ۳۱۴، جمال الاولیاء صہ ۲۹)

حدیث مبارکہ کا ترجمہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی کتاب جمال الاولیاء سے ملاحظہ کیجئے جس کے متعلق ان کا یہ قول ہے کہ انہوں نے

Marfat.com

اس کتاب کی تصنیف میں چالیس[۴۰] سے زیادہ کتابوں سے مدد لی ہے اس لئے بڑی معتبر کتاب ہے لہذا اس معتبر کتاب سے وہ ترجمہ جو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے کیا فقیر پیش کرتا ہے یہ دیکھئے لکھتے ہیں کہ

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰے عنہ نے حضرت عائشہ سے صحیح حدیث بیان کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت عائشہ کو اپنے غابہ مقام کے مال میں سے بیس[۲۰] وسق تقریباً ساڑھے باون من کھجوریں عطا فرمائی تھیں رجب آپ کی وفات کا وقت آیا تو حضرت عائشہ سے فرمایا کہ بیٹی نہ تو اپنے بعد تم سے زیادہ کسی کا مالدار ہونا میں چاہتا ہوں اور نہ اپنے بعد تم سے زیادہ کسی کی تنگدستی کا مجھے فکر ہے لیکن میں نے جو تمکو بیس[۲۰] وسق کھجوریں دی تھیں اگر تم ان پر قبضہ (کیونکہ یہ ہبہ تھا اور ہبہ جب مکمل ہوتا ہے کہ جس شخص کو ہبہ کیا جائے اس پر قبضہ کرلے) کر لیتیں تو وہ تمہاری ہو جاتیں مگر آج تو اس میں میراث جاری ہوگی اور وارث تمہارے دو بھائی اور دونوں بہنیں ہیں تو تم کتاب اللہ کے موافق تقسیم کر لینا رحضرت عائشہ نے عرض کیا اباجی (یہ تو ہے ہی کیا) اگر بہت سا مال بھی ہوتا میں تو جب بھی چھوڑ دیتی اور ہاں بہنوں میں ایک تو ہیں اسمآء اور دوسری کون ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا جو ابھی پیٹ میں ہے اور میں اسے لڑکی خیال کرتا ہوں پھر (جیسا انہوں نے فرمایا تھا) ایسا ہی واقع ہوا۔

Marfat.com

علامہ تاج الدین سُبکی فرماتے ہیں کہ اس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی دو کرامتیں ہیں ایک تو یہ خبر دینا کہ وہ اس مرض میں وفات پا جائیں گے کیونکہ فرمایا ہے کہ آج تو اس میں میراث جاری ہوگی دوسری یہ خبر دینا کہ جو بچہ پیدا ہوگا وہ لڑکی ہوگی۔

مندرجہ بالا حدیث شریف سے ایک تو یہ ثابت ہوا کہ حضرت صدیق اکبر کو بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوت دوسرے علم مافی الارحام کہ پیٹ میں لڑکی ہے دونوں عِلم جو کہ علومِ خمسہ کا جزو ہیں حاصل ہیں۔ معلوم ہوا کہ معتزلہ بھی کاذب اور قاسمی صاحب بھی بمع غلام خاں اینڈ کمپنی کے کاذب چونکہ معتزلہ کا دعویٰ ہے کہ صحابہ یا اولیاء حضور کے وسیلہ سے علم غیب نہیں جانتے اور اربعین رسلیا کے مصنف نے یہ رونا رویا ہے کہ علومِ خمسہ خاص ذات باری سے مخصوص ہیں اور یہ اتنی پکی اور ٹھوس حدیث پاک کہ جسکو اصابہ۔ طحاوی۔ بیہقی موطا امام مالک کے علاوہ قاسمی صاحب کے حکیم الامت جی صاحب نے جمال الاولیاء میں نقل کیا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ علومِ خمسہ کہ جس کی ایک جز عِلم مافی الارحام بھی ہے جسے رسلیا اربعین میں ذات باری سے مختص تحریر کیا گیا ہے یہ ذاتِ باری نے اِن علومِ خمسہ میں سے نبیِّ مکرم رسولِ محتشم کے پیارے یاروں ہدایت و معرفت کے ستاروں۔ طریقت و شریعت کے شہسواروں کو بھی حصّۂ وافرہ عطا فرمایا ہے۔ قاسمی صاحب تم نے حضرت قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے متعلق مؤرخہ

Marfat.com

۱۸ ۸/۹ اکے جمعۃ المبارک کے خطبہ میں وہی میراثیانہ ولغو انداز اختیار کیا ہے جوکہ آپ کو اپنے آباؤ اجداد سے گڑتی میں ملا ہے کہ لاؤ مولانا سردار احمد کو میں ان سے مناظرہ کروں گا ورنہ اگر تم انہیں نہ لائے تو میں ان کے مزار کی اینٹیں اکھیڑ کے رکھ دوں گا۔ قاسمی صاحب یہ بات تو انشاء اللہ طے ہو چکی ہے جن معمولاتِ حسنہ پر آپ اہلسنت وجماعت کو کافر۔ بدعتی۔ مشرک۔ جہنمی قرار دیتے رہتے ہیں فقیر وہی معمولات آپ کے اکابر کی کتابوں سے پیش کر رہا ہے اب فقیر اور پاکستان بھر کے خصوصاً لائلپور کے مسلمان دیکھیں گے کہ اگر حضور کے بے مثل بشر ماننے والے کافر۔ مشرک۔ جہنمی ہیں تو مولوی قاسم نانوتوی کیا ہیں اور اگر آپ کو اپنی طرح کا بشر اور بڑا بھائی کہنے والے دین میں مشرک ہیں تو خلیل احمد انبیٹھوی مصنف براہین قاطعہ کیا ہیں چونکہ بوجہ بنی آدم بڑا بھائی خلیل احمد نے اور حقیقتِ محمدیہ پر بشریت کا پردہ ڈال کر ذاتِ محمدیہ کے تمام مخلوقات کے نہ جاننے پر مولوی قاسم صاحب نانوتوی نے قصائد قاسمی میں اپنے تخیلات تحریر کر دیئے ہیں۔

جہانتک ہمارے عقیدے کا تعلق ہے ہمارا عقیدہ حضور علیہ السلام کے بے مثل بشر و بے مثل نور ہونے کا ہے۔ اب قاسمی صاحب تحریر کریں کہ اگر اپنی مثل بشر یا صرف بشر کہنے والا کافر ہے تو انبیٹھوی کافر اور اگر بے مثل اور نوری بشر کہنے والا کافر ہے تو قاسم صاحب نانوتوی کافر فقیر قاسمی صاحب کی طرف سے جواب کا شدت سے انتظار کرے گا۔

Marfat.com

حضرت قبلہ شیخ المحدثین امام المفسرین برہان الکاملین سید الفاضلین حجۃ اللہ فی الارضین محبّ محبوب رب العالمین شیدائے رحمۃ للعالمین استاذ الاساتذہ رازیٔ دوراں غزالیٔ زماں فرید العصر علامۃ الدہر صدر الافاضل فخر الاماثل محدّثِ کامل عالم وعامل حجۃ الاسلام مرکزی الخواص والعوام الحاج حضرت علامہ مولانا مولوی مفتی استاذی پیر ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب چشتی۔ صابری۔ قادری۔ رضوی۔ محدّثِ اعظم پاکستان[۱] کا نام لے کر چیلنج دینے والو اگر تمہارا ابّا مولوی منظور سنبھلی فی النار نہیں ہوا تو اُسے پوچھو اس شیرِ اسلام میں کتنی وسعتِ علمی وعملی تھی اور اُس نے دورانِ مناظرہ حواس باختہ ہونے کے علاوہ ایک ایک منٹ میں کتنے کتنے گلاس پانی نوشِ جاں کیا تھا۔ قاسمی صاحب تمہارے بڑے بڑے گرو گھنٹال جس کی تاب نہ لا سکے ارے تم کیا ہو کیا پدّی اور کیا پدّی کا شوربہ۔ مقابلہ میں تمہارا منظور سنبھلی اشرف علی تھانوی کی رسوائے زمانہ عبارت جو کہ آج بھی حفظ الایمان میں موجود ہے پر مؤکل بن کر آیا پھر ایسا گیا کہ مناظرہ کا نام تک نہ لیا۔

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے
(اعلیحضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ)

---

[۱]: اب علم وعمل کے یہ درخشندہ آفتاب ماہتاب مُلکِ فناء سے راہیٔ ملکِ بقا ہو چکے ہیں (رضی اللہ تعالٰی عنہ)

Marfat.com

حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان کے آستانہ عالیہ پر تو تمہارے جیسے گستاخ وبے ادب نے کب آنا اور معاذ اللہ کب اینٹیں اکھاڑنی ہیں تم جاؤ اگر محض بشر اور بوجہ بنی آدم ہونے کے بڑا بھائی سمجھنے والا عقیدہ صحیح ہے تو مولوی قاسم نانوتوی کے مزار کی اینٹیں اکھاڑو کہ اس نے براہین قاطعہ کی عبارت کا بھی لحاظ نہ کیا اور بے مثل نہیں بلکہ یہانتک لکھدیا کہ

نہ جاناکون ہے کچھ کسی نے جز ستار

قاسمی صاحب جاؤ ہاں ہاں جاؤ قاسم صاحب سے یہ کہہ کر کہ تم نے بوجہ بنی آدم ہونے کے بشر اور اپنا بڑا بھائی کیوں نہ لکھا پھر ان کی قبر کی خاک اڑادو اور اگر تمہارا عقیدہ قاسم نانوتوی سے ملتا ہے کہ حضور بے مثل بشر ہی نہیں بلکہ بشریت کے پردے میں ایسے حقیقت الحقائق ہیں کہ جن کی حقیقت کو علاوہ خدا کے کوئی نہیں جان سکتا۔ تو پھر انبیٹھے بھاگو اور مارو کلہاڑے خلیل احمد انبیٹھوی کی قبر پر کہ تو نے مولوی قاسم صاحب نانوتوی کا ذرہ برابر بھی لحاظ نہیں کیا اور بوجہ بنی آدم ہونے کے بشر اور بڑا بھائی کہنے والے کو مطابق نص کے قرار دے دیا اور ان کی قبر کی خاک اڑادو۔ قاسمی صاحب لائلپور کی دنیا تمہیں اچھی طرح جانتی ہے کہ تم کیا ہو اور کیا نہیں ہو۔ کسی کے بزرگ پر کیچڑ اچھالنے سے پہلے کسی کے عقائد پر تنقید سے قبل اپنے گھر کی تو خبر لو یا شرک وبدعت کے جوش میں ایسی آنکھیں چندھیائی ہیں کہ ہر طرف تمکو شرک وبدعت ہی نظر آرہا ہے۔

آپ کی طرف سے تو شائد ممکن ہے کہ کب جواب آئے یا نہ آئے فقیر

Marfat.com

ایک وضاحت کر دینی ضروری سمجھتا ہے کہ ہمارے تمام علمائے اہلسنت کسی کو کافر نہیں بناتے بلکہ جس بات یا تحریر سے آدمی پر اطلاق کفر آتا ہو اسکی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہ ہم پر فضول الزام ہے کہ یہ کافر کافر کہتے پھرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قاسمی دیوبندی رشیدی انبیٹھوی کفر بھی کرتے کراتے اور اس پر فتوائے کفر بھی خود ہی لگاتے ہیں۔ ہمارا تو فقط ایک ہی موضوع ہے وہ کیا ہے سنیئے وہ یہ ہے کہ ؎

دی زباں حق نے ثنائے مصطفٰے کیواسطے ٭ دل دیا حُبِّ حبیبِ کبریا کے واسطے

منشا یہی ہے بس میرے اس قیل قال کی

ہوتی رہے ثنا تیرے حسن و جمال کی

قاسمی صاحب ہم پر نہ معلوم کہ آپ کیوں ناراض ہوتے رہتے ہیں ہم نے یا ہمارے اکابر نے علمائے عرب وعجم سے صرف ان عبارات کفریہ پر رائے لے کر کہ آیا یہ عبارات کفریہ ہیں یا کہ نہیں بصورت حسام الحرمین شائع کیا چنانچہ علمائے عرب وعجم نے خوفِ خدا و رضائے مصطفٰے جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی مبارک رائے جو کہ حکم شریعت مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کے مطابق تھی ہمیں اس سے آگاہ فرما دیا ہم یا ہمارے علماء نے کسی بھی مسلمان کو کافر نہیں کہا بلکہ جنہوں نے کفر بکا عوام کو ان کے کفر سے کہ جسطرح آج بھی ہمارے علماء مودودیوں۔ پرویزیوں۔ مرزائیوں وغیرہ کی کفریہ عبارات اور کفریہ عقائد سے عوام کو آگاہ کر رہے ہیں۔ آگاہ کیا اگر قاسمی صاحب اسوجہ سے ہم پر ناراض ہیں تو ہم ان کی

Marfat.com

یادداشت اور وسعتِ مطالعہ کے لیئے ان کے گھر سے کفریہ عبارات پر کفر کا فتوی لگتا دکھائے دیتے ہیں شائد قاسمی صاحب کو توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے۔

یہ دیکھئے تفویۃ الایمان اس میں لکھا ہے کہ کوئی نام رکھتا ہے نبی بخش۔ کوئی علی بخش۔ کوئی پیر بخش اور کوئی اپنے بیٹے کا نام رکھتا ہے عبد النبی۔ کوئی حسین بخش۔ کوئی پیر بخش۔ کوئی مراد بخش۔ کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین۔ کوئی غلام معین الدین کوئی کسی کے نام کی چوٹی رکھتا کوئی کسی کے نام کی بدھی پہناتا ہے .... علی ہذا القیاس یہ تمام باتیں لکھنے کے بعد نتیجہ کیا نکالا ہے لیجیئے پڑھیئے جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں سو وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان انبیاء اور اولیاء سے اماموں اور شہیدوں سے فرشتوں اور پریوں سے کر گزرتے ہیں۔ صـ اور صـ۱۹ پر ان ناموں کے بعد لکھا ہے کہ سو اللہ تو کچھ ان کی نذر و نیاز کی پرواہ نہیں رکھتا وہ تو بہت بڑا بے پرواہ ہے مگر وہ آپ مردود ہو جاتے ہیں۔

دیکھا قاسمی صاحب ان ناموں کی فہرست میں ایک نام ہے پیر بخش لکھا ہے کہ یہ نام رکھنے والے مردود ہیں۔ اب فرمائیے کیا خیال ہے آپکا رشید احمد گنگوہی کے دادا جان کے متعلق کہ جن کا نام ہے پیر بخش۔ اور گنگوہی جی کے نانا کے متعلق کہ جن کا نام ہے فرید بخش۔

اگر اہلسنت وجماعت یہ نام رکھیں تو قاسمی صاحب اور غلام خاں پنڈوی کے نزدیک مردود ہیں اب جہانتک نتیجے کا انتظار ہے فقیر قاسمی صاحب

Marfat.com

ہی کی طرف سے منتظر رہے گا چونکہ نام رکھنے والے بھی اس دھڑے کے ہیں
اور مردود کہنے والے بھی اس دھڑے کے ہیں ہم اہلسنت مداغلت نہیں
کرتے ۔ قاسمی صاحب خود ہی فیصلہ صادر کریں کہ ان دونوں میں سے کو
مردود ہے اور کون مؤمن ۔

قارئین آپ کتاب ہذا کے اول صفحات پر شرک جو کہ توحید کی ضد
اسکے معنی ومفہوم اچھی طرح ذہن نشین فرما چکے ہیں اب ذرا دیکھئے
تفویۃ الایمان والا کیا لکھتا ہے ۔ کہتا ہے کہ شرک اسی پر موقوف نہیں
کسی کو اللہ کے برابر سمجھے اور اسکے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ ہیں
کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمہ
نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی جیسے
کرنا اور اسکے نام کا جانور کرنا اور اس کی منّت ماننی اور مشکل کے وقت
اور ہر جگہ حاضر وناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سوان باتوں
سے شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ پھر اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اس
مخلوق اور اسی کا بندہ اور اس بات میں اولیاء انبیاء میں جن وشیطان
میں اور بھوت وپری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا
وہ شرک ہو جائے گا خواہ انبیاء اولیاء سے ہو خواہ پیروں شہیدوں سے
خواہ بھوت وپری سے ۔

(تفویۃ الایمان ص۱۱ مطبوعہ جاوید پریس مطبع سعیدی
مسافر خانہ کراچی ۔ مصنفہ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی)

Marfat.com

جہانتک سجدہ اور اللہ کے نام پر جانور یا منت ماننے کا تعلق ہے بیشک یہ افعال اللہ تعالےٰ کے لیئے مختص ہیں ہاں منت بایں معنی کہ مولا اگر میرا یہ نیک کام ہوجائے یا مجھے بیماری سے شفا ہوجائے یا کسی اور نیک کام کے لئے یوں منت مانے کہ میرے اس نیک کام کے پورا ہوجانے پر میں تیرے نام کا بکرا ذبح کرکے تقسیم کروں گا یا کچھ لبصورت نقد یا لبصورتِ جنس تیرے نام پر تقسیم کردوں گا تو اسکو یہ سمجھ کر کہ حلوا دیبائے کاملین کے آستانوں پر کچھ درویش ومساکین ہونگے یا وہاں ہر روز لنگر جاری رہتا ہے اس میں میرا بھی یہ حصہ شامل ہوکر مساکین تک پہنچ جائے گا یا دینی مدارس کے طلباء کہ جن کو اللہ و رسول کے مہمان کہنا چاہیئے تمام مشاغل دنیویہ سے منہ موڑ کر قال اللہ وقال الرسول میں شاغل ہیں پہنچا دینا اس میں کوئی مضائقہ نہیں باقی رہا نامزد کرنا جیسے کہ محبوب بارگاہِ الٰہیہ کی طرف کسی جانور وغیرہ کی نسبت کر دینا یہ شرعاً جائز ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ عقیقے کا بکرا یا قربانی کی گائے لیکن بوقتِ ذبح بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ہی ذبح کیا جاتا ہے البتہ اگر کسی نے بوقتِ ذبح کسی پیر پیغمبر کا نام لیا تو ذبیحہ حرام ہے لیکن حیات جانور کا کسی بزرگ نبی یا ولی کے نام منسوب کر دینا حرمت قائم نہیں کرتا اسکو حرام کہنے والا جاہلِ مطلق خدا و رسول کا باغی اور ملتِ اسلامیہ کا دشمن ہے۔ قرآن و حدیث میں اسکی کئی مثالیں ملتی ہیں صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ قرآن کریم میں مساجد جو کہ خالص عبادت گاہیں ہیں ان کی نسبت خالق و مالک نے صرف اپنے نام سے

Marfat.com

کی ہے کہ ارشاد باری ہے کہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْہَا اسْمُہٗ۔ اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو مساجد اللہ میں اللہ کے ذکر سے روکتا ہے۔

دوسری جگہ بھی مساجد جیسی خالص عبادت گاہوں کو اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے ہی نام سے منسوب فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ یعنی اللہ کی مسجدوں کو وہی تعمیر کرتے ہیں لیکن آج آپ جہاں بھی جائینگے تو دیکھیں گے کہ یہ کونسی مسجد ہے۔ جی یہ مفتی زین العابدین صاحب والی مسجد۔ اچھا اور یہ گول سی مسجد کس کی ہے جی یہ قاسمی صاحب والی مسجد ہے اور یہ کس کی مسجد ہے جی یہ مولوی تاج محمود والی مسجد ہے بلکہ اسطرح بھی کہا جاتا ہے کہ شِٹڑ والی مسجد، کچہری بازار والی مسجد، غلام محمد آباد والی مسجد، راجہ بازار کی مسجد اور یہ نیلے گنبد والی مسجد۔ علیٰ ہٰذا القیاس وہ عبادت گاہیں جن کی نسبتیں خود خالقِ باری نے اپنے مبارک نام کے ساتھ منسوب کی ہیں ان کی بہت کم مثالیں ایسی ملیں گی کہ جہاں کسی مسجد کو صرف اللہ تعالیٰ کے نام سے منسوب کرکے صرف اللہ والی مسجد کہا گیا ہو۔ جسطرح ان تمام اللہ والی مساجد جنکو کہ خود قرآن اللہ والی قرار دیتا ہے اپنے یا اپنے محلوں اور بازاروں اور گنبدوں سے منسوب کردینے سے ان کا استعمال ناجائز اور منسوب کرنے والا کافر و مشرک یا بدعتی نہیں ہو جاتا اسی طرح بکروں مرغوں نقد جنس یا پکے ہوئے کھانے کو کسی نبی یا ولی یا پیر پیغمبر کی طرف نسبت کردینے سے وہ کھانا بکرا یا مرغا بشرطیکہ ذبح کے وقت کسی غیر اللہ کا نام نہ لیا

Marfat.com

گیا ہو جائز قابل استعمال اور منسوب کرنے والا مومن اور مسلم ہی رہتا ہے۔
جہانتک پکار کا تعلق ہے مولوی اسمٰعیل صاحب نے بایں نوع کہ مشکل کے وقت پکارنا اسکو بھی مطلق شرک اور پکارنے والے کو مشرک قرار دیا ہے فقیر چونکہ تقویۃ الایمان کا رد نہیں لکھ رہا بلکہ صرف یہ عرض کر رہا ہے کہ قاسمی صاحب معمولات بھی آپکے اور ان معمولات پر مشرک و کافر کہنے والے بھی آپکے ورنہ پکار پر مکمل بحث کرتا یہاں صرف اتنی بات عرض کئے دیتا ہوں کہ اگر مولوی اسمٰعیل صاحب کی اس عبارت کو مطلق قرار دیکر پکارنے والے کو مشرک قرار دے دیا جائے تو حضرت سلیمان علیہ السلام کو کیا کہوگے کہ جنہوں نے تخت بلقیس لانے کے لئے اپنے درباریوں کو پکارا اور اس پکار کو قرآن کریم نے بایں الفاظ بیان کیا کہ قَالَ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ط (پ ۱۹ سورۃ نمل)، اور پھر ان صحابہ کرام تابعین تبع تابعین، اہلبیت اطہار تمام اغواث و اقطاب۔ ابدال و اوتاد و اولیائے کرام علمائے عظام۔ مومنین و مومنات مسلمین و مسلمات کو کہ جو نفلی نماز کے علاوہ شب و روز اپنی پانچوقتہ نمازوں میں کئی مرتبہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ کہہ کر نبی کریم کو پکارتے ہیں پھر تو اسمٰعیل جی کے فتوے سے تمام امتِ مسلمہ ہی مشرک ہوگئی اور مزے کی بات یہ کہ خود قاسمی جی بھی اس فتوے سے مشرک و بے ایمان ہوگئے۔ دیکھا قاسمی جی کیا گل کھلائے آپکے شہید ناز نے کہ بیک قلم تمام دنیا کے تمام نمازیوں کو مشرک بنا دیا نہیں نہیں بلکہ خود بھی مشرک بنے اور تمکو بھی مشرک بنا دیا۔ دالعیاذ

Marfat.com

بِاللهِ مَعَاذَ اللهِ ثُمَّ مَعَاذَ اللہ)

اور سنیئے قاسمی صاحب اس فتوے سے کہ دور و نزدیک سے پکارنا شرک ہے دیکھئے آپ کے اکابر بھی کس طرح اس فتوے کی زد میں دھڑا دھڑ آتے ہیں۔ مشرک اسمٰعیل صاحب قرار دے گئے ہیں اور غصہ حضرت قبلہ محدثِ اعظم پاکستان یا دیگر علمائے اہلسنت پر نکال رہے ہو۔ ہاں تو آؤ دیکھو کہ قاسم نانوتوی کیسے حضور کو پکار رہے ہیں تو لیجئے دیکھئے کیسے پکارا جا رہا ہے پڑھیئے اور فتوی دیجئے کہتے ہیں کہ

مدد کر اے کرمِ احمدی کہ تیرے سوا ؎ نہیں ہے قاسمِ بیکس کا کوئی حامی کار

(قصائد قاسمی ص۸)

دیکھئے یہاں مولوی قاسم صاحب نانوتوی نے حضور کو برائے مدد پکارا ہے لہذا اسمٰعیل دہلوی کے فتوے سے سب سے پہلے قاسم نانوتوی صاحب مشرک ہو گئے۔

اور آئیے ملا یہ دیکھئے نشر الطیب الی الذکر الحبیب اللبیب صلی اللہ علیہ وسلم اس میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی قصیدہ عربیہ جسکا کہ ترجمہ بھی خود انہی نے تحریر کیا ہے اس میں یوں پکار رہے ہیں کہ۔

يَا شَفِيعَ الْعِبَادِ خُذْ بِيَدِي ؎ أَنْتَ فِي الْاِضْطِرَارِ مُعْتَمِدِي

دستگری کیجئے میرے نبی کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی

لَيْسَ لِي مَلْجَأٌ سِوَاكَ أَغِثْ ؎ مَسَّنِي الضُّرُّ سَيِّدِي سَنَدِي

جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ فوجِ کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی

Marfat.com

غَشَّنِیَ الدَّھْرُ یَا ابْنَ عَبْدِ اللّٰہِ ✤ کُنْ مُغِیْثًا فَاَنْتَ لِیْ مَدَدِیْ

ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف　　اے میرے مولا خبر لیجئے میری

لَیْسَ لِیْ طَاعَۃٌ وَلَا عَمَلٌ ✤ بَیْدَ حُبِّیْکَ فَھُوَ لِیْ عُدَدِیْ

کچھ عمل ہے نہ طاعت میرے پاس　　ہے مگر دل میں محبت آپ کی

یَا رَسُوْلَ الْاِلٰہِ بَابُکَ لِیْ ✤ مِنْ غَمَامِ الْغُمُوْمِ مُلْتَحِدِیْ

میں ہوں بس اور آپکا در یا رسول اللہ　　ابر غم گھیرے نہ پھر مجھکو کبھی

(نشر الطیب مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ص۱۴۶)

قاسمی صاحب نشر الطیب بھی آپ کی۔ تفویۃ الایمان بھی آپ کی اشرفعلی بھی آپ کے۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی بھی آپ کے۔ شرک کرنے والے بھی آپ کے فتویٰ دینے والے بھی آپ کے۔ آپ بتلائیں کہ اسمٰعیل دہلوی کا فتویٰ صحیح اور اشرف علی مشرک یا اشرف علی کی پکار نبوی صحیح اور اسمٰعیل مُشرک اور اگر اشرفعلی مومن تو اسمٰعیل مومن کو کافر کہنے کی وجہ سے کافر۔ ہم کچھ نہیں کہتے ہم تو سائل ہیں اور وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْھَرْ سائل کو جھڑکنا بحکمِ قرآن منع ہے دیکھتے ہیں کہ اب قاسمی صاحب جیسا توحید کا بیباک ترجمان مولوی اسمٰعیل دہلوی کے فتوے اور اشرف علی کی پکار کہ ابنِ عبد اللہ زمانہ ہے خلاف میرے مولا جلد خبر لیجئے میری۔ پہ کیا فتویٰ دیتا ہے۔ قاسمی جی اب پتہ چلے گا کہ آپ اپنے مسلک پر کتنے ایک پختہ ہیں اور یہ تو پتہ چل ہی گیا کہ

ہم آہ بھی کرتے ہیں ہو جاتے ہیں بدنام ✤ تم قتل بھی کرتے ہو تو چرچا نہیں ہوتا

Marfat.com

شاید آپ یہ فرمادیں کہ تم تو ؎

بگرداب بلا افتاد کشتی ❊ مدد کن یا معین الدین چشتی

کہہ کر اور ؎

امداد کن امداد کن از رنج و غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبد القادرا

کہہ کر اولیاء اللہ سے مدد مانگتے اور انہیں پکارتے ہو ثبوت اسکا ہونا چاہیئے لیکن تم حوالے دربار نبوت میں استغاثوں کے دے رہے ہو ثابت یہ کیجیئے کہ کہیں ہمارے کسی دیوبندی بزرگ نے کسی ولی اللہ کو پکارا ہے اسکا ثبوت دیکھئے تو لو جناب یہ حوالے بھی فقیر تمہاری کتابوں ہیں سے پیش کرتا ہے قاسمی صاحب تم آج اسمٰعیل صاحب دہلوی کے فتوے کی جکڑ سے بچ کر نہیں نکل سکتے کہ یہ نبی کو پکارا ہے علیہ السلام کسی ولی کو تو نہیں پکارا حالانکہ یہ کہنا غلط ہے چونکہ اسمٰعیل دہلوی نے مشکل ہیں پکار کو مطلقاً اللہ کے علاوہ جسکو بھی پکارو شرک قرار دیا ہے لہذا آپ بچ کر کسطرح نکل سکتے ہیں لیکن چلو آؤ فقیر آپ کے کہنے پر آپ ہی کے گھر سے پیروں کے پکارنے کے حوالے بھی پیش کرتا ہے اور انتظار کرتا ہے کہ آپ پکارنے والوں کو مشرک و بے ایمان کہتے ہیں یا اسمٰعیل جی صاحب دہلوی کے فتوے کو نظر آتش کرتے ہیں۔ یہ دیکھئے ، اکرامات امدادیہ اس ہیں مولوی ذوالفقار علی صاحب دیوبندی حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے یوں ملتجی ہیں کہ

Marfat.com

یَا مُرْشِدِیْ یَا مَوْئِلِیْ یَا مَفْزَعِیْ ❁ یَا مَلْجَائِیْ فِیْ مَبْدَئِیْ وَمَعَادِیْ

اے میرے مرشد اے میری پناہ اے میری گھبراہٹ کے سہارے اور اے جائے پناہ دنیا و آخرت میں

اِرْحَمْ عَلَیَّ اَیَا غِیَاثَ فَلَیْسَ لِیْ ❁ کَهْفٌ سِوٰی حُبِّکُمْ مِنْ زَادِیْ

رحم کیجئے مجھ پر اے میرے فریادرس کیونکہ نہیں ہے میرے لئے اے میرے جائے پناہ آپ کی محبت کے کوئی توشہ

یَا سَیِّدِیْ لِلّٰهِ شَیْئًا اِنَّهٗ ❁ اَنْتُمْ لِیَ الْمُجْدِیْ وَاَنِّیْ جَادِیْ

اے میرے سردار خدا کے واسطے کچھ عطا ہو بیشک آپ میرے لئے جود کرنے والے ہیں اور میں سائل ہوں۔

(کراماتِ امدادیہ مطبوعہ کتب خانہ ہادی دیوبند ص۳۰)

بتلایئے قاسمی صاحب شعر ۲ میں تو پیر کو رحیم جانتے ہوئے رحم کی درخواست اور شعر ۳ میں بعینہٖ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شَیْئًا لِلّٰہ سے حرف بحرف ملتا ہوا وظیفہ ہے جس پر تمام قاسمی دیوبندی غلام خانی رشیدی انبیٹھوی فتوائے شرک دے کر پڑھنے والے کو مشرک قرار دیتے ہیں اب فرمایئے کہ مولوی ذوالفقار علی صاحب دیوبندی شیخ کو راحم سمجھ کر مصائب ذاتیہ میں رحم کی درخواست کرکے اور یا سیدی للّٰہ شیئًا انّہٗ کہہ کر حامل شرک ہو کر مشرک ہوئے یا نہیں فیصلہ خود کیجئے کہ اسمٰعیل دہلوی صاحب کا فتویٰ غلط ہے یا ذوالفقار علی صاحب دیوبندی مشرک ہیں۔

Marfat.com

۲ آیئے اور یہ دیکھئے کتاب امداد المشتاق اس میں حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ حضرت شاہ نور محمد علیہ الرحمۃ سے بایں الفاظ امداد طلب کی ہے کہ

اے شہِ نورِ محمد وقت ہے امداد کا

تم ہوا ے نورِ محمد خاص محبوبِ خدا ؛ ہند میں ہو نائبِ حضرت محمد مصطفیٰ
تم مددگار مدد امداد کو پھر خوف کیا ؛ عشق کی پرسش کے باتیں کانپتے دست و پا

اے شہ نورِ محمد وقت ہے امداد کا

جامِ الفت سے تیرے میں ہی نہیں اک جرعہ نوش ؛ سیکڑوں در پر ترے مدہوش ہیں اے مے فروش
دل میں ہے انکے بھرا اک بادۂ وحدت کا جوش ؛ پر یہی کہہ کر اٹھے ہیں جب ہے آیا ان کو ہوش

اے شہ نورِ محمد وقت ہے امداد کا

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا ؛ تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا
بلکہ دنِ محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا ؛ آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا

اے شہ نورِ محمد وقت ہے امداد کا

(امداد المشتاق ص۱۱۶ مطبوعہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر ہندوستان

مصنفہ اشرف علی تھانوی)

لیجئے قاسمی صاحب اب تو فیصلہ ہی کر دیا کہہ رہے ہیں کہ دنیا میں کیا محشر میں بھی ہر دو جگہ مجھے کسی سے غرض نہیں بس پیرجی آپ کا آسرا ہے ۔ آپ مددگار ہیں تو امداد اللہ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کو کیا خوف ہے کہے جناب قاسمی صاحب یہاں اسمٰعیل صاحب کے فتوے کے مطابق حضرت

Marfat.com

قبلہ حاجی صاحب مشرک ہوئے یا کہ نہیں یا تو کہیئے کہ اسمٰعیل دہلوی جاہل اسکا فتویٰ مبنی بر جہالت اور تفویۃ الایمان نری ضلالت اور غلط یا پھر کہیئے کہ اشرف علی صاحب تھانوی ۔ ذوالفقار علی صاحب دیوبندی ۔ حاجی صاحب قبلہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ یہ سب مشرک اور تفویۃ الایمان عمدہ اور اسکے مسائل بالکل صحیح ۔

۴:۔ اور یہ دیکھئے مرثیہ اس میں مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی وفات پر اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کو بھلا کر کیا تحریر کر رہے ہیں ۔

حوائج دین و دنیا کے کہاں لیجائیں ہم یا رب
گیا دنیا سے قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

(صنۃ مرثیہ مکتبہ تجلی دیوبند کتب خانہ اعزازیہ مصنفہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی)

میرے خیال میں اسمٰعیل دہلوی کے فتوے کے سب سے بڑے مستحق یہ مولوی محمود الحسن صاحب ہی ہیں کہ جو اللہ تعالےٰ کو حاجت روا مشکل کشا ماننا تو ایک طرف بلکہ جسطرح خاوند یا بیٹے و رشتہ داروں کے مرجانے پر بعض جاہل عورتیں بین کرتی ہیں کہ یا اللہ یہ تو نے کیا کیا اسی طرح معاذ اللہ مولوی محمود الحسن صاحب رشید احمد گنگوہی کے مرنے پہ بین کر رہے ہیں کہ مولا یہ کیا کیا اب ہم اپنے دین و دنیا کی حاجتیں کس سے پوری کرائیں گے کون ہمارا فریاد رس ہوگا جب کہ گیا دنیا سے وہ قبلۂ حاجات۔ روحانی و جسمانی جبکہ

Marfat.com

ہمارے روحانی وجسمانی .. حاجت رواکو تو نے اٹھالیا معاذاللہ۔ کہیئے جناب مولوی بھی آپ کے حوالے اور کتابیں بھی آپ کی اب کیا فتویٰ ہے آپ کا اسمٰعیل دہلوی پر یا تو اسمٰعیل دہلوی کا فتویٰ صحیح اور یہ تمام قبیلے کا قبیلہ کافر یا یہ تمام مومن اور ان مومنوں پر کفر کے فتوے لگانیوالے پر اس کفر کے لوٹنے سے وہ مفتی خود کافر ہم کچھ نہیں کہتے آپ خود ہی غور کریں چونکہ یہ آپ کے گھر کا مسئلہ ہے۔

گر ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اور قاسمی صاحب پھر آپ کہیں گے کہ دیکھو قصبہ سمندری سے ہمارا علاقہ یعنی چک ۴۷۷ بالکل قریب ہے لہذا آپ نے ہم علاقہ ہونے کا بھی خیال نہیں کیا تو جناب ہمعلاقہ ہونے کا خیال تو ایک طرف ہمیں تو آپ کے چشمہ ورومال کا بھی پورا پورا احترام وخیال ہے چونکہ یہ جناب قاسمی صاحب کا مبارک رومال وچشمہ ہے۔

قاسمی صاحب سے آخری بات اس سلسلہ میں یہ ہے کہ خدارا غور فرمائیں زندگی کا کوئی پتہ نہیں۔

موت ہے وہ آنے والی آئے گی ۔۔ جان تیری جانے والی جائے گی
روح رگ رگ سے نکالی جائیگی ۔۔ خاک تجھ پر اک روز ڈالی جائے گی

قاسمی صاحب مملکتِ خداداد پاکستان کے اس صنعتی شہر کو کہ جس کو صنعت کے لحاظ سے پاکستان کی شہ رگ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا فساد کی آماجگاہ نہ بنائیے اور دیوبندی بریلوی نزاع میں بریلوی علماء پر خواہ مخواہ

Marfat.com

الزام تراشی سے قبل اپنے گھر کی خبر لیجئے کہ آپ کے اپنے گھر میں کیا ہو رہا ہے کہ ایک کہہ رہا ہے کہ یا رسول اللہ کہنے والا مشرک اسکا نکاح فاسد (جواہر القرآن)، دوسری طرف مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ہیں کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَابُکَ نَبِیْ کہہ رہے ہیں ایک طرف حضور کو محض بشر اور بوجہ بشر ہونے کے بڑا بھائی کہا جا رہا ہے دوسری طرف بشریت کو پردہ اور حقیقت کو نامعلوم مقام اور نامعلوم بھی ایسا کہ جسکو خدا ہی جانے کہا جا رہا ہے۔ ایک طرف نبیوں ولیوں کو پکارنے والوں کو مشرک کہا جا رہا ہے اور دوسری طرف خود پکارا بھی جا رہا ہے اور یہ دورخی پالیسی والے ایک ہی مکتبۂ فکر کے مولوی ہم پیالہ و ہم نوالہ ہیں اب مسلمانانِ پاکستان اور بالخصوص مسلمانان شہر لائلپور اس مکتبۂ فکر کے ان کرتے دھرتوں سے کہ جو قاسمی صاحب کے پسِ پشت بیٹھ کر ان کی فرقہ دارانہ تقاریر سے مسلمانوں میں انتشار و افتراق پھیلا رہے ہیں یہ گذارش کرنے میں حق بجانب ہیں کہ آپ دیوبندی بریلوی نزاع پیدا کرنے سے قبل اور اہلسنت وجماعت جن میں کہ یہ معمولات حسنہ رائج ہیں کہ وہ دور و نزدیک سے مقبولانِ بارگاہِ الٰہیہ کو اللہ کی مخلوق سمجھ کر ان کو پکارتے ہیں ان کے نعرے لگاتے ہیں اور یہ نعرے کہ جن پر قاسمی صاحب اور ان کی کمپنی کے تمام صغیر و کبیر شرک شرک کے فتوے دیتے نہیں تھکتے ان کے نعروں کی برکت افواجِ پاکستان سے پوچھیئے کہ انہوں نے ستمبر ۶۵ء کی جنگ میں ان نعروں میں کتنی برکت و رحمت دیکھی جن جن ناموں کے نعرے لگائے وہ سامنے ہی نظر آئے جس

Marfat.com

سے متاثر ہو کر قاسمی صاحب کے دھڑے کے پرانے کانگرسی احراری
دشمنِ پاکستان۔ چھٹے چھلائے اور منڈے منڈلائے رگڑے رگڑائے
مسٹر (بزعمِ خود مولانا مولوی) شورش کاشمیری صاحب نے اپنی ان
دنوں کی چٹان کی اشاعتوں میں یہ تمام واقعات تحریر کئے ہیں۔

پھر نیچے امام الانبیاء علیہ السلام و امام الاولیاء علی المرتضیٰ و حسن مجتبیٰ
و امام حسین سید الشہداء و داتا علی ہجویری و میاں شیر محمد صاحب شرقپوری
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مختلف محاذوں پر آمد فضائے آسمانی
سے آتے ہوئے دشمنوں کے گنے گئے من وزنی بموں کو دبوچ کر اپنی حیات
و علم و استمداد کا ثبوت دینا جو کہ مسٹر شورش نے اُن دنوں کے چٹان
کی اشاعتوں میں شائع کیا ہے اس کی فائلیں آج بھی دفترِ چٹان سے
میسر آسکتی ہیں۔

فقیر دیوبندی دھڑے کے ان کرتے دھرتوں سے جو قاسمی صاحب
کے پسِ پشت بیٹھ کر یہ شرک و بدعت کی مشین چلا رہے ہیں گزارش
کر رہا تھا کہ چونکہ آپ ہم اہلسنت و جماعت کو اگر بے مثل بشر لکھنے
اور انبیاء و اولیاء کے پکارنے پر مشرک مشرک کی رٹ لگاتے اور لکھوا
ہو تو پہلے اپنے گھر کی خبر لو فقیر نے تو یہ پہلے ہی تحریر کر دیا ہے کہ ہم اہلسنت کسی
مسلمان کو اسوقت تک کہ جب تک اسکے قول و فعل یا تحریر و تقریر سے
کفر ثابت نہ ہو کافر نہیں کہتے اور جب کفر و شرک ثابت ہو جائے تو پھر
اس شخص کو آگاہ کرتے ہیں اگر وہ توبہ کرے تو ہم حسبِ سابق اس شخص

Marfat.com

سے اسی طرح شیر و شکر رہتے ہیں ورنہ بصورت دیگر فوراً ایسے شخص سے بیزاری کا اظہار کر دیتے ہیں اب ہم دیکھیں گے کہ قاسمی صاحب بمع غلام خاں اینڈ کمپنی کے جناب قاسم نانوتوی ۔ اشرف علی تھانوی ذوالفقار علی دیوبندی ہر سہ صاحبان کو بوجہ انکو دور سے پکارنے اور ان سے امداد چاہنے کے مشرک قرار دینے پر تقویتہ الایمان کو ضال اور اسکے مصنف کو مضل قرار دیتے ہیں یا کہ فتاویٰ رشیدیہ ہیں مولوی رشید احمد کے فتوے کے مطابق کہ تقویتہ الایمان عمدہ کتاب اور مسائل اسکے سب صحیح پر ایمان لاکر مندرجہ بالا مولویوں کو بے ایمان قرار دیتے ہیں ۔

چونکہ معاملہ قاسمی صاحب وغلام خاں ۔ رشیدی ۔ انبیٹھوی اشرفی مولویوں کے مابین ہے لہذا ہم تبصرہ کا حق ان کے فیصلہ کے بعد کے لئے محفوظ رکھتے ہیں کیا قاسمی صاحب ۔ ذوالفقار علی دیوبندی قاسم صاحب نانوتوی اشرفعلی تھانوی ۔ حاجی صاحب مہاجر مکی کی پکار پر مشرک ہونے کے فتوے کو غلط اور ان کو صحیح یا ان کو غلط اور فتوے کو صحیح ہونے کا جواب دیں گے ۔

(طالب جواب ابو المقبول غلام رسول گل غفرلہ خطیب مجددی جامع مسجد غلام محمد آباد لائلپور)

ہاں تو جناب قاسمی صاحب فقیر نے حدیث شریف کی مستند کتابوں دیگر آپکے حکیم الامت صاحب کی مستند کتاب جمال الاولیاء سے علم فی الارحام برائے حضرت سیدنا صدیق اکبر جو کہ سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار صحابی پُر انوار حضور کے حامل اسرار ہیں ان کے لئے ثابت کر دیا معلوم ہوا کہ مفاتیح الغیب

Marfat.com

یعنی علومِ خمسہ کی نسبت قاسمی صاحب کی طرف سے پیش کردہ تمام احادیث کہ جن میں علومِ خمسہ کی نسبت ذاتِ باری کی طرف کی گئی ہے اگر ذاتی وعطائی کا فرق تسلیم نہ کیا جائے تو ان احادیث طیبہ کا جو علم مَاذَا تَکْسِبُ غَدٍ وعلم مافی الارحام کے سلسلہ میں حدیثِ پاک کی معتبر کتابوں سے پیش کی جا چکی ہیں یا پیش کی جائیں گی انکار لازم آئے گا جو کہ گمراہی وبے دینی و انکار حدیث پر مبنی وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ کہ اطاعتِ رسول ہی اطاعتِ خدا ہے کے بھی خلاف ہو گا جو کہ کفر ہے۔ اللہ تعالٰی تمام ارشاداتِ نبوی پر ایمان لا کر پکے اور سچے مومن بننے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

فقیر نے جسطرح علم مافی غدٍ وعلم مافی الارحام پر جملہ احادیث کے علاوہ سیدنا صدیق اکبر رضی تعالٰی عنہ والی حدیث مبارک پیش کی ہے اسی طرح بقایا جزویاتِ ثلاثہ یعنی علم بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ۔ علم نزولِ غیث وعلم قیامت پر بھی احادیث طیبات پیش کرتا ہے۔

اس سے قبل کہ فقیر جزویاتِ ثلاثہ پر احادیث پیش کرے علم مافی الارحام پر مزید دو اور حدیثیں پیش کرتا ہے ملاحظہ فرمادیں اللہ کریم منکرانِ علومِ خمسہ برائے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو ان تمام احادیث پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ الْفَضْلِ قَالَتْ مَرَرْتُ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکِ حَامِلٌ

Marfat.com

لِغُلَامٍ فَاِذَا وَلَدْتِ فَأْتِيْنِي بِهٖ قَالَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْهُ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذَّنَ فِي اُذُنِهِ الْيُمْنٰى وَاَقَامَ فِي اُذُنِهِ الْيُسْرٰى وَاَلْبَاهُ مِنْ رِيْقِهٖ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَقَالَ اذْهَبِيْ بِاَبِي الْخُلَفَاءِ فَاَخْبَرْتُ الْعَبَّاسَ وَكَانَ رَجُلًا لَبَّاسًا فَلَبِسَ ثِيَابَهٗ ثُمَّ اَتٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَبْصَرَهٗ قَامَ فَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَيْءٌ اَخْبَرَتْنِيْ بِهٖ اُمُّ الْفَضْلِ قَالَ هُوَ مَا اَخْبَرَتْكَ هٰذَا اَبُو الْخُلَفَاءِ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُمُ السَّفَّاحُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُمْ مَنْ يُّصَلِّيْ بِعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

(تاریخ الخلفاء ص۱۵۱، دلائل النبوۃ ج۲۰)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی ام فضل نے فرمایا انہوں نے کہ میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس سے گذری تو سرکار دو عالم نور مجسم کاشف اسرار لوح وقلم، فرمایا آپ نے کہ تیرا حمل لڑکے کا ہے۔ جب تو جنے تو اسکو میرے پاس لے آنا تو ام فضل رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ میں نے جب اسکو جنا تو اس نومولود کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت فرمائی اور اپنا لعاب مبارک اس بچے کو چٹایا اور اسکا نام عبداللہ رکھا اور فرمایا کہ ابوالخلفاء کو لے جا تو میں نے حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مطلع کیا (یعنی اس تمام واقعہ سے) آپ یعنی حضرت عباس ستھرالباس

Marfat.com

رکھنے والے تھے آپ نے فوراً لباس بدلا پھر دربار رسالت میں حاضر ہوئے
جب حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
مُلاحظہ فرمایا تو کھڑے ہو گئے اور حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی دونوں
آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

قاسمی صاحب دیکھا سجدہ سے منع کرنے والے آقا حضرت عباس کے
لئے اُٹھ کر ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دے رہے ہیں اگر یہ سجدہ
ہوتا تو آپ قطعاً نہ اُٹھتے اور نہ بوسہ دیتے (معلوم ہوا کہ سجدہ اور ہے بوسہ
و تعظیم و تکریم اور ہے) حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کس غیبی شئے کی حضرت
ام فضل رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو خبر دی۔ فرمایا نبی کریم علیہ السلام نے وہی ہے جو
تجھ کو بھی خبر دیتا ہوں (چونکہ میں نبی یعنی غیب کی خبریں رکھنے والا دینے والا
ہوں) یہ نو مولود لڑکا خلفاء کا باپ ہے حتیٰ کہ ان سے سفاح پیدا ہوگا حتیٰ کہ
سیدنا امام مہدی بھی اسی کی نسل سے پیدا ہونگے یہانتک کہ جو شخص
عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ نماز پڑھے گا وہ بھی انہی سے ہوگا۔

کیوں جی قاسمی صاحب حدیثِ مذکورہ بالا سے نبی کریم علیہ السلام
نے قبل از وقت لڑکے کی ولادت کی خوشخبری دے کر اپنے علم مافِی
الارحام کا ثبوت دیا یا نہیں اور پھر اُس کی نسل میں امام مہدی کا ہونا یہ قیامت
تک کے علم مافِی غدٍ و علم مافِی الارحام کا بیّن ثبوت ہے یا نہیں پھر اور سنیئے۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَبْعَثُوْنَ عَشْرَ فَوَارِسَ طَلِیْعَۃً

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَھُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِھِمْ وَاَلْوَانَ خُیُوْلِھِمْ ھُمْ خَیْرُ فَوَارِسَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ۔ (مسلم شریف ص ۳۹۲)

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت دس گھوڑے سوار نکلیں گے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں ان کے نام بمع انکے آباء کے ناموں کے جانتا ہوں اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں کو بھی جانتا ہوں وہ اسدن کہ جس دن نکلیں گے تمام گھوڑ سواروں سے بہتر ہونگے۔

دراصل نبی غیب دان کو علم تھا کہ میرے علم ما فی الارحام پر اعتراض ہونگے آپ نے ساڑھے تیرہ سو سال قبل جسطرح علم ما فی الارحام بیان فرمایا اسی طرح ہزاروں سال بعد امام مہدی جن کی نسل سے ہونگے ان کو بھی فرمادیا کہ تم میں امام مہدی ہونگے اور پھر قیامت کے قریب کا علم ما فی الارحام ان دس سواروں والی حدیث پاک سے بھی ظاہر ہے۔ صرف یہی نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ سواروں کے نام ان کے والدین کے نام ان کی سواریوں کے رنگ ہر چیز میرے علم میں ہے۔ قاسمی صاحب کچھ تو خدا کا خوف کرو اپنی اکابر پرستی کی آڑ میں معاذاللہ ان حدیثوں کو غلط اور اکابرین کو صحیح قرار نہ دو خدارا ان فاضلانِ دیوبند کو اس پیارے نبی علیہ السلام سے اعلیٰ و بالا تو نہ سمجھو کہ جس نے رحمٰن سے درسِ عرفان لیا ہو اور اسکے اس درسِ عرفان پر خود قرآن شاہد ہو کر یوں گواہی پیش کرے کہ

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ہ رحمٰن نے سکھایا قرآن خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَہُ

Marfat.com

الۡبَیَانَ۔ پیدا کیا انسان کو سکھایا بیان۔

قاسمی صاحب کچھ عربی تفاسیر بھی پڑھی ہیں یا صرف اشرفعلی صاحب کی اردو تفسیر بیان القرآن پر ہی اکتفا کر گئے ہوا ربعین کی طرز تحریر سے تو یہی ثابت ہو رہا ہے کہ تقویۃ الایمان وغیرہ اردو کتابوں سے حدیثیں کھینچ تان کر اوران کے مفہوم سالبقہ کو جیسا کہ پہلے تمہارے مولوی تحریر کرتے رہے ہیں بیان کر کرا رہے ہو۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ بخاری و مسلم۔ ابوداؤد و ترمذی اور موطا امام مالک و بیہقی میں سے لَسۡتُ کَمِثۡلِکُمۡ و مِثۡلِی وسے بے مثلیت ثابت کرنے والی حدیثیں کیوں نہ ملیں۔ علم غیب ذاتی والی حدیثیں مل گئیں مگر عطائی والی نہ ملیں۔ حُرمتِ سجدہ والی حدیثیں تو مل گئیں مگر تعظیم و توقیر والی حدیثیں نہ ملیں۔ اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یا تو آپ ان پڑھ جاہل واجہل ہیں یا پھر تمہارے دل میں اپنے دیوبندی قاسمی انبیٹھوی اشرفی گنگوہی مولویوں کا اتنا احترام ہے کہ تمہیں یہ حدیثیں نظر ہی نہیں آتیں یا پھر نظر تو آتی ہیں مگر ان حدیثوں کو اسلیئے معتبر نہیں سمجھتے کہ ان کو تمہارے گنگوہی انبیٹھوی اشرفی مولویوں نے معتبر نہیں سمجھا گویا تمہارے نزدیک منکرانِ حدیث کی طرح حدیث وہی معتبر ہے جسے اشرف علی تھانوی۔ خلیل احمد انبیٹھوی۔ قاسم نانوتوی۔ رشید احمد گنگوہی۔ اسمٰعیل دہلوی نے نقل کیا ہو باقی احادیث چاہے امام بخاری کی نقل کردہ کیوں نہ ہوں اور چاہے صحاح ستہ سے ہی کیوں نہ ہوں خواہ خیر القرون سے لے کر آج تک تمام علمائے ملت اور محدثین امت نے ہٰذا صحیح کیوں نہ فرمایا ہو غلط غلط اور حرفِ غلط ہیں۔

Marfat.com

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

قاسمی صاحب اگر یہ بات نہ ہوتی تو جہاں آپ نے حرمتِ سجدہ پر قلم اٹھایا تھا اور حدیثیں تحریر کی تھیں ساتھ ہی تعظیم وتکریم عزت وعظمت پر قلم اٹھا کر وہ احادیث بھی نقل کی ہوتیں اور جہاں آپ نے بشریت کی طرف قلم چلایا تھا بے مثلیت کی طرف بھی چلاتے۔ جہاں آپ نے علمِ غیب کی نفی میں قلم اٹھایا تھا وہاں اثبات کی حدیثیں بھی تحریر کر کے ان میں مطابقت دیگر دوار لعینیں شائع کر کے پھر دوہرے ثواب کے مستحق ہوتے مگر یہ تو تب ہی ہو سکتا تھا کہ جب حضور علیہ السلام کو نبی اللہ، حبیب اللہ۔ قاسم رزق اللہ۔ عروس مملکت اللہ جانتے مانتے وہاں تو نبی کو محض بشر بلکہ اس سے بھی مختصر اور بڑا بھائی تصوّر کیا جاتا ہے تو جب تصور ہی بڑے بھائی کا کیا جائے گا تو معاملات بھی بڑے بھائی کے سے ہونگے۔

قاسمی صاحب کچھ تو خوفِ خدا اور شرمِ مصطفٰے سے کام لو اپنی آنکھوں پر سے اس پٹی کو اتار کر جو دیو نے تمہاری آنکھوں پر باندھ رکھی ہے۔ اس شاگردِ رحمٰن سید الانس والجان کی وسعتِ علمی پر محدثین ومفسرین اسلام کے عقائد دیکھئے اور پھر علوم خمسہ میں علمِ الٰہی کو محیط سمجھتے ہوئے سرکار دو عالم کے علوم خمسہ عطایہ کے انکار سے باز آیئے ورنہ یاد رکھو کہ آج تو اس فانی زندگی میں چار دن واہ واہ کے علاوہ گو جھوٹی شہرت بھی حاصل ہو جائے گی لیکن کل بروزِ محشر جب نفسی نفسی کا عالم ہو گا اور حسبِ ارشاد رحمٰن کذا فی القرآن یَوۡمَ یَفِرُّ الۡمَرۡءُ مِنۡ اَخِیۡهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیۡهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیۡهِ کسی نے اس آیت کے مفہوم کو کیا

Marfat.com

خوب منظوم کیا ہے کہ

نہ ہمشیرہ برادر کی نہ زوجہ اپنے شوہر کی
وہ ایسا وقت ہوگا بھائی بھائی سے جدا ہوگا

وہ ایسا دن ہے جس دن باپ بیٹے سے ماں بیٹی سے بھائی بھائی سے دوست دوست سے بھاگے گا اور پھر حال یہ ہوگا کہ منہ پر مہر لگ جائے گی اور ہاتھ پیر گواہیاں دیں گے جو جو بھی دنیا میں کام کئے اسوقت کوئی قاسمی۔ انبیٹھوی۔ نانوتوی۔ گنگوہی کام نہیں آئے گا حتیٰ کہ تمام انبیاء بھی پکاریں گے اِذْهَبُوا اِلٰی غیری کہ اے گستاخانِ عزت وعظمتِ نبوت تم نے دنیا میں ہمیں بتوں کی طرح غیر اللہ قرار دے رکھا تھا۔ ہر ہر نبی جھڑکے گا بالآخر ان کے پاس آؤ گے جو مقامِ محمود پر جلوہ فگن ہونگے اسدن ان کے شفیع المذنبیں ہونے کا ظہور ہوگا اور پھر ؎

جب وہ پوچھیں گے سرِ محشر بلا کے سامنے
تو کیا جوابِ کفر دوگے تم خدا کے سامنے

پھر جب آپ کے سامنے تمہاری مجرمانہ حیثیت ہوگی پھر معلوم ہوگا کہ آپ محض بشر بلکہ اس سے بھی مختصر تھے یا کہ شفیع المذنبین و رحمۃ للعالمین بھی تھے۔ تمہارے بڑے بھائی تھے یا کہ محبوب رب العالمین تاجدار بطحیٰ یا تمہارے روحانی والد تھے پھر اس دن کوئی حیل وحجت وگنگوہیت وانبیٹھویت و نانوتویت ودیوبندیت کام نہیں بلکہ محمدیت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کام آئے گی اور اس گستاخی وبے ادبی کا تب پتہ چلے گا گو آج تمہاری یہ حالت ہے کہ

Marfat.com

قدر گھٹادیں نہ شرماویں شرماں ہین گنوایاں

دن محشر دے قاسمیا اوتے بلس سخت سزایاں

اب ذرا مفسرین و محدثین اسلام کے عقائد سنیئے جو کہ ان کی تصنیفات میں موجود ہیں۔

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ۔ اور نہیں وہ غیب پر بخیل۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں معالم التنزیل و تفسیر خازن میں موجود ہے کہ اَیْ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِيْهِ عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يَبْخَلُ بِهٖ عَلَيْكُمْ بَلْ يُعَلِّمُكُمْ وَيُخْبِرُكُمْ بِهٖ وَلَا يَكْتُمُهٗ۔

(معالم التنزیل جلد دوم۔ خازن جلد چہارم۔ مطبوعات مصر زیر آیت وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ)

یعنی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب حاصل ہے وہ تمکو غیب بتانے سے بخل نہیں فرماتے بلکہ تمکو خبر دیتے اور چھپاتے نہیں چنانچہ جس نے جب بھی جو بھی پوچھا بخل نہیں کیا۔ صحابہ نے پوچھا وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ حضور آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی فرمایا كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ میں اسوقت بھی نبی تھا جب کہ آدم علیہ السلام مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔ دیکھیئے یہاں بھی بخل سے کام نہیں لیا۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ نے بچپنے میں چاند کے جھکنے۔ اشارے پر رقص کرنے والا واقعہ پوچھا تو بخل نہ کیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین نے قیامت میں آپ کا ٹھکانہ پوچھا تو بتلا دیا بخل سے کام نہ لیا۔

Marfat.com

حبیبِ یمنی نے قلبی کیفیات ۔ ابوجہل نے مٹھی والی چیز ۔ جنابِ عائشہ نے آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنی نیکیاں پوچھیں سب کچھ بیان فرمایا بخل نہ کیا ۔ علماء نے فرمایا ھُوَ کا مرجع یا اللہ تعالےٰ ہے یا قرآن کریم یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ مگر شانِ مصطفےٰ کے قربان جائیں ان تینوں صورتوں میں مدعا ہمارا ہی ثابت ہے ۔ دیکھئے جب ضمیر ھُوَ کا مرجع اللہ تعالےٰ کو فرمائیں گے تو معنی یہ ہونگے وَمَا اللّٰهُ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ط اور نہیں ہے اللہ غیب پر بخیل ۔ اسی طرح اگر ضمیر کو قرآن کی طرف پھیرا جائے تو معنی ہونگے مَا الْقُرْاٰنُ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ط اور اگر ضمیر ھُوَ کا مرجع نبی غیب دان کو مانا جائے تو تقدیر عبارت یہ ہوگی وَمَا مُحَمَّدٌ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ط اور نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیب پر بخیل ۔ چشم ما روشن دلِ ماشاد ، پہلی صورت میں جو معنی ہونگے وہ اسطرح ہونگے کہ اللہ غیب پر بخیل نہیں یعنی خبر دیتا ہے غیب کی ۔ کسکو فرمایا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ لیکن اللہ چن لیتا ہے رسولوں میں سے جسے چاہے ۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہونگے کہ قرآن غیب پر بخیل نہیں تو پھر صاحبِ قرآن غیب پر کیسے بخیل ہونگے ۔ تیسری صورت میں معنی بالکل بیّن ہیں کہ اور نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیب پر بخیل ۔ کسکو بتاتے ہیں صحابہ کرام اولیاءِ عظام کو جیسا کہ سیدنا صدیق اکبر کا واقعہ گذرا ہے کہ پیٹ کا حمل بتلا دیا کہ یہ لڑکی کا ہے یہ سب فیض نبوت ہی کا اثر ہے ۔

ما قبل آپ نے پڑھا اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ رحمٰن نے سکھایا

Marfat.com

قرآن۔ سکھانے والا رحمان ہے۔ سیکھنے والے حضور۔ سکھایا گیا قرآن۔ قرآن میں کیا ہے جو سیکھا اور سکھایا۔ قرآن خود فرماتا ہے کہ مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتَابِ مِنْ شَیْءٍ ہم نے کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ اس میں ہر چھوٹی بڑی چیز درج ہے وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ ط کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جب ہر خشک ذرہ اور خواہ وہ اندھیروں میں ہو یا اجالوں میں وہ کتاب مبین میں تحریر ہے تو جس کی کتاب کی یہ شان ہے اور پڑھانے والے بھی عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ط وَعَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ط بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ط جیسی شان والے اور جو پڑھ رہے ہیں وہ معاذ اللہ ظرفِ ناقص نہیں بلکہ ظرفِ قابل اور کامل و اکمل۔ نہیں نہیں بلکہ تمام کمالات انبیاء و اولیاء بھی انہی کا صدقہ اور وہ جس ظرف کے مالک ہیں وہ فقط ظرفِ نبوت ہی نہیں بلکہ اسے ظرفِ محبوبیت کہیے تو بجا ہے تو جب پڑھنے والا کامل ہی نہیں بلکہ مصدرِ کمالات ہو اور پڑھانے والا ہو خالق کمالات اور جو پڑھایا گیا ہو وہ ہو تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ۔ پھر ان کو کہا جائے کہ انکو پیٹھ پیچھے کا بھی علم نہیں

بریں عقل و دانش بباید گریست

خدا جب دین لیتا ہے عقل بھی چھین لیتا ہے

قرآن کریم کی ان دو آیات سے یہ ثابت ہوا کہ ہر صغیر و کبیر بری و اسیر ذرہ و قطمیر برنا و پیر کا تفصیلی علم سمیع و بصیر۔ بشیر و نذیر سراج منیر کو بفیض قدیر

Marfat.com

حاصل ہے۔

بحث علمِ قیامت

حضرت علامہ شیخ صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر صاوی میں آیت کریمہ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ مُرْسٰھَا کے تحت حضور علیہ السلام کے علمِ غیب شریف برائے قیامت کا یوں ذکر فرماتے ہیں کہ وَھٰذَا اَقْبَلُ اَعْلَامِہٖ بِوَقْتِھَا فَلَا یُنَافِیْ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَخْرُجْ مِنَ الدُّنْیَا حَتّٰی اَعْلَمَہُ اللّٰہُ بِجَمِیْعِ مغیبات الدنیا والاٰخرۃ

(تفسیر صاوی جلد چہارم ص۲۴۵ مطبوعہ مصر)

یعنی یہ آیت مبارکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وقتِ قیامت کا علم دینے سے پہلے ہے لہٰذا آیت کا مضمون اس مسلک کے ہرگز خلاف نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت تک دنیا سے تشریف نہیں لے گئے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو دنیا و آخرت کے تمام مغیبات نہ بتا دیئے چنانچہ علمِ قیامت کے متعلق حضور کی کئی احادیث طیبات میں یہ صراحت ملتی ہے۔ دیکھئے ابن ماجہ شریف میں یہ حدیث موجود ہے کہ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ وَاَعْظَمُھَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ یَّوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ فِیْہِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰہُ فِیْہِ اٰدَمَ اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْہِ تُوُفِّیَ اللّٰہُ اٰدَمَ وَفِیْہِ سَاعَۃٌ لَا یَسْئَلُ اللّٰہَ فِیْھَا الْعَبْدُ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ مَا لَمْ یَسْئَلْ حَرَامًا

Marfat.com

وَفِیْہِ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ مَا مِنْ مَلَکٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِیَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا وَھُنَّ یُشْفِقْنَ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ ۔

(ابن ماجہ ص۷۷ مطبوعہ اصح المطابع کراچی)

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام دنوں کا سردار دن جمعۃ المبارک ہے اور اللہ کے نزدیک بڑا ہی بزرگی والا ہے اور وہ اللہ تعالٰی کے نزدیک عیدالاضحیٰ و عیدالفطر سے بھی زیادہ محترم ہے اس میں بڑی بڑی پانچ چیزیں ہیں اللہ تعالٰی نے اس میں سیّدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا اور اسی دن زمین پر اتارا اور اسی میں اللہ تعالٰی نے ان کا وصال کیا اور اسی دن میں ایک وقت ایسا ہے جس میں بندہ اللہ سے کوئی بھی سوال کرے اللہ تعالٰی اسکو عطا کرتے ہیں جب تک کہ حرام کا سوال نہ کرے اور اسی میں قیامت قائم ہوگی ۔ کوئی مقرب فرشتہ آسمان و زمین ۔ ہوائیں و پہاڑ اور سمندر نہیں ڈرتے مگر جمعہ کے دِن سے ۔

قاسمی صاحب یہ حدیث پاک تو نبی کریمؐ کے علومِ غیبیہ ماضیہ و استقبالیہ وخصوصاً علم قیامت کی وضاحت کر رہی ہے جسکو قیامت والے دن تک کا علم ہے اس سے دیگر جزئیاتِ قیامت کیسے پوشیدہ رہی ہونگی ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی پیش کردہ حدیث کا مطلب غلط سمجھا ہے کہ علومِ خمسہ مختص ہیں ساتھ ذاتِ باری کے کیا خود حدیث پاک میں یہ فرمانے والے آقا کہ وَلَا یَعْلَمُ مَتٰی تَقُوْمُ اللہ ۔ کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب ہوگی مگر اللہ ۔ تو کیا آپ یہاں یہ بھول گئے کہ میں نے

Marfat.com

خود ہی تو اسکو مختص قرار دیا ہے خود ہی بیان کر رہا ہوں یا معاذ اللہ آپ نے خود ہی مختص قرار دیا اور خود ہی بیان فرماکر گویا کذب بیانی سے کام لیا معاذ اللہ معاذ اللہ۔ قاسمی صاحب یہاں تمہاری اور تمہارے جگادھری ملاؤں کی مرضی نہیں چلے گی بلکہ یہاں منشائے خدا و مصطفےٰ جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم ہی چلے گی۔ جب تک آپ ان دونوں حدیثوں میں تطبیق نہ دیں گے کہ وَلَا یَعْلَمُ مَتٰی تَقُوْمُ اِلَّا اللّٰہُ میں علم ذاتی اور وَفِیْہِ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ میں عطائی قوتِ علمیہ کا اظہار ہے اس طرح تطبیق دئے بغیر احادیثِ مصطفےٰ علیہ السلام کو جو درحقیقت معرفتِ رسول سے ارشاداتِ الٰہیہ کی شان رکھتی ہیں ان میں تضاد پیدا ہو جائے گا اور اسطرح احادیثِ طیبات سے عیسائی۔ شیعہ۔ مرزائی تو ایک طرف خود مسلمانوں کا اعتبار اٹھ جائے گا۔ اور یہ دیکھئے دوسری جگہ تو حضور نے دوسری نشانی قرن پھونکنے کا بھی بیان فرما دیا۔

عَنْ اَوْسِ بْنِ عَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ۔ (ابو داؤد شریف ص۱۵۷)

حضرت اوس بن عوس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام دنوں سے افضل دن جمعۃ المبارک ہے۔ اس دن آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں قبض کئے گئے اور اسی میں جناب اسرافیل قرن پھونکیں گے اور اسی

Marfat.com

میں قیامت ہوگی۔

معلوم ہوا کہ ابتدائے دنیا سے لے کر تخلیقِ آدم اور تخلیقِ آدم سے لے کر قرن پھونکنے کے وقت اور اس سے بعد دخولِ جنت و نار تک کا حضور پرنور کو علم حاصل ہے۔

قاسمی جی دیکھ لیا آپ نے کہ آپ کی تردید میں کہ حضور کو علمِ قیامت نہیں شارع علیہ السلام نے ایک اور بیان عطا فرمادیا کہ جمعۃ المبارک کو اسرافیل قرن پھونکیں گے پھر اسی دن قیامت بھی آئے گی۔ قاسمی صاحب علم قیامت کے سلسلہ میں مزید احادیث پیش کی جاسکتی ہیں مگر فقیر یہاں علامہ صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ فیصلہ کہ جو آپ نے ایسی احادیث وآیات کے سلسلہ میں کہ جن میں یہ آیا ہے کہ علوم خمسہ علاوہ ذاتِ باری کے کوئی نہیں جانتا پر فرمایا ہے پیش کرتا ہے پڑھیئے اور دیوکا عطا کردہ چشمہ آنکھوں سے اتار کر پڑھیئے فرماتے ہیں کہ بیشک باعتبار ذات کے علومِ خمسہ کے جزیا تمام کا علم کسی کو نہیں مگر وَاَمَّا بِاَعْلَامِ اللّٰہِ تعالٰی لِلْعَبْدِ فَلَا مَانِعَ مِنْہُ۔ لیکن اللہ تعالٰی کے اپنے مخصوص بندوں کو عطا فرمانے سے کوئی چیز مانع بھی نہیں کہ اس ذات نے کسی نبی یا ولی کو یہ علومِ خمسہ کلیتہً یا جزاً بھی عطا نہ کئے ہوں چنانچہ فقیر اس سلسلہ کی کافی احادیث پیش کرچکا ہے دیگر اور بھی چند حدیثیں پیش کرے گا قاسمی صاحب ایمان لانا یا نہ لانا یہ آپ کی مرضی ہے کل بروزِ قیامت یوں تو نہ کہہ سکو گے کہ اے اللہ میں نے جو کچھ سمجھا تھا وہ شائع کردیا تھا اگر وہ

Marfat.com

غلط تھا تو تیرے کسی بندے کو اسکے جواب میں قلم اٹھا کر میری اصلاح کرنی چاہیے تھی۔ الحمد للہ فقیر نے صرف بنیتِ ثواب و اصلاح یہ کتاب لکھی ہے تعصب کی پٹی اتار کر تحریر کردہ احادیث کا مطالعہ فرمائیں تو آپ کو خود بخود معلوم ہو جائے گا کہ علوم خمسہ کو خاصۂ ذاتِ باری سمجھتے ہوئے علم خداوندی کو علومِ خمسہ میں محیط سمجھ لینا اور پھر وہ احادیث یا آیات قرآنیہ کہ جن میں دوسرے انبیاء ۔ صحابہ وامام الانبیاء کے لئے کلیتہً یا جزویتہً علومِ خمسہ ثابت ہیں ان کا انکار قرآن وحدیث کا انکار ہے یا نہیں اور قرآن وحدیث کا منکر جو کچھ ہے وہ آپ سے ۔ مجھ سے ۔ قارئین سے پوشیدہ نہیں ۔ اللہ کریم حق کو حق اور باطل کو باطل کہنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین ۔

الحمد للہ کہ علمِ مافی غدٍ وعلم مافی الارحام وعلمِ قیامت احادیثِ طیبات کی روشنی میں سرکار دوعالم نورِ مجسم کے لئے مخصوصًا علم مافی غدٍ وعلمِ مافِی الارحام قرآن پاک کی روشنی میں دوسرے انبیاء کے لئے بھی ثابت ہوگیا اب فقیرِ قاسمی صاحب کو وَلَا یَعْلَمُ مَتٰی یَاْتِی الْمَطَرُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰہ ۔ اللہ تعالیٰ کے سواء کسی کو خبر نہیں کہ بارش کب ہوگی کا مطلب بمطابق حسب سابق احادیثِ مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کی روشنی میں واضح کرتا ہے ۔ دو باللہ التوفیق والصواب)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذَا جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم قَحَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللّٰهَ اَيَسْقِيَنَا فَدَعَا نُمْطِرُ

Marfat.com

فَمَا كِدْنَا اَنْ نَصِلَ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّصْرِفَهٗ عَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا يُمْطَرُوْنَ وَلَا يُمْطَرُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ۔ (بخاری جلد اوّل صفحہ ۱۳۸، مشکوٰۃ ص ۵۳۲)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان اللہ کے رسول جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک آدمی آیا اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بارش کا قحط پڑ گیا ہے۔ اللہ کریم سے آپ دعا فرمائیں۔ حضور نے دعا فرمائی تو بارش شروع ہو گئی ہمیں اپنے مکانوں تک جانا بھی مشکل ہو گیا اور پھر آنیوالے جمعۃ المبارک تک بارش ہوتی رہی۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ آدمی یا کوئی اور آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کریم سے دعا فرمایئے کہ ہم سے بارش ہٹائے تو رسول پاک علیہ السلام نے فرمایا کہ اے اللہ ہمارے گرد و نواح میں بارش برسا نہ کہ ہم پہ۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ بادل دائیں بائیں پھٹ گیا۔ دائیں بائیں بارش ہوتی رہی لیکن اہل مدینہ پہ بند ہو گئی۔

سبحان اللہ کیا شان مصطفےٰ ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ اندازہ تو کیجئے کہ خشک سالی ہے۔ صحابہ دربار رسالت میں شکایت لے کر آتے ہیں اور عرض پیش کرتے ہیں کہ حضور بوجہ خشک سالی کے مال و اسباب ختم اور جانور بوجہ

Marfat.com

چارہ نہ ملنے کے قریب المرگ ہو چکے ہیں۔ حضور نہیں فرماتے کہ اچھا آؤ چلو نمازِ استسقاء پڑھیں اور بعد از نماز دعا کریں بلکہ آپ اسی وقت پیارے پیارے نورانی دستِ کرم اٹھا کر دعا فرما دیتے ہیں۔ ابھی ید اللہ والے دستِ کرم اٹھے ہی تھے کہ رم جھم رم جھم بارش آگئی گویا کہ بارش کو یہ علم ہے کہ یہ دستِ کرم حبیب ربِ باری علیہ السلام کے ہیں اور پھر وہ ان کا بوسہ لینے کے لئے ایسی آئی کہ جیسے جنم کے بچھڑے گلے ملتے ہیں اور پھر قطراتِ بارانِ رحمت ایک گھڑی دو گھڑی نہیں پورے سات یوم ذراتِ مدینہ منورہ کے بوسے لیتے رہے حتیٰ کہ پھر وہی شخص یا کوئی اور شخص (حضرت انس کو یاد نہ رہا) اٹھ کر عرض کرتا ہے کہ حضور اب ہم پر نہ برسے حضور فرماتے ہیں اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا۔ یا اللہ اب ہم پر نہیں بلکہ گرد و نواح پر برسے۔ تو جس طرح دستِ کرم رخ منورہ پر پھیرنے سے قبل نزولِ غیث ہو گیا تھا اسی طرح اشارۂ منشائے محبوب پاتے ہی بادل مدینہ منورہ کے ارد گرد برسا لیکن مدینہ منورہ پر نہ برسا۔ قاسمی صاحب بنظرِ ایمان غور کرو کہ بارانِ رحمت تو اشارے کو سمجھے گویا کہ اسے رحمتِ عالم کے اشارے کا علم ہو لیکن رحمتِ عالم کو بارانِ رحمت کا علم نہ ہو۔

حضرت مناظرِ اسلام علامہ محمد عمر صاحب اچھروی[1] اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ ایک بات یہ ہے کہ کسی چیز کا علم ہونا اور اس پر طرہ یہ

---

(۱) اب کہیئے رحمۃ اللہ علیہ اس لئے کہ اب حضرت وصال فرما چکے ہیں بوقت تالیف رسالہ ہذا سابقہ دو ایڈیشنوں کے وقت حضرت مناظرِ اسلام حیات تھے۔

Marfat.com

کہ چیز کا منگا لینا اگر شے معلوم نہیں تو آ کیسے سکتی ہے جیسا کہ آصف بن برخیہ نے بلقیس کا تخت سلیمان علیہ السلام کے سامنے ایک آنکھ جھپکنے سے پہلے پیش کر دیا۔ آصف کو کوئی ذی شعور یوں کہہ سکتا ہے کہ آصف کو تخت کا علم نہ تھا بلکہ بغیر علم کے ہی تخت کو اٹھا لائے۔ معلوم ہوا کہ بغیر علم کے اور یقین کے کوئی شخص ایسے نہیں کر سکتا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بادل اور بارش کا علم اور یقین تھا اور رہے جب ہٹا ہو پر آپ کے فرمان سے بادل پیش کیا گیا اور آپ کے اشارے سے پھاڑ دیا گیا۔

آگے فرماتے ہیں فَیَأمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلم شریف کے صفحہ ۴۰۱ میں فرمایا کہ دجال آسمان کو حکم کرے گا تو بارش شروع ہو جائے گی۔ ذرا انصاف فرمایئے کہ دجال کافر کے حکم سے بارش برسے تو دجال کی اس طاقت پر تم ایمان بلا دلیل لے آؤ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کا فرمان چاند۔ سورج۔ بارش تسلیم کریں۔ بلکہ بارش والا آپ کا وظیفہ پڑھے تو تم آپ کی قوت علمی کا آپ کے متبعین سے بے خبر ہونے کا انکار کرو آخر مر کر آپ کے حضور پیش ہونا ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کس عقیدے سے منہ دکھاؤ گے۔

(مقیاس حنفیت از حضرت مناظر اسلام علامہ مولانا محمد عمر صاحب اچھروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ص ۲۴۶ و ص ۲۴۷۔)

معلوم ہوا کہ خداوند کریم کا بارش کے متعلق علم دینا تو ایک طرف بارش کو آپکے تابع فرمان بنایا ہوا ہے کہ اُدھر اس کملی والے آقا کا اشارہ ہوا اِدھر

Marfat.com

نزول بارانِ رحمت شروع ہوگیا یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام بعد از وصالِ نبوی بھی آپ کے یا آپکے گنبدِ خضریٰ یا آپ کی نسبت والے احباب کے وسیلے سے بارش طلب کیا کرتے تھے اور بارش بھی فوراً ہو جایا کرتی تھی چنانچہ بعد از وصال نبوی صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کا روضۂ نبوی گنبدِ خضریٰ پر نزولِ غیث کے لئے آنا اور سرکارِ مدینہ سرورِ سینہ نے انکو امیر المومنین امام المسلمین مرادِ سید الاولین والآخرین۔ اسلام کا گوہر آبدار شیدائے احمد مختار اشداء علی الکفار خلافت مآب حضرت سیدنا و مولانا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف بھیجنا اور پھر جو کچھ ہوا وہ تمام کا تمام واقعہ مندرجہ ذیل حدیث پاک سے ملاحظہ کیجئے اور ایک ہی حدیث پاک سے علم نزول غیث و شان عمر فاروق کا مطالعہ کیجئے۔

عَنْ مَالِكِ الدَّارِ وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَسْقِ لِاُمَّتِكَ فَاِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ ائْتِ عُمَرَ فَاَقْرِءْهُ السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُ اَنَّهُمْ يُسْقَوْنَ وَقُلْ لَهٗ عَلَيْكَ الْكَيْسُ الْكَيْسُ فَاَتَى الرَّجُلُ عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ فَبَكٰى عُمَرُ قَالَ يَا رَبِّ مَا اٰلُوْا اِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ۔

(فتح الباری جلد چہارم ص۴۴۳، شواہد الحق ص۷۴)

حضرت امیر المومنین و امام المتقین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وزیر خزانہ مالک دار فرماتے ہیں کہ زمانہ عمر بن الخطاب میں قحط پڑا تو ایک

Marfat.com

آدمی (بلال بن حارث صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ) رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرہ منورہ پہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اپنی امت کے لئے پانی طلب فرمایئے وہ ہلاک ہوئی جاتی ہے۔ تو رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے خواب میں فرمایا کہ عمر فاروق کے پاس جاؤ اور انہیں سلام کہو (سبحان اللہ جس پر خدا اور اسکے فرشتے سلام پڑھیں وہ ذات فاروق اعظم پہ سلام بھیجے کیا شان ہے فاروق اعظم کی) اور اسکو خبر دو کہ مینہ برسے گا اور اسے کہو کہ زیر کی کا التزام کرو وہ شخص (یعنی بلال بن حارث رضی اللہ تعالٰے عنہ) عمر فاروق کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰے عنہ روئے اور عرض کی کہ اے پروردگار عالم میں کوتاہی نہیں کرتا مگر اس چیز میں کہ میں عاجز ہوں۔ شواہد الحق میں اسی حدیث کو ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح روایت کیا ہے اور صراحت فرمائی ہے کہ قبر شریف پر آکر عرض کرنے والے بلال بن حارث رضی اللہ عنہ صحابی رسول تھے صلی اللہ علیہ وسلم۔ حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہوا کہ جب صحابہ پر مشکل و مصیبت آتی تھی تو وہ دربار رسالت میں عرض پیش کرتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کو دافع البلاء والوباء بھی سمجھتے تھے اور یہی حدیثِ مبارک درود تاج کہ جسکو ماضی قریب کے دیوبندی پڑھتے پڑھاتے رہے لیکن زمانۂ حال کے دیوبندی قاسمی، انبیٹھوی، گنگوہی شرک و بدعت قرار دے رہے ہیں اس میں خصوصاً دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ کو مشرکانہ عبارت کہتے ہیں چونکہ ان کے نزدیک دافع البلاء والوباء اور قحط کے

Marfat.com

ٹالنے وکاٹنے والی ذات فقط اللہ کی ہے اور بقول انکے اس نے کسی نبی یا ولی میں یہ قوت وطاقت نہیں رکھی کہ وہ قحط کو کاٹے یا ٹالے۔ یہ جاہل الکاذنی ملاں یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ ہم کم از کم دعویٰ تو بادلیل پیش کریں۔ دعویٰ تو موجود ہے مگر ہے بلا دلیل وخلافِ قرآن۔ ان کی اس تحریف قرآنی اور تفسیر بالرائے پر قرآن بھی آہ وفغاں کناں ہے۔ یہ دیکھئے قرآن کریم پہلا پارہ خالقِ کائنات نے فرمایا کہ

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ٥ اَلَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاءَ بِنَاءً ص وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ)

اے لوگو اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیز گاری ملے۔ وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو عمارت بنایا اور آسمان سے پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل نکالے تمہارے کھانے کو تو اللہ کے لئے جان بوجھ کر برابر والے نہ ٹھہراؤ (یعنی معبود واجب الوجود)

آیت مذکورہ میں اللہ کریم کا یہ ارشاد کہ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ اور نازل کیا آسمان سے پانی یعنی بارش پس خارج کئے اس سے پھل تمہارے رزق کے لئے۔

Marfat.com

دیکھئے یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ اللہ تعالےٰ رزاق ہے وہی رزاق یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ ذرا میری قدرت کا کرشمہ تو دیکھو کہ میں آسمان سے بارش نازل کرتا ہوں جس میں دیگر فائدوں کے علاوہ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس میں تمہارے لئے رزق ہے تجربہ اس بات کا شاہد ہے کہ اگر خالقِ کائنات کی طرف سے نزولِ بارانِ رحمت نہ ہو تو قحط کے سے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ ایک مرتبہ یہ فقیر اپنے ایک عزیز ترین دوست فاضل جلیل عالم نبیل مقرر و مناظر حضرت علامہ مولانا محمد شفیع صاحب مخدومی فاضل مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ اور دو چار اور عزیز پہاڑی علاقہ کی سیر و تفریح کے لئے نکلے اور لائلپور سے براستہ سرگودھا ہوتے ہوئے خوشاب پہنچے۔ رات خوشاب رہ کر علی الصبح خوشاب سے متصل ہی اس کے دامن میں پہاڑیوں کا ایک وسیع و عریض سلسلہ جو شروع ہو جاتا ہے ہم نے اس علاقے کو اپنی سیر و تفریح کے لئے منتخب کیا اور میلوں پہاڑی سفر کرتے کراتے رات کو ہم نوشہرہ نامی ایک قصبے میں پہنچے یہاں کے لوگوں کو نہایت خلیق۔ ملنسار۔ خدمت گذار اور یہاں کے ماحول کو نہایت ہی مذہبی ماحول پا کر طبیعت بہت خوش ہوئی۔

یہاں کے اکثر لوگ حضرت اعلیٰ قبلہ و کعبہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و قبلۂ عالم حضور بابو جی صاحب سے ارادت رکھتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں میں سے اکثر کو فنا فی الشیخ دیکھا اور محبت شیخ میں وارفتہ پایا اور جب کبھی گولڑہ یا ساقئ گولڑہ کی کوئی بات آئی تو ان دوستوں کو جھومتے مست ہوتے پایا۔ سبحان اللہ کیا خوب کہا ہے جناب شاعر اہلسنت حضرتِ

Marfat.com

ظہوری نے کہ

خدا کا قرب دیتی ہے محبت پیر خانہ کی

اس واقعہ کو تحریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان دوستوں سے دریافت کیا کہ آپ کے جانوروں کے چارے کا کہاں سے اور کیسے بندوبست ہوتا ہے جب کہ چاروں طرف وسیع و عریض پہاڑوں کے علاوہ کہیں بھی قابل کاشت زمین نظر نہیں آتی۔ اور اس پر نوشہری دوستوں نے فرمایا کہ پہاڑوں میں کہیں کہیں صاف زمین موجود ہے جس پر ہم چارہ وغیرہ کاشت کرتے ہیں اور وہ آپ کے علاقوں سے بھی اعلیٰ ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ وہاں پانی وغیرہ کا کیا بندوبست ہے تو وہ کہنے لگے کہ بارش وغیرہ ہو جاتی ہے ان احباب میں ایک ضعیف سے بابا صاحب وہ ٹھیٹ پنجابی زبان میں بولے دجی سائیں ایں سال تے بہوں خشک سالی تھئی اے جیس وجہ توں ساں کو پریشانی تھئی گئی اے ورنہ اللہ کریم نا کروڑ کروڑ شکر اے کہ سانکوں ہٹھیاں شٹھیاں ناں کدے وی فکر نائیں تھیا، فقیر کی زبان سے بے ساختہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ لا سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ نکلا اور میرے برادر محترم مولانا محمد شفیع صاحب قبلہ نے کہا کہ مولانا یوں کہیئے صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ۔ میں نے کہا کہ بھائی اسکا کیا محل ہے۔ کہنے لگے اسکا محل رب کریم کا یہ فرمان ہے کہ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ کہ ہم نے آسمان سے بارش نازل کی کہ جس میں سے تمہارے لئے پھل نکلے جو کہ تمہارے واسطے رزق ہے میں نے تصدیق کی کہ مولانا بالکل صحیح ہے اور پھر اسی

Marfat.com

رات فقیر نے اس آیت مبارکہ پر پونے دو گھنٹے بیان بھی کیا ۔

تو خیر فقیر یہ تحریر کر رہا تھا کہ بارش میں ہمارے لئے رزق ہے اس رزّاق نے بارش کو ہمارے رزق کا سبب اور قحط کا دفعیہ بنایا ہے اور یہ بارش دافع القحط ہے

ایک نکتہ بارش میں ہمارے لئے رزق ہے جس طرح بارش ہمارے رزق کا سبب ہے اسی طرح اللہ کے نیک بندے کہ جنکی عمریں یادِ خدا و مصطفٰے میں گذر رہی ہیں انکا وجود بھی سببِ رزق و فتح و نصرت ہے (مشکوٰۃ باب فضل الفقراء ص۴۴۶)

اور کتبِ احادیث میں یہ صراحت بھی موجود ہے کہ مچھلیاں علماء کی طوالت عمری کے لئے محوِ دعا رہتی ہیں چونکہ انکے وجودانِ مبارکہ کے صدقے سے نزولِ غیث ہوتا ہے ۔ جن کے صدقے سے نزولِ غیث کہ جو دافع القحط ہے ہو وہ خود دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَ الْاَلَمْ کیوں نہ ہوں ۔

معلوم ہوا کہ اس رزّاقِ کائنات نے بارش میں بھی ہمارے لئے رزق رکھا ہے اور ہمارا اس پر مکمل ایمان ہے ۔ مگر ایسے شیخ القرآن و شیخ الاسلام کہ جنہوں نے حسد و بغضِ انبیاء کی آگ میں جل کر ان اسباب کا کہ جنکا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے انکار کر کے کونسی اسلام کی خدمت سرانجام دی ہے ۔

آمدم بر سرِ مطلب بلال بن حارث والی حدیثِ پاک جو کہ مع ترجمہ ماقبل آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام بھی رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت روا اور دافع البلاء جانتے تھے ان کا ایمان تھا کہ رسولِ پاک سے امداد طلب کی جائے تو حضور علیہ السلام اپنے غلاموں کی عرضوں کو شرف

Marfat.com

قبولیت سے نوازتے اور امداد فرماتے ہیں۔ خصوصاً نزولِ غیث کے سلسلہ میں جب بھی کبھی قبل از وصال یا بعد از وصال اس کی ضرورت محسوس ہوئی صحابہ نے حضور علیہ السلام سے ہی رجوع کیا اور پھر حضور کے صدقے سے نزولِ غیث بھی ہوا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فاروقِ اعظم مومن ہی نہیں بلکہ مومنوں کے سردار ہیں کہ ان کو وہ ذاتِ مقدس سلام بھیج رہی ہے کہ جس ذاتِ مقدس پر اللہ اور اسکے فرشتے سلام بھیجتے ہیں۔

دیگر یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی پاک کو نزولِ غیث کا علمِ یقینی حاصل ہے جو فرما رہے ہیں کہ جاؤ فاروقِ اعظم سے میرا اسلام فرماؤ اور ان سے کہو کہ زیرکی کا التزام کریں پھر بارش ہوگی۔

قاسمی جی کا سیدہ عائشہ صدیقہ پر الزام اور اسکا تحقیقی جواب

قاسمی صاحب نے حدیث شریف ۲۲ کی عربی عبارت پر اپنی طرف سے یہ عنوان قائم کیا ہے کہ جناب عائشہ کا یہی عقیدہ ہے کہ کل کی بات علاوہ خدا کے کوئی نہیں جانتا اور پھر جو عربی عبارت مع ترجمے کے تحریر کی ہے وہ یہ ہے کہ وَمَنْ قَالَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ مَا فِىْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى الْفِرْيَةَ ط وَاللّٰهُ يَقُوْلُ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (بخاری ومسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہتا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کے واقعات

Marfat.com

کو (بلا اطلاع[1] خداوندی کے) جانتے ہیں تو بیشک اس نے اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ فرما دیجئے کہ آسمان و زمین کی کوئی مخلوق (بغیر اطلاع[2] خداوندی کے) غیب نہیں جانتی بجز اللہ تعالیٰ کے

قاسمی صاحب آپ کے عطائی و ذاتی جیسے متفقہ قانون کے فرار سے جو کہ تمام علمائے امت نے وضع فرمایا ہے اور جس کی مدد سے کہ اُن صدہا آیات و احادیث کہ جن میں بظاہر تضاد نظر آتا ہے تطبیق دی جاتی ہے تو اگر ذاتی وعطائی کا فرق ملحوظ نہ رہے تو صدہا آیات و احادیث ہی نہیں بلکہ تمام قرآن و احادیث کا انکار لازم آتا ہے جو کہ کفر ہے اس لئے جب تک آپ ذاتی وعطائی کے فرق کو ملحوظ نہ رکھیں گے اسوقت تک قرآن و حدیث پر آپ کا ایمان کامل و مکمل نہ ہو سکے گا۔

حدیث شریف[12] میں آپ نے علم الٰہی کو علومِ خمسہ میں محیط قرار دیکر اُن کئی آیات و احادیث کا کہ جو فقیر نے ماقبل پیش کیں یا آگے پیش کرے گا کا انکار کر کے صریحاً ارتکابِ کفر کیا ہے۔

الحمدللہ فقیر نے قرآن و حدیث۔ اقوالِ محدثین و مفسرین کی روشنی میں دیگر ذاتی وعطائی اور خالق و مخلوق کے فرق سے علومِ خمسہ کہ جن کو قاسمی صاحب نے خاصہ ذاتِ خداوندی قرار دے کر انبیاؑ و اولیائے کرام سے اس کی نفی کی نفی ثابت کر دیا دیگر علومِ خمسہ میں سے علم ماذا تکسب غدٍ و علم

---

[1] و [2] کے بریکٹ فقیر نے خود دیئے ہیں ورنہ قاسمی صاحب نے علم غیب کی نفی کو مطلق رکھ کے اپنی جہالت کا ماتم کیا ہے۔ (فقیر قادری ابوالمقبول غلام رسول غفرلہ)

Marfat.com

مافی الارحام۔ علم باَیِّ ارضٍ تموت وعلم نزولِ غیث پر کافی دلائل عرض کر دیئے جن سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ اللہ کریم نے اپنے پیارے نبی کریم کو علومِ خمسہ میں سے حصّہ وافرہ عطا فرمایا ہے اور اسکا انکار دراصل قرآن و حدیث کا انکار ہے۔ اب قاسمی صاحب پر منحصر ہے کہ چاہے تو اپنے اکابر کی پوجا و پرستش ہیں لگے رہیں چاہے قرآن و حدیث پر ایمان لاکر خوشنودیٔ خدا اور رسول حاصل کرلیں۔

قاسمی صاحب آپ شاید کہیں کہ میری طرف سے پیش کردہ حدیث شریف ۲۱ کا جواب ابھی مکمّل نہیں ہوا کہ حدیث شریف ۲۲ کی طرف آگئے جناب بیشک یہ ٹھیک ہے کہ آپ کی پیش کردہ حدیث شریف ۲۱ پر قائم کردہ عنوان بحثِ علومِ خمسہ جو کہ آپ نے اپنے وہم ہیں ذاتِ باری تعالےٰ کے لئے مخصوص سمجھ رکھے ہیں فقیر نے حسبِ دعویٰ کہ آپ کی طرف سے پیش کردہ حدیث پاک پر ہمارا ایمان ہے لیکن جہاں تک ترجمہ کا سوال ہے وہ ترجمہ نہیں بلکہ تفسیر بالرائے کی بدترین مثال ہے کہ دیوبندی۔ قاسمی۔ غلام خانی۔ گنگوہی انبیٹھوی مولویوں کے علاوہ حدیث مذکورہ سے کسی نے بھی یہ ثابت نہیں کیا کہ یہ علومِ خمسہ اللہ کریم جانتا تو ضرور ہے مگر عطا کسی کو بھی نہیں فرماتا۔ آپ کا اپنی رسلیا میں علومِ خمسہ کو صرف ذاتِ باری کے لئے محدود سمجھنا یہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء کے خلاف محض ایک مخصوص نظریہ ہے جو سراسر خیانت وضلالت وانکارِ عظمتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مترادف ہے۔

Marfat.com

فقیر نے ماقبل مختلف کتب احادیث سے علومِ خمسہ کی جزئیاتِ اربعہ یعنی علمِ ماذا تکسب غدٍ۔ علم ما فی الارحام۔ علم قیامت پر کچھ احادیث پیش کر کے علم نزولِ غیث پر بحث شروع کی تھی کہ مشکوٰۃ شریف کے باب الکرامات میں سے یہ حدیث پاک نظر آئی کہ حضرت ابی الجوازرضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ قحط پڑ گیا اور فرماتے ہیں کہ قحط بھی ایسا کہ قُحُطًا شَدِیْدًا تو پھر کیا ہو فَشَکَوْا اِلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا شکایت پہنچی سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف آپ کی نگاہ گئی طرف مقبرہ مصطفےٰ کے (صلی اللہ علیہ وسلم) ضرورت ہے بارش کی قحط و خشک سالی ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ لوگ نمازِ استسقاء کے لئے جنگل کی طرف دوڑتے مگر آتاں سیدہ عائشہ کی طرف آئے۔ معلوم ہوا ان کا ایمان تھا کہ یہ زوجۂ سید المرسلین ہیں بارش کے سلسلہ میں ان کا وسیلہ کیوں نہ اختیار کریں چنانچہ وہ مائی صاحبہ سے عرض معروض کرتے ہیں۔ مائی صاحبہ کو یہ فرمانا چاہیئے تھا کہ یہ علومِ خمسہ کی ہی ایک جز ہے جو کہ مختص ہے ساتھ ذات باری کے لہذا مجھے کیا پتہ کہ بارش کب ہو گی اور مجھے ہونے نہ ہونے میں کیا اختیار مگر مائی صاحبہ نے عوام کی شکایت پر جو صورت اختیار کی اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اربعین کی حدیث شریف ۲۲ میں قاسمی صاحب کی ذاتی رائے کو بہت بڑا دخل حاصل ہے قاسمی صاحب کا وَمَنْ قَالَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَی اللّٰہِ الْفِرْیَۃَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہتا ہے

Marfat.com

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کے واقعات جانتے ہیں تو بیشک اس نے اللہ پر بہتان باندھا ہے کیوں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ قُل لَّا يَعۡلَمُ مَنۡ فِي السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ الۡغَيۡبَ اِلَّا اللّٰهُ کہ فرما دیں آپ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ زمین و آسمان کی کوئی مخلوق غیب نہیں جانتی مگر اللہ۔ اس میں یہ کہاں ہے کہ میرے جتانے اور بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا۔ حدیث کا مطلب بالکل ظاہر ہے کہ اے میری امت خبردار بڑے بڑے نجومی اور میری شریعت کے مخالف غیب دانی کا دعویٰ کریں گے یاد رکھو غیب اللہ جانتا ہے اور ایسے بے شرع نجومی جھوٹے ہیں ہاں البتہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے انبیاء و اولیاء کو یہ علم مغیبات یقیناً حاصل ہے۔

حدیث مذکورہ میں کس لفظ سے یہ ثابت ہے کہ میں ان کو یعنی نبیوں ولیوں کو علم غیب عطا نہیں کرتا اگر آپ یہ کہیں کہ اگر یہ ثابت نہیں کہ میں عطا نہیں کرتا تو بتلاؤ کہ اس حدیث پاک کے کسی لفظ سے پھر یہ بھی کہاں ثابت ہے کہ میں علم غیب نبیوں ولیوں کو عطا فرماتا ہوں تو فقیر کہتا ہے کہ یہ بالکل ٹھیک ہے جب اس حدیث شریف میں علم غیب دینے یا نہ دینے کا ذکر تک نہیں تو آپ کا اس حدیث شریف پر یہ عنوان قائم کرنا کہ (عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہ تھے)، پھر نفس عبارت و ترجمہ شائع کرنا کہاں کی دیانت ہے جب کہ یہ حوالہ علم ما فی الارحام کی بحث میں اصابہ جلد ہشتم صفحہ ۲۸۶، طحاوی جلد دوم صفحہ ۲۴۵، بیہقی صفحہ ۱۷۰، موطا امام مالک صفحہ ۳۱، جمال الاولیاء صفحہ ۲۹

سے ماقبل گذر چکا ہے کہ انہی سیدہ عائشہ صدیقہ کے والد محترم نے صرف علم غیب ہی نہیں بلکہ بقول قاسمی صاحب علومِ خمسہ جو کہ خاص ہیں اللہ سے ان کی ایک جز علم مافی الارحام کو بیان بھی فرمادیا کہ عائشہ بیٹی یہ بیس وسق کھجوریں جو تمہارے پاس ہیں ان میں میراث جاری ہوگی اپنے دونوں بھائی اور دونوں بہنوں کو بھی حصہ دینا۔ سیدہ عائشہ نے پوچھا کہ ابا جان بہن تو ایک ہی ہیں اسماء دوسری کون ہے آپ نے فرمایا کہ بیٹی وہ ابھی تیری والدہ کے پیٹ میں ہے قاسمی صاحب اگر آپ کی طرح مخلوق میں سے انبیاء و اولیاء کے لیے عقیدہ علمِ غیب کے مقر کو [illegible] مفتری قرار دیدیا جائے اور ذاتی و عطائی کی قید ختم کر دی جائے جیسا کہ آپ نے اپنے ترجمہ میں تاثر دیا اور دیا ہے تو تلاؤ کہ سیدہ عائشہ کے نزدیک ان کے والد محترم رسولِ پاک کے پیارے خسر اور تاقیامت تمام امتِ رسول کے نانا جان اور وہ صحابیٔ رسول کہ جن کی صحابیت نصِ صریح قطعی قرآنی اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ سے ثابت ہے۔

معاذ اللہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ پھر کیا ہوئے جب کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ یہ ہو کہ حضور کو یہ سمجھنے والا کہ حضور کل کی بات جانتے ہیں مفتری ہے۔ پھر حضور تو نبی الانبیاء ہیں حضور کے صحابی اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کل کی خبر دے رہے ہیں کہ میرے وصال کے بعد کل تم تین بہنیں ہو جاؤ گی اور روایت بھی حضرت عائشہ سے ہے تو اگر تمہارا عقیدہ کہ جو تم نے مذکورہ بالا حدیثِ پاک سے سمجھا ہے کہ جو کہے کہ حضور کو کل کا پتہ ہے مفتری ہے تو معاذ اللہ بتاؤ کہ اسلام کے اس مایہ ناز سپوت خلافت راشدہ کے نقشِ اول کے متعلق کیا فتویٰ لگاؤ گے کہ جو نبی کریم کے متعلق نہیں بلکہ اپنے

Marfat.com

متعلق علم ماذا تکسبُ غدٍ وعلم مافی الارحام کا دعویٰ کر رہا ہے معلوم ہوا کہ قاسمی صاحب آپ نے حدیث کو اپنے عقیدہ پر ڈھالنے کی سعی ناپاک تو کی ہے لیکن اپنے عقیدے کو حدیث پاک کے معانی و مفہوم کے مطابق نہیں ڈھال سکے چلیئے آپ کسی صحیح نہیں ضعیف سے ضعیف حدیثِ پاک ہی میں سے سیدہ عائشہ صدیقہ کا یہ فتویٰ دکھا دو کہ ابا جان جب رسولِ پاک کل کے واقعات اور پیٹ کے حال کہ پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اس سے واقف نہیں تو آپ کون ہیں یہ دعویٰ کرنے والے ہم تو دونوں بھائیوں اور ہمشیرہ اسماء کو میراث میں شامل کر لیتے ہیں یعنی اب بانٹ لیتے ہیں یا ابا جان چلو جب اللہ کریم ہمارے گھر بھائی یا ہمشیرہ جو کچھ دیگا ہم میراث بانٹ لیں گے لیکن یہ آپ علم ماذا تکسبُ غدٍ وعلم مافی الارحام کا دعویٰ کیسے کرتے ہیں جب کہ ہمارا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ ایمان نہیں تو آپ کے متعلق پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ط۔

لہذا قاسمی صاحب کہیئے کہ آپ کا ذاتی اور عطائی کے قانون سے فرار کیا کل کھلائے گا جب تک آپ مذکورہ حدیثِ پاک میں ذاتی کی قید نہ لگائیں گے اسوقت تک سیدہ عائشہ صدیقہ صدیقہ ہی نہیں بنیں گی کیونکہ سچے کے کلام میں تضاد کا ہونا محال ہے اور اگر سچے کی کلام میں تضاد ہو تو سچے کو معاشرہ کبھی سچا تصور نہیں کرے گا بلکہ ایسے شخص کو یوں

Marfat.com

کہہ کر کہ جی چھوڑ دان کا کیا اعتبار ہے کبھی کچھ کبھی کچھ کہتے پھرتے ہیں۔ سبھی کا ذفار ختم کر دے گا۔ لہذا جب تک آپ حدیث پاک وَمَنْ قَالَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ کا ترجمہ یوں نہ کریں کہ عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کے واقعات کو (خود) جانتے ہیں تو بیشک اس نے اللہ تعالٰی پر افتراء باندھا ہاں البتہ عطائے الٰہی سے حضور نبی کریم حضور کے صحابہ۔ اولیاء اللہ بھی کل کے واقعات سے مطلع ہیں جیسا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کہ جنہوں نے وصالِ باکمال کے وقت سیدہ عائشہ کو کل ہونے والے واقعہ یعنی آپ کی تیسری ہمشیرہ جو کہ ابھی آپ کی زوجہ اور سیدہ عائشہ کی والدہ کے شکم اقدس میں تھیں ان کی خبر دیدی۔

قاسمی صاحب یہ ہے مطلب سیدہ عائشہ کا کہ ذاتی طور پر کوئی نبی صحابی۔ غوث یا کوئی قطب ولی کل کی خبر یا کوئی اور زمین و آسمان کا علم غیب نہیں جانتا ہاں جو بھی اس میں یعنی ارض و سماء کے غیب میں سے کچھ جانتا ہے وہ باعلام اللہ جانتا ہے۔ جب تک آپ ان مختلف المعنی روایات میں ذاتی و عطائی سے تطبیق نہ دیں گے اسوقت تک ان تمام روایات میں جو بظاہر تضاد نظر آرہا ہے وہ ختم نہیں ہوگا اور جب تک یہ تضاد ختم نہ ہوگا معاشرہ صدیقہ کو معاذ اللہ صدیقہ تسلیم ہی نہیں کرے گا اور اس سے صدیقہ کا دامن معاذ اللہ کذب صریح جیسے مذموم

Marfat.com

فعل سے آلودہ متصور ہوگا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

الحمد للہ حدیث شریف ۲۲ کا مفہوم بھی بخوبی واضح ہوگیا اب سنیئے کہ خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو بھی نزولِ غیث کا علم تھا کہ بارش کب اور کیسے ہوگی چنانچہ جب آپ کو قحط کی شکایت پہنچی تو آپ کے حکم سے روضۂ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چھت مبارک میں سے ایک اینٹ یا کچھ اینٹیں نکالدی گئیں چنانچہ پھر بارانِ رحمت کا نزول ہوا اور ایسا نزول ہوا کہ جل تھل ایک ہوگئے۔ معلوم ہوا کہ آپ جانتی تھیں کہ بارش اسوقت تک نہ ہوگی جب تک گنبدِ خضریٰ میں سے کچھ اینٹیں نکال کر آسمان اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں سے یہ حجاب دور نہ کیا جائے گا چنانچہ اِدھر اینٹیں نکلیں اُدھر بارانِ رحمت نے آکر گنبدِ خضریٰ کے در و بام کے بوسے لینے شروع کر دیئے۔

(حصہ اوّل تمام شد)

Marfat.com

تعارف و تبصرہ

ملک کے سوادِ اعظم اہلسنت وجماعت کے بہترین خطیب اور شعلہ بیان مقرر حضرت مولانا ابو المقبول **غلام رسول** صاحب گل قادری نقشبندی مجددی دالمعروف سمندری والے، کی کتاب "الدرّ الثمین فی توضیح الاربعین" کہ جس میں گستاخِ رسول دیوبندی قاسمی ملّاں المعروف ضیاء القاسمی کی رسلیا "اربعین" کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اسکو اہلسنت وجماعت کے تمام حلقوں مثلاً خطیب وادیب مقرر و مناظر معلم و متعلم علماء و مشائخ و دیگر اہلسنت وجماعت کے پریس نے نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا اور علماء و مشائخ نے مختلف اجلاسوں اور اہلسنت وجماعت کے جرائد نے مختلف اشاعتوں میں اسکا تعارف اور اس پر جامع تبصرے شائع کئے اور مولانا موصوف کے علم وعمل زہد و اتقاء کے لئے دعائیں فرمائیں وہ اگر تمام تعارف و تبصرے شائع کئے جائیں تو ایک دفتر بن جائے گا۔

یہاں فقط اہلسنت وجماعت کے مقتدر رسالہ جریدہ حمیدہ ماہنامہ رضائے مصطفٰے میں شائع شدہ تبصرہ پیش کیا جاتا ہے وھو ہذا۔

الدرّ الثمین } فی توضیح الاربعین۔ فاضلِ نوجوان مولانا غلام رسول صاحب قاسمی سمندری کی تالیف ہے جو دیوبندی مولوی ضیاء القاسمی کے رسالہ اربعین کے جواب میں شائع ہوئی ہے اس کتاب میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کا بیان اور شانِ رسالت کے خلاف دیوبندیوں کے شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے۔

Marfat.com

(رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ)

مصنف کتاب ہذا مجاہد ملت قاطع نجدیت و قاسمیت خطیب اہلسنت حضرت مولانا ابوالمقبول محمد غلام رسول صاحب قادری نقشبندی مجددی المعروف سمندری والے کی دیگر ایمان افروز تحقیقی تصنیفات و تالیفات۔

الدر الثمین فی توضیح الاربعین حصہ اول (تیسرا ایڈیشن زیر طبع)

یہ وہ کتاب ہے جسکو طبع ہوئے مسلسل سات سال گذر چکے ہیں اور جسکے دو ایڈیشن طبع ہوکر ختم ہوجانے کے بعد اب تیسرا ایڈیشن بھی انشاء اللہ منظر عام پر آنیوالا ہے اس میں نجدی قاسمی ملاں المعروف ضیاء القاسمی کے رسالہ اربعین کا مدلل و مفصل جواب ہے جس میں مسئلہ توحید، مسئلہ شرک فرق توحید و شرک۔ مسئلہ سجدہ لغیر اللہ۔ سجدہ تعظیم میں فرق۔ مومن و مشرک کا فرق۔ مسئلہ بشریت مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء و مسئلہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ مسئلہ علم غیب مصطفےٰ عطائی اور اس کی نفیس بحث قرآن و سنت کے مفصل دلائل کے علاوہ حسب واقعہ اردو پنجابی فارسی اشعار سے مزین کتاب اثبات کے مکمل حوالے و صفحات۔ حسین ٹائیٹل نفیس کتابت پرنٹنگ پیپر ان تمام خوبیوں کے ساتھ تقریباً سوا دو صد صفحات پر مشتمل کتاب۔ ہدیہ نہایت مناسب

اربعین فی شان سید المرسلین (زیر طبع)

لائلپور کے محلہ غلام محمد آباد کے نجدی دیوبندی قاسمی ملاں نے اربعین نامی رسالہ شائع کیا لیکن اسمیں ملاں قاسمی جی نے اسی رفتار بے ڈھنگی کا کہ جسکا مظاہرہ انکے

Marfat.com

مولانا ابو المقبول محمد غلام رسول صاحب قادری نقشبندی مجددی (المعروف
سمندری والے) نے اس چالیس صفحے کی رسلیا کا مدلل دندان شکن جواب
پورے ساڑھے چار صد صفحات میں ایسا پیش کیا ہے کہ جس نے قاسمی دھڑے
کے صغیر و کبیر برناؤ پیر غرضیکہ اس دھڑے کے ہر فرد پر سکتہ طاری کر دیا ہے اور
اور باوجود اسکے کہ اس رسلیا کے جواب کے پہلے حصّہ کو طبع ہوئے ساتواں سال ہو رہا ہے
ملاں قاسمی جی نے اسکا جواب تو کیا دینا تھا کوچۂ تصنیف و تالیف سے ایسی راہِ
فرار اختیار کی کہ جیسے کہ دنیا ہی سے رخصت ہو گئے ہوں بہر حال اب اس
جواب کا دوسرا حصہ بھی کہ جس میں سرکار کے معجزۂ حاضر و ناظر باذن اللہ اور سرکار
کے مالک و مختار بعطائے غفار ہونے کے بیان کے علاوہ قاسمی جی کی طرف
سے تحریر کردہ آخری باب تردید بدعت میں ان کی ایسی گرفت شرعی موجود
ہے کہ جس سے ان کے دھڑے کے تمام صغیر و کبیر علماء و عوام انہی کے قلم
سے اہلسنت نہیں بلکہ اہل بدعت ثابت ہو رہے ہیں بہر حال اس جواب مدلل
مفصّل کے بعد حضرت خطیب اہلسنت اپنی طرف سے رسالہ اربعین فی شان
سید المرسلین اسطرز پر کہ جس میں حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات
طیبات کا باذن اللہ تعالیٰ بیان ہے مثلاً علم[۱] غیب مصطفیٰ بعطائے رب الارض
والسماء۔ اختیارات[۲] خداداد برائے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم۔ معجزہ
حاضر[۳] و ناظر بعطائے ربِّ قادر۔ مسئلہ نور[۴] بعطائے ربِ غفور جل جلالہ بشریت
بے مثل[۵] و بے مثال بعطائے خالقِ ذوالجلال۔ انشاء اللہ العزیز بہت جلد
طبع ہوکر منصۂ شہود میں آرہا ہے۔ صفحات تقریباً ۲، کتابت و طباعت

Marfat.com

رسالہ دعا بعد از نماز جنازہ

اس رسالہ کی افادیت اسکے نام ہی سے ظاہر ہے یہ رسالہ حضرت موصوف
کے اس دور کی یادگار ہے جبکہ شیخ الحدیث والتفسیر الحاج علامہ ابو الفضل مولانا
مولوی مفتی پیر محمد سردار احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دست حق پرست
پر دیوبندی عقائد سے توبہ کرکے حضرت علیہ الرحمۃ کے ہی ارشاد پر سمندری کی
جامع مسجد میں برائے خطابت حاضر ہوئے تھے تو وہاں کے دیوبندی نجدی ملاں
محمد حسین نامی جو کہ آجکل آنجہانی ہوچکے ہیں نے چیلنج دیا کہ جنازہ کے بعد دعا کا قطعًا
کوئی ثبوت نہیں ہے جو دعا بعد نماز جنازہ ثابت کرے پانچسو روپیہ انعام جس پر
مولانا حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے دربار میں برائے دعا حاضر ہوئے
اور حضور کے دارالعلوم کے کتب خانہ سے تفسیر خازن شریف و مدارک. جلالین و
ابن ماجہ لے کر سمندری واپس ہوئے دیابنہ نے یہ چیلنج بروز بدھ کیا تھا مولانا نے
اسی روز رسالہ شروع کیا اور جمعرات کو طبع کرا کے بروز جمعۃ المبارک اہلسنت
و جماعت کے کثیر اجتماع میں یہ رسالہ پیش کرکے دیابنہ سے مبلغ پانچسو روپیہ
طلب کرنے کا مطالبہ کیا لیکن ملاں جی مرتے مرگئے انعام تو کیا پیش کرتے رسالہ
کا جواب تک نہ دے سکے اور مرکر بغیر دعا ہی دفن ہوگئے یہ رسالہ بڑا جامع و نافع
ہے رسالہ میں سرکار دو عالم سے دعا بعد نماز جنازہ کے بعد صحابہ کرام کا اس پر عمل
اور تابعین و تبع تابعین کا مسلک بھی پیش کیا گیا مختصر سے رسالہ میں وہ تمام خوبیاں
جو کہ ایک ضخیم کتاب میں ہوتی ہیں موجود ہیں صفحات ۵۱ ہدیہ نہایت مناسب

Marfat.com

ایک عظیم خوشخبری

مسلک حق مذہب اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی کے آئمہ وخطبار کے علاوہ منتہی طلبار کو یہ پڑھ کر قلبی مسرت وشادمانی حاصل ہوگی کہ ملک کے اکثر بیشتر علمار ومشائخ واحباب اہلِ سنت کے مسلسل تقاضوں سے مجبور ہوکر آنیوالے ماہِ شعبان المعظم سے جوکہ ۱۳۹۹ھ میں آرہا ہے۔ رئیس التحریر وتقریر خطیب ادیب مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا ابوالمقبول پیر محمد غلام رسول صاحب گل قادری نقشبندی المعروف سمندری والے تلمیذ خاص ابوالحقائق پاکستان علامۂ زماں شیخ القرآن حضرت العلامہ مولینا مولوی مفتی پیر محمد عبدالغفور صاحب ہزاروی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے دورۃ التبلیغ پڑھانے کا وعدہ فرمالیا ہے۔

مملکت خداداد پاکستان میں اس سے قبل اہلِ سنت وجماعت حنفی بریلوی مسلک کا کوئی بھی ادارہ یہ دورۃ التبلیغ نہیں پڑھارہا بایں نوع یہ دورۃ التبلیغ اہلِ سنت وجماعت حنفی بریلوی مسلک کا پہلا اور منفردانہ دورۃ التبلیغ ہوگا۔ اس دورۃ التبلیغ کی چند خصوصیات کچھ اس طرح ہوں گی کہ!

۱۔ اسمیں تفسیر کا طریق بیہقی دوراں شیخ القرآن حضرت علامہ ہزاروی وزیرآبادی علیہ الرحمۃ سے حاصل کردہ استفادہ سے اور درسِ حدیث کا طریق نائب اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی حضرت قبلہ محدثِ اعظم علیہ الرحمۃ فیصل آبادی

Marfat.com

سے اخذ کردہ ہوگا۔

مناظرانہ تعلیم مناظر اعظم حضرت علامہ اچھروی علیہ الرحمۃ کے وضع فرمودہ اصولوں پر ہوگی۔

طریقہ وعظ و تقریر اکابر مقررین مثلاً حضرت مبلغ اعظم علامہ غلام دین لاہوری علیہ الرحمۃ و حضرت العلام مولانا قاری احمد حسن صاحب رہتکی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کے انداز کے علاوہ خود حضرت العلامہ شیخ المبلغین مناظر اسلام مولانا غلام رسول صاحب سمندری والوں کے اخذ کردہ ربع صدی کے سفری حضری تجربات پر مبنی ہوگا۔

زیر تعلیم مبلغین کے لئے مندرجہ بالا خصوصیات کے علاوہ پاک وہند کے موافق و مخالف علماء کی تصانیف سے مستند حوالہ جات کے لئے عظیم کتب خانہ سے مستفید و مستفیض ہونے کا پورا پورا موقع فراہم کیا جائے گا۔

چنانچہ اس سلسلہ میں علامہ موصوف سمندری والوں کے ذاتی کتب خانہ کے علاوہ مبلغ دس ہزار روپیہ کی مستند کتب حاصل کرنیکا عظیم پروگرام بھی ترتیب دیا گیا ہے اور اس کی ابتداء بھی مجاہد ملت شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا ابوالمقبول محمد غلام رسول صاحب گل سمندری والوں نے خود اسطرح شروع فرمائی ہے کہ اس سال رمضان المبارک کے جمعۃ الوداع کے عظیم موقع پر عظیم الشان اجتماع سے جو کہ حضرت موصوف ہی کے مریدوں شاگردوں، مقتدیوں و احباب پر مشتمل ہوتا ہے آپ نے کتب خریدنے کے لئے اس دل سوزی کیساتھ اپیل فرمائی کہ چند منٹوں سیکنڈوں میں مبلغ دو ہزار روپیہ جمع ہوگیا جس سے کچھ تراجم و تفاسیر اور ضروری کتب خرید لی گئیں چنانچہ حضرت نے تقاریر کا بالکل مختصر پروگرام

Marfat.com

ترتیب دیکر اس دورۃ التبلیغ کے لئے کام شروع فرمادیا ہے۔ مبلغ بنکر ملک و بیرون ملک تبلیغی خدمات انجام دینے والے شائقین آئمہ وخطباء کے ساتھ منتہی طلباء کیلئے بھی یہ ایک عظیم موقعہ میسر آرہا ہے لہٰذا اس دورۃ التبلیغ میں شامل ہونے والے طلباء کو چاہیئے کہ وہ صرف تیس روپے داخلہ فیس کے ساتھ سادے کاغذ پر درخواست ماہِ شعبان ۱۳۹۹ھ کی یکم تاریخ تک مہتمم دارالمبلّغین جامعہ مجددیہ لاثانیہ شیرانوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد کے نام روانہ فرمادیں۔ چونکہ اس دفعہ بوجہ اوّل سال ہونے کے داخلہ بالکل محدود ہوگا۔ اس لئے متعلمین کو چاہیئے کہ بذریعہ خط و کتابت اپنی آمد کی اطلاع آنے والے مبارک مہینوں میں دے دیں۔ اور پھر داخلہ کے زمانے کے قریب آنے پر فیس داخلہ کے ساتھ ساتھ درخواست پر اپنے مشاہیر علماء و مشائخ کی تصدیق جو کہ ان کے ذاتی قلم سے ہو ضرور تحریر کریں۔ ورنہ فیس داخلہ ساتھ آجانے کے باوجود بھی درخواست قابلِ قبول نہ ہوگی۔

دردمندانہ اپیل

حضراتِ علماء و مشائخین اہلِ سنت و مخیر احباب اہل سنت السلام علیکم

جیسا کہ آپ نے حضرت علامہ صاحب سمندری والوں کو مجبور فرماکر دورۃ التبلیغ بڑھانے کے لئے آمادہ فرمالیا ہے تو اب آپ کا میرا سب احباب کا یہ دینی مذہبی و ملّی فریضہ ہے کہ ہم ان کے ساتھ دامے درمے سخنے ہر طرح تعاون فرمائیں تاکہ ہمارے دوسرے علوم و فنون کے شعبوں کے ساتھ ساتھ یہ نیا شعبہ (کہ جس کی ضرورت پورے ملک میں بڑی شدت سے محسوس کیجارہی ہے) بھی پھلے اور پھولے اور ہمارے مہمان آئمہ وخطباء جو کہ دراصل قال اللہ و قال الرسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم پڑھکر تبلیغی امور پر عبور کے حصول کیلئے دور دراز کا سفر طے کرکے پہنچیں تو ان کو انکے قیام وطعام یا اپنے لئے دینی کتب و دیگر ضروری امور کے لئے ان کو ایسی مشکلات نہ پیش آئیں کہ ان کو آئندہ آنیوالے

Marfat.com

زمانے میں یہ سلسلہ منقطع کرنا پڑے۔ بزرگانِ دین وملت ومحبین اہلسنت یہ یاد رکھیے کہ ہم اپنے مہمانوں کی خواطر تواضع پر سینکڑوں نہیں ہزاروں روپے خرچ کر دیتے ہیں کہ اس دنیا میں ہماری عزت رہ جائے تو یہ یاد رکھیے کہ دین تبلیغ لینے کیلئے آنیوالے آئمہ و خطباء بھی مہمان ہیں مگر کس کے حسین رضی اللہ عنہ کے نانا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ابا، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے غمخوار صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں ان کی خواطر تواضع ضائع نہیں جائیگی بلکہ روز قیامت اور قبل از قیامت بھی یہ رنگ لائے گی۔ لہٰذا آپ سے گذارش ہے کہ آپ فوری عطیات صدقات وخیرات کے علاوہ اپنے مال زکوٰۃ اور چرم ہائے قربانی دیتے وقت اپنے اس نئے ادارے کو جو لوجہ اپنے مشن کے واحد منفرد ادارہ ہے۔ یاد رکھیے اور ہر طرح اس ادارے سے تعاون کیجئے۔ (شکریہ

اس سلسلہ میں ملکی معاونین کے ساتھ ساتھ ہمارے غیر ممالک میں موجود احباب اہلسنت وجماعت میں سے خصوصًا اوسلو ناروے کی بزم حنفیہ اور اس کے سرگرم رکن حضرت علامہ عبداللطیف صاحب دوحہ، قطر کے مولانا حاجی محمد یوسف عازم اور عمان دوبئی کے مرزا نیاز احمد صاحبان بہت بہت شکریہ کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے باوجود پردیس میں ہونے کے اپنے اس مسلکی ادارے کے ساتھ خصوصی تعاون فرمایا۔ امید ہے۔ وہ آئندہ بھی اس ادارے کو ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ والسلام۔ المبتشی

خادم اہلسنت فقیر قادری صاحبزادہ محمد مقبول احمد سرور گل سمندری والے
ناظم اعلیٰ دارالمبلغین جامعہ مجددیہ لاثانیہ شیرانوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد

تراجم وتفاسیر وجملہ درسی کتب کے علاوہ علمائے اہل سنت کی مبارک تصنیفات خریدتے وقت مکتبہ مجددیہ لاثانیہ شیرانوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد کو ضرور خدمت کا موقع دیں

پتہ:- مکتبہ مجددیہ لاثانیہ شیرانوالہ چوک غلام محمد آباد فیصل آباد
ناظم اعلیٰ صاحبزادہ محمد مقبول احمد غفرلہٗ سمندری والے

Marfat.com

Marfat.com

اشعار مبارکه

حضرت مجدد الف ثانیؒ

هر روز باشی صائماً ، هر لیل باشی قائماً
در ذکر باشی دائماً ، مشغول شو در ذ

گر عیش خواهی جاوداں ، عزت بخواهی در جہاں
ایں ذکر ہو ہر آں بخواں ، مشغول شو در ذک

سودے ندارد خفتنت ناچار باید رفتنت
در گور تنہا ماندنت ، مشغول شو در ذک

ہو ہو بذکرش ساز کن ، نام خدا آغاز کن
قفل ز سینہ باز کن ، مشغول شو در ذک

علم بخوانی با عمل ، فردا نہ باشی تا خجل
در پیش قادر لم یزل ، مشغول شو در ذ

ہر دم خدا را یاد کن ، دلہائے غمگیں شاد کن
بلبل صفت فریاد کن ، مشغول شو در ذ

مسکین احمد مرد شو در جملہ عالم فرد شو
در راہِ حق چوں گرد شو ، مشغول شو در ذکر ہو

Marfat.com

اشعار مبارکه

حضرت مجدد الف ثانی رح

ہر روز باشی صائماً، ہر لیل باشی قائماً
در ذکر باشی دائماً، مشغول شو در ذ

گر عیش خواہی جاوداں، عزت بخواہی در جہاں
ایں ذکر ہو ہر آن بخوان، مشغول شو در ذک

سودے ندارد خفتنت ناچار باید رفتنت
در گور تنہا ماندنت، مشغول شو در ذکر

ہو ہو بذکرش ساز کن، نام خدا آغاز کن
قفل ز سینہ باز کن، مشغول شو در ذک

علم بخوانی با عمل، فردا نہ باشی تا خجل
در پیش قادر لم یزل، مشغول شو در ذ

ہر دم خدا را یاد کن، دلہائے غمگیں شاد کن
بلبل صفت فریاد کن، مشغول شو در ذ

مسکین احمد مرد شو در جملہ عالم فرد شو
در راہ حق چوں گرد شو، مشغول شو در ذکر ہو

Marfat.com